تدریسِ اُردو کی مہارتیں: کیمبرج اولیول کے اُردو نصاب ۳۲۴۸ (سیکنڈ لینگویج) کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Urdu Teaching Skills: A Research and Analytical Study of Cambridge O-Level Syllabus 3248 (Second Language)

مقالہ برائے ایم۔ فل (اردو)

مقالہ نگار

عائشہ شہباز

نیشنل یونیورسٹی آف لینگویجز، اسلام آباد

فروری ۲۰۲۵ء

تدریسِ اُردو کی مہارتیں: کیمبرج اولیول کے اُردو نصاب ۳۲۴۸ (سیکنڈ لینگویج) کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Urdu Teaching Skills: A Research and Analytical Study of Cambridge O-Level Syllabus 3248 (Second Language)

مقالہ نگار

عائشہ شہباز

یہ مقالہ

ایم فل (اردو)

کی جزوی تکمیل کے لیے پیش کیا گیا۔

فیکلٹی آف لینگویجز

(اردو زبان وادب)

نیشنل یونیورسٹی آف لینگویجز، اسلام آباد

فروری ۲۰۲۵ء

مقالے کے دفاع اور منظوری کا فارم

زیر دستخطی تصدیق کرتے ہیں کہ انہوں نے مندرجہ ذیل مقالہ پڑھا اور مقالے کے دفاع کو جانچا ہے۔ وہ مجموعی طور پر امتحانی کارکردگی سے مطمئن ہیں اور فیکلٹی آف لینگو یجز کو اس مقالے کی منظوری کی سفارش کرتے ہیں۔

مقالے کا عنوان: **تدریسِ اُردو کی مہارتیں: کیمبرج اولیول کے اُردو نصاب ۳۲۴۸ (سیکنڈ لینگو یج) کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ**

پیش کار: **عائشہ شہباز** رجسٹریشن نمبر: 37 -M.Phil/Urd/F21

ماسٹر آف فلاسفی

(اردو زبان و ادب)

شعبہ اردو زبان ادب

ڈاکٹر عنبرین تبسم شاکر جان ____________________

نگران مقالہ

پروفیسر ڈاکٹر جمیل اصغر جامی ____________________

ڈین فیکلٹی آف لینگو یجز

تاریخ: ____________________

اقرارنامہ

میں عائشہ شہباز حلفیہ اقرار کرتی ہوں کہ اس مقالے میں پیش کیا گیا کام میرا ذاتی ہے اور نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد کے ایم فل سکالر کی حیثیت سے ڈاکٹر عنبرین تبسم شاکر جان کی زیر نگرانی کیا گیا ہے۔ میں نے یہ کام کسی اور یونیورسٹی یا ادارے میں ڈگری کے حصول کے لیے پیش نہیں کیا ہے اور نہ ہی آئندہ کروں گی۔

____

عائشہ شہباز

مقالہ نگار

نیشنل یونیورسٹی آف لینگویجز، اسلام آباد

فہرست ابواب

مقالے کے دفاع کی منظوری کا فارم iii

اقرار نامہ iv

فہرست ابواب v

Abstract xiii

اظہار تشکر xiv

باب اول: تعارف اور بنیادی مباحث

الف۔ تمہید 1

1- موضوع کا تعارف 1

2- بیان مسئلہ 2

3- مجوزہ موضوع پر ما قبل تحقیق 2

4- تحقیق کی اہمیت 3

5- مقاصد تحقیق 4

6- نظری دائرہ کار 4

7- تحدید 6

8- تحقیقی سوالات 8

9- پس منظری مطالعہ 8

10- تحقیقی طریقہ کار 9

ب۔ بنیادی مباحث 9
1- کیمبرج اولیول کا تعاف 9
2- کیمبرج اسیسمنٹ انٹر نیشنل ایجو کیشن 10
3- برٹش کونسل 10
4- انٹر بورڈ کیمٹی آف چیئر مین 11
5- اولیول کے نظام تعلیم کا پاکستانی نظام تعلیم سے موازنہ 11
6- اولیول کی اہمیت وافادیت 13
7- اولیول اور میٹرک کے درمیان فرق 14
8- ثانوی زبان کیا ہے؟ 15
9- کیمبرج اولیول کے نصاب کا تعارف بطور ثانوی زبان 17
10- اردو زبان کے روایتی تدریسی طریقہ کار کے اصول 17
i۔ رسمی 17
(i)۔ روٹ میمورائزیشن 17
(ii)۔ سٹر کچرڈ گرائمر انسٹر کشن 18
ii۔ غیر رسمی 18
(i)۔ روزمرہ کی گفتگو 18
(ii)۔ ثقافتی تناظر 19
ج۔ کیمبرج اولیول میں تدریسی طریقہ کار اور بلوم ٹیکسانومی 20
1- تقریری طریقہ کار (Lecture Method) 22

2- منطقی طریقہ کار(Logical Method) 23

3- مباحثی طریقہ کار(Discussion Method) 23

4- تفویضی طریقہ کار(Assignment Method) 24

ج۔ حوالہ جات 24

باب دوم: کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان کے پرچہ اول کا تدریسی طریقہ کار

الف۔ مضمون نویسی میں زبان کے استعمال کا تدریسی طریقہ کار (پرچہ اول کے حوالے سے) 27

1- املا 27

2- جملوں کی بناوٹ 27

3- رموز اوقاف 28

4- ٹیکنالوجی کا استعمال 28

ب۔ مکالمہ، خط، رپورٹ اور تقریر میں زبان کا استعمال 29

1- املا 29

i. مکالمے میں 29

ii. خط میں 29

iii. رپورٹ میں 30

iv. تقریر میں 30

2- جملوں کی بناوٹ 30

i. مکالمے میں 30

ii. خط میں 31

.iii رپورٹ میں 31

.iv تقریر میں 31

3- رموز اوقاف 31

i- مکالمے میں 31

ii- خط میں 32

iii- رپورٹ میں 33

iv- تقریر میں 33

4۔ انگریزی سے اردو ترجمے میں زبان کا استعمال 34

i- املا 34

ii- جملوں کی ساخت 34

iii- رموز اوقاف 35

ج۔ موضوع کی پیش کش کا طریقہ کار (پرچہ اول کے حوالے سے) 36

1۔ مضمون نویسی میں موضوع کی پیش کش کا تدریسی طریقہ کار (بلوم ٹیکسانومی فریم ورک) 37

.i تقریری طریقہ کار (Lecture Method) 38

.ii منطقی طریقہ کار (Logical Method) 39

.iii مباحثی طریقہ کار (Discussion Method) 39

.iv تفویضی طریقہ کار (Assignment Method) 40

2۔ مکالمہ نویسی میں موضوع کی پیش کش کا تدریسی طریقہ کار (بلوم ٹیکسانومی فریم ورک) 41

.i تقریری طریقہ کار (Lecture Method) 42

.ii	منطقی طریقہ کار(Logical Method)	43
.iii	مباحثی طریقہ کار(Discussion Method)	44
.iv	تفویضی طریقہ کار(Assignment Method)	45
	3۔ خطوط نویسی میں موضوع کی پیش کش کا تدریسی طریقہ کار (بلوم ٹیکسانومی فریم ورک)	45
.i	تقریری طریقہ کار(Lecture Method)	47
.ii	منطقی طریقہ کار(Logical Method)	47
.iii	مباحثی طریقہ کار(Discussion Method)	48
.iv	تفویضی طریقہ کار(Assignment Method)	48
	4۔ رپورٹ نگاری میں موضوع کی پیش کش کا تدریسی طریقہ کار (بلوم ٹیکسانومی فریم ورک)	49
	تقریری طریقہ کار(Lecture Method)	50
	منطقی طریقہ کار(Logical Method)	51
	مباحثی طریقہ کار(Discussion Method)	52
	تفویضی طریقہ کار(Assignment Method)	53
	5۔ تقریر نگاری میں موضوع کی پیش کش کا تدریسی طریقہ کار (بلوم ٹیکسانومی فریم ورک)	54
.i	تقریری طریقہ کار(Lecture Method)	54
.ii	منطقی طریقہ کار(Logical Method)	55
.iii	مباحثی طریقہ کار(Discussion Method)	55
.iv	تفویضی طریقہ کار(Assignment Method)	56
	6۔ ترجمہ نویسی میں موضوع کی پیش کش کا تدریسی طریقہ کار (بلوم ٹیکسانومی فریم ورک)	57
.i	تقریری طریقہ کار(Lecture Method)	58

.ii منطقی طریقہ کار(Logical Method) 58

.iii مباحثی طریقہ کار(Discussion Method) 59

.iv تفویضی طریقہ کار(Assignment Method) 60

د۔ حوالہ جات 60

باب سوم: کیمبرج او لیول اردو بطور ثانوی زبان کے پرچہ دوم کا تدریسی طریقہ کار

الف۔ زبان کے استعمال کا تدریسی طریقہ (پرچہ دوم کے حوالے سے) 62

ب۔ محاورات کا جملوں میں استعمال کا طریقہ 64

ج۔ جملوں کی ساخت میں تبدیلی کا طریقہ کار 64

i. زمانے کے اعتبار سے 65

ii. الفاظ متضاد، مذکر مونث اور واحد جمع کے اعتبار سے 66

د۔ نامکمل عبارات حل کرنے کا طریقہ 66

ہ۔ تلخیص نگاری میں زبان کا استعمال 67

1- املا 67

2- جملوں کی بناوٹ 68

3- رموز اوقاف 68

و۔ تفہیم کے سوالات میں زبان کا استعمال 68

1- املا 69

2- جملوں کی بناوٹ 69

3- رموز اوقاف 70

ز۔ موضوع کی پیش کش کا طریقہ کار (پرچہ دوم کے حوالے سے) 71
1- محاورات میں موضوع کی پیش کش کا تدریسی طریقہ کار (بلوم ٹیکسانومی فریم ورک) 71
i۔ تقریری طریقہ کار (Lecture Method) 72
ii۔ منطقی طریقہ کار (Logical Method) 73
iii۔ مباحثی طریقہ کار (Discussion Method) 73
iv۔ تفویضی طریقہ کار (Assignment Method) 74
2 - تلخیص نگاری میں موضوع کی پیش کش کا تدریسی طریقہ کار (بلوم ٹیکسانومی فریم ورک) 74
i۔ تقریری طریقہ کار (Lecture Method) 75
ii۔ منطقی طریقہ کار (Logical Method) 75
iii۔ مباحثی طریقہ کار (Discussion Method) 76
iv۔ تفویضی طریقہ کار (Assignment Method) 77
3 - تفہیم کے سوالات میں موضوع کی پیش کش کا تدریسی طریقہ کار (بلوم ٹیکسانومی فریم ورک) 78
i۔ تقریری طریقہ کار (Lecture Method) 78
ii۔ منطقی طریقہ کار (Logical Method) 79
iii۔ مباحثی طریقہ کار (Discussion Method) 79
iv۔ تفویضی طریقہ کار (Assignment Method) 80
ح۔ حوالہ جات 81

باب چہارم: ماحصل

الف۔ مجموعی جائزہ	82
ب۔ نتائج	84
ج۔ سفارشات	85
د۔ کتابیات	87
1- بنیادی مآخذ	87
2- ثانوی مآخذات	87
ح۔ ضمیمہ جات	91

ABSTRACT

Urdu Teaching Skills: A Research and Analytical Study of Cambridge O-Level Syllabus 3248 (Second Language)

The study looks into the methods used to teach Urdu, with a particular emphasis on the Cambridge O-Level Syllabus 3248 for Second Language. The main goals are to determine if the syllabus is in line with modern theories of language acquisition, to gauge how well Urdu teaching techniques function within the curriculum's constraints, and to make suggestions for improving language training. The literature review examines how Urdu language instruction is currently being taught, taking into account theories of language acquisition and a thorough examination of the Cambridge O-Level Syllabus 3248. The study is guided by theoretical frameworks that take into account important ideas in language learning and teaching. The study evaluates the course material objectively and points out its advantages and disadvantages. Case studies and successful implementation examples are provided, along with an examination of Urdu teaching techniques and strategies. The difficulties in putting these abilities into practice are spoken about, and suggestions are made for enhancing the instruction of Urdu, especially in light of the syllabus.The results advance our knowledge of the connections between theories of language learning, instructional techniques, and the Cambridge O-Level Syllabus 3248. The research has implications for policy-making, teacher preparation, and curriculum development in the field of Urdu language education.To sum up, this study offers insightful information about the subtleties of teaching Urdu, with a particular emphasis on the Cambridge O-Level Syllabus 3248. It provides as a starting point for more research and advancements in language teaching techniques, guaranteeing the continuous creation of efficient teaching strategies inside the designated curriculum.

اظہار تشکر

خدائے بزرگ و برتر کا صد شکر ہے کہ اس کی خاص کرم نوازی سے میرے تحقیقی مقالے کی بروقت تکمیل ممکن ہوئی۔ اس کامیابی کا تمام تر سہرا میرے اساتذہ بالخصوص ڈاکٹر عنبرین تبسم شاکر جان کے سر جاتا ہے جن کی کمال شفقت، مسلسل رہنمائی اور حوصلہ افزائی سے یہ کام تکمیل کو پہنچا۔ میں اس موقع پر سر ارشد محمود حادی، سر حمید احمد اور اپنے ہم جماعت ساتھیوں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گی جنھوں نے ہمیشہ عزت، احترام اور خلوص کا مظاہرہ کیا اور وقتاً فوقتاً مناسب مدد اور رہنمائی فراہم کرتے رہے۔

اس کامیابی کے موقع پر میں اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی بھی شکر گزار ہوں جو ہمیشہ میری کامیابی کے لیے دعاگو رہتے ہیں۔ میں اس ڈگری کو مکمل کرنے کے مشکل عمل میں اپنے شریک حیات کی غیر متزلزل تعاون کے لیے تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ جب چیلنجز ناقابل تسخیر نظر آتے تھے تو ان کی حوصلہ افزائی اور میری صلاحیت پر یقین نے مجھے آگے بڑھنے کا حوصلہ دیا۔

عائشہ شہباز

باب اول:

موضوع کا تعارف اور بنیادی مباحث

الف۔ تمہید:

ا۔ موضوع کا تعارف

مجوزہ موضوع " تدریسِ اُردو کی مہارتیں: کیمبرج اولیول کے اُردو نصاب ۳۲۴۸ (سیکنڈ لینگوئج) کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ " میں اردو بطور ثانوی زبان کے تدریسی طریقہ کار کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ جو برطانوی نظامِ تعلیم کے تدریسی معیارات سے ہم آہنگ ہے۔ کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) کا نصاب، زبان کے استعمال اور موضوعات کی پیش کش کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے۔ اس نصاب میں زبان کے استعمال کو اہمیت دی گئی ہے۔ اس لیے مذکورہ نصاب کے تدریسی معیارات اور طریقہ کار، روایتی تدریس سے مختلف نظر آتے ہیں۔ جس کی وجہ سے روایتی طریقہ تدریس اس نصاب کو سمجھنے سمجھانے میں کارگر ثابت نہیں ہو سکتا۔ اساتذہ کو اس حوالے سے مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جن میں سب سے بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ اس کورس میں اردو پرائمری زبان کی بجائے ثانوی زبان کے طور پر پڑھائی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے اساتذہ کو ذولسانی طریقہ تدریس اختیار کرنا پڑتا ہے۔ کیمبرج سسٹم میں اردو کی تدریس کے دوران زبان کے استعمال کو اس لیے بھی اہمیت دی جاتی ہے کہ طلبہ اردو زبان سننے، سمجھنے، پڑھنے، بولنے اور لکھنے کے اہل ہو سکیں۔

زبان کے استعمال میں املا، جملوں کی بناوٹ اور رموزِ اوقاف پر زور دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ محاورات کا جملوں میں استعمال، جملوں کی ساخت میں تبدیلی اور نامکمل عبارات (Cloze Passages) بھی زبان کے استعمال کے حوالے سے اہم ہیں۔ جنہیں بہتر طور پر حل کرنے کے لیے مختلف روایتی تدریسی طریقہ کار موجود ہیں جو کہ ناکافی ہیں۔ متعلقہ نصاب کا جائزہ لیا جائے تو کیمبرج سسٹم میں زبان کا استعمال، موضوعات کی پیش کش میں اس قدر بنیادی حیثیت رکھتا ہے کہ تدریسی طریقہ کار کو نئے تقاضوں کے مطابق استوار کرنا اساتذہ کے لیے لازم ہو جاتا ہے۔

کیمبرج کے اردو نصاب بطور ثانوی زبان میں موضوعاتی سطح پر، تفہیم، تلخیص، مضمون نویسی، مکالمہ نویسی، خطوط نویسی، رپورٹ نویسی، تقریر نویسی، اور ترجمہ نویسی کے سوالات شامل ہیں۔ جن کی پیش کش زبان کے بہتر استعمال کے ساتھ کی جاتی ہے۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو مجوزہ موضوع نہ صرف تدریسی طریقہ کار بلکہ لسانی تفہیم کے حوالے سے بھی اہمیت کا حامل ہے۔

۲۔ بیانِ مسئلہ

مجوزہ موضوع میں اُردو کی تدریس کے حوالے سے کیمبرج اولیول سیکنڈ لینگویج اُردو نصاب (۳۲۴۸) کا تجزیہ کرنا مقصود ہے۔ اس نصاب کے لیے جو تدریسی طریقہ کار اختیار کیے جاتے ہیں۔ وہ نصاب کے مقاصد کو حاصل کرنے میں کس قدر موثر ہیں اور تدریسی عمل میں اساتذہ کی کتنی معاونت کرتے ہیں۔ نیز طلباء اُردو سیکنڈ لینگویج نصاب سے کس حد تک استفادہ اور آگاہی حاصل کرتے ہیں۔ ان سوالات کے جوابات تلاش کرنا ہی اس تجویز کردہ موضوع کا اہم نکتہ ہے۔

۳۔ مجوزہ موضوع پر ما قبل تحقیق

مجوزہ موضوع " تدریسِ اُردو کی مہارتیں: کیمبرج اولیول کے نصاب ۳۲۴۸ (سیکنڈ لینگویج) کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ " میں اردو بطور ثانوی زبان کے تدریسی طریقہ کار کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس سے قبل اس موضوع پر کسی بھی قسم کا کوئی تحقیقی یا تجزیاتی کام نہیں کیا گیا۔ البتہ نصابی کتب اور تدریس کے حوالے سے درج ذیل کام ہو چکا ہے:۔

۱۔ اعلیٰ ثانوی سطح پر اردو قواعد کا نصاب اور اس کی تدریس ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، ۱۹۹۷ء

۲۔ اردو نصاب انٹر میڈیٹ، تحقیقی و تنقیدی جائزہ، قومی مقاصد سے تدریس تک، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، ۱۹۹۷ء

۳۔ اردو نصاب اور درسی کتب: یکساں قومی نصاب برائے اردو، ۲۰۲۰ء کے تناظر میں اردو کی درسی کتب کا تنقیدی مطالعہ پر کام ڈاکٹر پروفیسر فوزیہ اسلم کی زیر نگرانی جاری ہے۔

۴۔ پاکستان میں اردو زبان کی تدریس کے مسائل و مباحث، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد، ۲۰۱۳ء

۵۔ تدریسِ اردو بطور غیر ملکی زبان: مسائل اور امکانات کا جائزہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد (ز۔ت)

۶۔ سلیمان اطہر، ڈاکٹر، ثانوی زبان کی حیثیت سے اردو کی تدریس، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۱۲ء

۷۔ صوبہ پنجاب میں اعلی تعلیم ثانوی سطح پر نصاب، درسی کتب اور امتحانی طریقہ کار کا تجزیاتی مطالعہ، اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی، ۲۰۱۶ء

۸۔ عطش درانی، ڈاکٹر، (مرتبہ) تدریس اُردو۔ جدید طریقے، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۳ء

۹۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، تدریس اردو، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۶ء

۱۰۔ معین الدین، اُردو زبان کی تدریس، قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان نئی دہلی، ۲۰۰۹ء

۴۔ تحقیق کی اہمیت

مجوزہ موضوع اس لحاظ سے اہم ہے کہ یہ اُردو بطور ثانوی زبان کے تدریسی طریقہ کا مطالعہ ہے۔ قومی سطح پر اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس نصاب کی تدریس میں اُردو زبان کے فروغ کا پہلو بھی نمایاں ہے۔ اس نصاب کے مطالعے کے دوران اساتذہ کو جن مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے انہیں نمایاں کرتے ہوئے مختلف تدریسی طریقہ کار پیش کیے جائیں گے۔ ان تدریسی طریقہ کار کی روشنی میں اردو بطور ثانوی زبان پڑھانے میں مشکلات اور مسائل کے ممکنہ حل پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اہم بات یہ ہے کہ اس تحقیق میں اردو زبان پڑھانے کے تدریسی طریقہ کار کی تفہیم اور اصول سمجھے جاسکیں گے۔ جن، کی روشنی میں اردو بطور ثانوی زبان پڑھانے میں مدد ملے گی۔ اس کے علاوہ موضوعاتی سطح پر زبان کے استعمال کے اصولوں سے واقفیت بھی ہو سکے گی۔ مثلاً تلفظ، املا، جملوں کی ساخت اور اِس ساخت میں تبدیلی کے رہنما اصولوں کو سمجھنے میں مدد

ملے گی۔ اسی طرح محاورات کا استعمال اور زمانی اعتبار سے جملوں کی بناوٹ اور جملوں کے استعمال کی باریکیوں کو سمجھنے میں آسانی ہو گی۔ اس لحاظ سے مجوزہ موضوع اپنی نوعیت میں اہم اور منفرد موضوع ہے۔

۵۔ مقاصد تحقیق

دورانِ تحقیق مندرجہ ذیل مقاصد پیشِ نظر رہے ہیں:

۱۔ کیمبرج اولیول سیکنڈ لینگوتج اُردو نصاب میں سروے کے طریقہ کار کو اپناتے ہوئے معیار کا تجزیہ کرنا۔

۲۔ کیمبرج اولیول سیکنڈ لینگوتج اُردو نصاب (۳۲۴۸) کے تدریسی طریقہ کار کا مطالعہ کرنا۔

۳۔ مجوزہ نصاب کیمبرج اولیول سیکنڈ لینگوتج کے تحت طلباء کی تفہیمی اور تخلیقی صلاحیتوں کو پرکھنا۔

۶۔ نظری دائرہ کار

پاکستان میں تدریس کے مختلف طریقے رائج ہیں۔ جو کہ تعلیمی نصاب کے اسلوب کو مد نظر رکھتے ہوئے ترتیب دیے گیے ہیں۔ کیمبرج اولیول سیکنڈ لینگوتج کے اُردو نصاب میں برطانوی طریقہ تدریس نافذ العمل ہے۔ جسے Bloom's Taxonomy کی بنیاد پر ترتیب دیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے بلوم ٹیکسانومی نظری دائرہ کار کے طور پر مجوزہ تحقیقی موضوع میں ایک زاویہ کے طور پر پیش نظر رہی ہے۔ بلوم ٹیکسانومی کا نظریہ ۱۹۵۶ء میں شکاگو یونیورسٹی کے پروفیسر اور ماہر تعلیم نفسیات بنجامن بلوم نے پیش کیا۔ ۲۰۰۱ء میں بلوم ٹیکسانومی کی ترتیب میں ردوبدل کر کے Noun فارم سے Verb فارم میں تبدیل کیا گیا ہے۔ نظر ثانی شدہ درجہ بندی نے اسموں کو فعل میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ یہ تبدیلیاں جدید تعلیمی طریقوں سے مطابقت رکھتی ہیں جو طلباء کے نقطہ نظر، تنقیدی سوچ اور تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھاتی ہیں۔ فعل کا استعمال سیکھنے کے مقاصد کے لیے زیادہ موئثر ہے اور اساتذہ کو سیاق و سباق کے حوالے سے طلباء کی صلاحیتوں کو پرکھنے میں مدد دیتا ہے۔ بلوم ٹیکسانومی دراصل مختلف مقاصد اور مہارتوں کی درجہ بندی ہے۔ جو ماہرین تعلیم نے اپنے طلباء کے سیکھنے کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے مقرر کیے ہیں۔ اس میں ہر سطح کی بنیاد پچھلی سطح پر رکھی جاتی ہے اور درج ذیل چھے درجات سے ہوتا ہوا یہ پیمانہ مکمل ہوتا ہے۔

- **یادرکھنا:** طویل مدتی یادداشت سے متعلقہ علم کو واپس حاصل کرنا، پہچاننا اور یاد کرنا۔
- **تفہیم:** تشریح، درجہ بندی، خلاصہ، اندازہ لگانا، موازنہ کرنا اور وضاحت کے ذریعے زبانی، تحریری اور گرافک پیغامات سے معنی کی تعمیر۔
- **اطلاق:** عمل درآمد، یا نفاذ کے لیے طریقہ کار انجام دینا یا استعمال کرنا۔
- **تجزیہ:** اجزاء کے حصوں میں مواد توڑنا، یا تعین کرنا کہ ایک حصہ دوسرے حصے سے کس طرح منسلک ہے اور تفریق، تنظیم اور منسوب کے ذریعے مجموعی ڈھانچے یا مقصد کا حصول۔
- **تشخیص:** جانچ پڑتال اور دلیل کے ذریعے معیار ترتیب دینا اور معیار کی بنیاد پر فیصلے کرنا۔
- **تخلیق:** عناصر کو ایک مربوط یا فعال صورت میں لانے کے لیے اکٹھا کرنا؛ عناصر کو نئی ترتیب سے منظم کرنا، منصوبہ بندی یا پیداوار کے ذریعے ایک نئے نمونے یا ڈھانچے میں دوبارہ منظم کرنا۔

بلوم ٹیکسانومی کے چھے درجات ''یادرکھنا'' سے شروع ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک طالب علم کہانی کی اہم تفصیلات، جیسے کرداروں کے نام اور واقعات کو یاد کرتا ہے۔ اس کے بعد ''تفہیم '' ہے۔ جہاں طالب علم کہانی کے مرکزی خیال یا اخلاقی سبق کو اپنے الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ تفہیم کے بعد ''اطلاق کرنا'' ہے اس میں وہ کہانی کے موضوع کا عملی زندگی سے موازنہ کرتا ہے جیسا کہ اس بات پر بحث کرنا کہ اس کا سبق روزمرہ کی زندگی پر کیسے لاگو ہوتا ہے۔ چوتھا درجہ ''تجزیہ کرنا'' میں کہانی کی ساخت کو توڑنا شامل ہے۔ جیسے کردار کے محرکات یا پلاٹ کی نشوونما کا جائزہ لینا ہے۔ تجزیہ کے بعد ''تشخیص کرنا'' اس میں طالب علم کو کہانی پر تنقید کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ادبی عناصر کی بنیاد پر کہانی کی خوبیوں اور کمزوریوں کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ آخر میں ''تخلیق کرنا' اعلیٰ معیار کی ایک نئی کہانی لکھنا یا متبادل اختتام شامل ہے۔

بلوم ٹیکسانومی کے درج بالا چھے درجات کی روشنی میں کیمبرج اولیول سیکنڈ لینگوئج اُردو نصاب ۳۲۴۸ کا جائزہ لیا گیا ہے۔

۷۔ تحدید

مجوزہ موضوع کے تحت کیمبرج اولیول سیکنڈ لینگویج اُردو نصاب ۳۲۴۸ کو شامل تحقیق کیا گیا ہے۔ زیر نظر تحقیق میں کیمبرج سسٹم کے تدریسی طریقہ کار کا لسانی و موضوعاتی سطح پر تجزیہ کیا گیا ہے۔اس تحقیق میں کیمبرج اولیول کے کوڈ ۳۲۴۸ کے اُردو نصاب کا جائزہ لینے کے لیے وفاق کے درج ذیل سکولوں کا سروے کیا گیا ہے۔ جن میں میں بیکن ہاؤس سکول سسٹم، روٹس انٹر نیشنل سکول، آرمی پبلک سکول، فضائیہ ایجو کیشن سکول سسٹم، ہیڈ سٹارٹ سکول اور اساس انٹر نیشل شامل ہیں۔ان تمام سکولوں کے تحقیقی سروے اور انٹر ویو کے دوران کیمبرج اولیول ۳۲۴۸ اُردو کا نصاب پڑھانے والے اساتذہ کے لیے درج ذیل سوال نامہ تیار کیا گیا ہے۔

کیمبرج اولیول اُردو نصاب ۳۲۴۸ (سیکنڈ لینگو یج) کے اساتذہ کے لیے مرتب کردہ سوال نامہ

سکول کا نام: ____________________

معلم/معلمہ کا نام: ____________________

تعلیمی قابلیت: ____________________

- آپ کیمبرج اولیول سیکنڈ لینگو یج اُردو نصاب کی تدریس میں کتنے عرصے کا تجربہ رکھتے ہیں؟

____

- کیمبرج اولیول سیکنڈ لینگو یج اُردو نصاب میں پچھلے پانچ سالوں میں کیا تبدیلیاں کی گئی ہیں؟

____

- کیمبرج اولیول سیکنڈ لینگو یج اُردو نصاب کوڈ (۳۲۴۸) طلباء کی تفہیمی اور تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارنے میں کتنی معاونت رکھتا ہے؟

____

- آپ طلباء کی سیکنڈ لینگو یج اُردو نصاب سے آگاہی کے لیے کون سے طریقہ تدریس اختیار کرتے ہیں؟

____

کیمبرج اولیول اُردو نصاب ۳۲۴۸ (سیکنڈ لینگو یج) کے بارے میں اساتذہ کی رائے

		Strongly Agree	Agree	Uncertain	Disagree	Strongly Disagree
۱	سیکنڈ لینگو یج اُردو کا نصاب متعلم کی ذہنی سطح کے مطابق ہے۔					
۲	نصاب متعلم کی ضروریات پوری کرتا ہے۔					
۳	سیکنڈ لینگو یج کے نصاب میں مناسب مواد موجود ہے۔					
۴	متعلقہ نصاب میں طلباء کی تفہیمی اور تخلیقی صلاحیتوں کی مناسبت سے مناسب مثالیں موجود ہیں۔					
۵	سیکنڈ لینگو یج اُردو کا نصاب روایتی نصاب کے طریقہ تدریس سے مختلف ہے۔					
۶	سیکنڈ لینگو یج اُردو کا نصاب رٹہ سسٹم سے پاک ہے۔					
۷	یہ نصاب لسانی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔					

۸۔ تحقیقی سوالات

دورانِ تحقیق مندرجہ ذیل سوالات کو مدِ نظر رکھا گیا ہے:

۱۔ کیمبرج اولیول سیکنڈ لینگویج اُردو نصاب کے معیار کی نوعیت کیا ہے؟

۲۔ کیمبرج اولیول سیکنڈ لینگویج میں اُردو نصاب کے تدریسی طریقہ کار کی نوعیت کیا ہے؟

۳۔ کیمبرج اولیول سیکنڈ لینگویج اُردو نصاب (۳۲۴۸) طلباء کی اُردو زبان میں تفہیمی اور تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارنے میں کتنا معاون ثابت ہوتا ہے؟

۹۔ پس منظری مطالعہ

مجوزہ موضوع پر کام کرنے کے لیے جن کتب اور دیگر مواد کو پس منظری مطالعہ کے طور پر شامل کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔ کیمبرج اولیول کا کوڈ ۳۲۴۷ فیض الدین احمد، ڈاکٹر، کیمبرج اولیول فرسٹ لینگویج اردو، اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، ۲۰۲۰ء

کیمبرج کی ویب سائٹس (www.oup.com، www.oup.com.pk) اور روایتی طریقہ تدریس مطالعے کا حصہ ہیں۔

اس کے علاوہ روایتی طریقہ تدریس میں دیگر کتب بھی شامل ہیں:۔

ریاض احمد، ڈاکٹر، اُردو تدریس، جدید طریقے اور تقاضے، مکتبہ جامع نئی دہلی لیمیٹڈ، ۲۰۱۳ء

معین الدین، اُردو زبان کی تدریس، قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان نئی دہلی، ۲۰۰۹ء

فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، تدریس اردو، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۶ء

ایوب صابر، پروفیسر، پاکستان میں اردو کے ترقیاتی ادارے، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۵۶ء

سید روح الامین، اردو بطور ذریعہ تعلیم قذافی مارکیٹ، اردو بازار لاہور ۲۰۰۶ء

محمد اسلام صدیق، ڈاکٹر، پاکستانی اساتذہ کے لیے رول ماڈل، کتاب سرائے الحمد مارکیٹ اردو بازار، لاہور، ۲۰۱۵

رؤف پارکھ، صحت زباں، ادارہ فروغ قومی زبان، ۲۰۲۱ء

خیبر پختونخواہ میں اردو نصاب، تحقیق و تجزیاتی مطالعہ، جامعہ پشاور ۲۰۱۴ء

اس کے علاوہ تدریس کے حوالے سے دیگر مطلوبہ کتب سے بھی رہنمائی لی گئی ہے۔

۱۰۔ تحقیقی طریقہ کار

مجوزہ موضوع کے بنیادی ماخذ اور دیگر تحقیقی مواد کی جمع آوری کے لئے مختلف ذرائع استعمال میں لائے گیے ہیں۔ مواد کو جمع کر کے تجزیاتی عمل سے گزارا گیا ہے۔ تحقیقی عمل کے دوران سروے اور انٹرویو کا طریقہ بھی اپنایا گیا ہے۔ تحقیقی مقالے کے مقاصد اور سوالات کو مدِ نظر رکھ کر وفاق کے نجی سکولوں میں کیمبرج او لیول کا نصاب پڑھانے والے اساتذہ کے لیے سوال نامے تیار کیے گیے ہیں۔ اور سوال نامے پُر کروا کر کیمبرج او لیول اُردو بطور ثانوی زبان کے تدریسی طریقہ کار کے بارے میں اُن اساتذہ سے رائے لے کر تحقیقی نتائج اخذ کیے گیے ہیں۔

وفاق کے نجی تعلیمی اداروں میں بیکن ہاؤس سکول سسٹم، روٹس انٹرنیشل سکول، آرمی پبلک سکول، فضائیہ سکول سسٹم، ہیڈ سٹارٹ سکول، اساس انٹرنیشل سکول شامل ہیں۔ بنیادی ماخذ کے طور پر مجوزہ موضوع کے تدریسی طریقہ کار کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔ جب کہ ثانوی آخذات کے طور پر کیمبرج کے دیگر نصابی کوڈز (۳۲۴۷، ۰۵۳۹) کیمبرج ویب سائٹس (www.oup.com، www.oup.com.pk) اور تدریس اُردو کی مختلف کتب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

ب۔ بنیادی مباحث:

ا۔ کیمبرج اولیول کا تعارف

۱۲۰۹ء میں کیمبرج یونیورسٹی کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس کے بعد ۱۲۳۱ء میں شاہ ہنری سوم ایک شاہی دستور دیا تھا۔ انگلینڈ میں کیمبرج یونیورسٹی دوسری قدیم ترین اور دنیا میں چوتھی قدیم ترین یونیورسٹی ہے۔ یہ اپنے اعلیٰ معیار اور تحقیقی نظام کو برقرار رکھتی ہے اور اسے بین الاقوامی تعلیمی فورم کے ذریعہ ہر سال دنیا بھر کی

بہترین پانچ یونیورسٹیوں میں سے ایک قرار دیا جاتا ہے۔ یہ لندن سے ۸۰ کلو میٹر کے فاصلے پر کیمبرج میں واقع ہے۔

یونیورسٹی آف کیمبرج میں دنیا بھر سے طلباء تعلیم حاصل کرتے ہیں اور اس میں سو سے زائد شعبہ جات ہیں۔ انہی شعبہ جات میں امتحانات کا ایک شعبہ ہے جسے کیمبرج اسیسمنٹ کہا جاتا ہے۔ کیمبرج اسیسمنٹ کا شعبہ دنیا بھر میں ۱۶۰ سے زائد ممالک میں ہر سال امتحانات کا انعقاد کرتا ہے۔ اور اس میں دنیا بھر سے لاکھوں طلباء حصہ لیتے ہیں۔ (۱)

کیمبرج اسیسمنٹ کو مقامی امتحانی سینڈیکیٹ کہا جاتا ہے۔ جسے ۱۵۰ سال پہلے تشکیل دیا گیا تھا۔ اور اس مقصد سے تشکیل دیا گیا تھا تکہ اس سے لوگوں کو معیاری تعلیم دی جا سکے۔ ۱۸۵۸ء میں ۳۷۰ اسکولوں کے طلباء نے کیمبرج یونیورسٹی کے ذریعے اپنے امتحانات دیے۔ پھر ۱۸۶۴ء میں کیمبرج سینڈیکیٹ نے بین الاقوامی سطح پر جانچ شروع کی۔ (۲)

۲۔ کیمبرج اسیسمنٹ انٹرنیشنل ایجوکیشن

کیمبرج اسیسمنٹ انٹرنیشنل ایجوکیشن دنیا بھر میں ۱۶۰ سے زائد ممالک میں کام کر رہی ہے۔ اور انہیں نو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس میں شمالی امریکہ، لاطینی امریکہ، برطانیہ، یورپ، افریقہ، مشرق وسطہ ایشاء اور جنوبی ایشاء شامل ہیں۔ اور دنیا بھر میں دس ہزار سے زیادہ اسکول کیمبرج سیکھنے والی کمیونٹی کے حصے ہیں۔ (۳) پاکستان میں کیمبرج یونیورسٹی کے زیر اہتمام اولیول کا امتحان پاس کرنے والے طلباء و طالبات کی ایک کثیر تعداد موجود ہے اور اس تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں۔ پاکستان میں اولیول میں اردو ایک لازمی مضمون تصور کیا جاتا ہے اور ہونا بھی چاہیے کیونکہ اردو پاکستان کی قومی زبان ہے۔ کیمبرج یونیورسٹی ایک خاص مدت کے بعد اردو کے نصاب میں تبدیلی کرتے ہیں۔

۳۔ برٹش کونسل

برٹش کونسل برطانیہ کی تعلیمی و ثقافت کی ایک بین الاقوامی تنظیم ہے۔ جو کہ سو سے زائد ممالک میں فعال و متحرک ہے اور اپنا کام سر انجام دے رہی ہے۔ برطانوی حکومت نے ۱۹۳۴ء میں انگریزی زبان کے فروغ اور انگریزی ثقافت کو پروان چڑھانے کے لیے اس کی بنیاد رکھی تھی۔ جہاں تک برٹش کونسل پاکستان کا

تعلق ہے تو اس کی بنیاد ۱۹۴۸ء کو کراچی شہر میں رکھی گئی۔ برٹش کونسل پاکستان برطانیہ کے زیر اہتمام ہونے والے امتحانات بالخصوص کیمبرج یونیورسٹی کے زیر اہتمام ہونے والے او/اے لیول کے امتحانات کا انعقاد کرتی ہے۔ (۴)

۴۔انٹر بورڈ کمیٹی آف چیئر مین

حکومت پاکستان نے ۱۹۷۲ء میں انٹر بورڈ کمیٹی آف چیئر مین (آئی بی سی) کی بنیاد رکھی۔ اس کمیٹی کا مقصد پاکستان میں تعلیمی بورڈز اور نصاب میں مطابقت اور یکسانیت پیدا کرنا ہے۔ انٹر بورڈ کمیٹی آف چیئر مین کو غیر ملکی تعلیمی نظام کے تحت ثانوی و اعلیٰ ثانوی کے مساوی سرٹیفکیت اور ساتھ ساتھ پاکستانی سرٹیفکیٹ جیسے سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ اور ہائر سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ (۵)

۵۔اولیول کے نظام تعلیم کا پاکستانی نظام تعلیم سے موازنہ

اولیول ایک مضمون پر مبنی قابلیت ہے جو تعلیم کے جنرل سرٹیفکیٹ کے حصے کے طور پر دی جاتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ برطانیہ میں تعلیمی اداروں اور برطانوی ولی عہد کے تعلیمی حکام کی طرف سے پیش کردہ اسکول چھوڑنے کی اہلیت مکمل کرنے والے ان طلبہ کو دی جاتی ہے جو ثانوی یا پری یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کر لیتے ہیں۔ انھیں ۱۹۵۱ میں انگلینڈ اور ویلز میں ہائر اسکول سرٹیفکیٹ کی جگہ متعارف کرایا گیا تھا۔ دولت مشترکہ کے متعدد ممالک نے اسی نام کے ساتھ یہ تعلیم جاری رکھی ہے اور اسی طرح کی شکل برطانوی اولیولز کی ہے۔ او لیول یا مساوی قابلیت حاصل کرنا، عام طور پر یونیورسٹی میں داخلے کے لیے پورے بورڈ میں درکار ہوتا ہے، یونیورسٹیاں حاصل کردہ درجات کی بنیاد پر مواقع فراہم کرتی ہیں۔

انگلینڈ میں جنرل سرٹیفکیٹ ایجوکیشن (GCE) کا امتحان اولیول اور اے لیول دو اہم سطحوں پر لیا جاتا ہے۔ برطانیہ میں اولیول کا نظام پہلی دفعہ ۱۹۵۱ء میں متعارف ہوا تھا۔(۶) اس سے پہلے سینئر کیمبرج کے نام سے او لیول کا پروگرام کروایا جاتا تھا۔ یونیورسٹی آف کیمبرج نے ایک انتظامی بورڈ قائم کیا تھا۔ جس کا نام یونیورسٹی آف کیمبرج لوکل ایگزامینیشن سینڈیکیٹ تھا۔ تاکہ انگلینڈ سے باہر بھی کیمبرج کے امتحانات کا انعقاد کیا جاسکے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ پوری دنیا کے لوگ کیمبرج کے نظام تعلیم سے فائدہ حاصل کرسکیں۔ پاکستان میں یہ نظام ۱۹۵۹ء میں متعارف ہوا تھا۔

کیمبرج یونیورسٹی نے دنیا کو ان کے بین الاقوامی معیاری وقت کے مطابق چھ انتظامی زونز میں تقسیم کیا ہے۔ پاکستان کا تعلق چوتھے زون سے ہے۔ بیرونی ممالک کے اولیول کے لیے کیمبرج یونیورسٹی ان کے ملک کے ماحول کے مطابق، ثقافت اور تعلیمی نظام کے مطابق مہیا کرتی ہے۔[۷] اولیول کا درجہ انٹر بورڈ کمیٹی آف چیئر مین کے مطابق میٹرک کے برابر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انٹر بورڈ کمیٹی آف چیئر مین کی جانب سے ثانوی تعلیم کی تکمیل کا سرٹیفیکیٹ اولیول مکمل کرنے کے بعد ہے۔ جس کی بنیاد پر طلباء آگے انٹر میڈیٹ یا اس کے مساوی اے-لیول میں داخلہ لینے کا اہل ہو جاتے ہیں۔ اولیول کے طلباء کو دو سے تین سال کے لیے کم از کم آٹھ مضامین کا انتخاب کر کے ان کے امتحانات میں شرکت کرنا اور پاس کرنا لازمی ہوتا ہے۔ لیکن اگر وہ اس سے زیادہ مضامین کو بھی لینا چاہتے ہیں تو وہ لے سکتے ہیں۔ کیمبرج اولیول کو اب کیمبرج انٹر نیشنل ایگزامینیشن (CIE) کہا جاتا ہے۔ یہ امتحان پوری دنیا میں مئی/جون اور اکتوبر/نومبر کے مہینوں میں لیے جاتے ہیں۔ ہر سال امتحانات کے لیے رجسٹریشن جنوری اور اگست میں کروائی جاتی ہے۔

کیمبرج اولیول کے لیے پاکستان میں درج ذیل پانچ مضامین لازمی قرار دیے گیے ہیں:

اردو، اسلامیات، مطالعہ پاکستان، انگریزی اور ریاضی

ان کے علاوہ طلباء کو درج ذیل دیے گیے مضامین میں سے کسی ایک گروپ کا لازمی انتخاب کرنا ہوتا ہے۔

1- سائنس گروپ: طبیعیات، حیاتیات، کیمیا
2- جنرل سائنس گروپ: آئی سی ٹی، طبیعیات، کیمیا بزنس گروپ اے: اکاؤنٹنگ، بزنس اسٹڈیز، اکنامکس
3- بزنس گروپ بی: آئی سی ٹی، اکاؤنٹنگ، بزنس اسٹڈیز

پاکستان کیمبرج اسیسمنٹ انٹر نیشنل ایجو کیشن (Cambridge Assessment International Education) نے ہر مضمون کو ایک سبجیکٹ کوڈ دیا ہے۔ مثال کے طور پر اسلامیات کو ۲۰۵۸، مطالعہ پاکستان کو ۲۰۵۹، ریاضی کو ۴۰۲۴ اور اردو کو ۳۲۴۸ کوڈ دیے گیے ہیں۔ مضامین کے یہ کوڈ انتظامی زون کو ظاہر کرتے ہیں۔ پاکستان میں کیمبرج ایجو کیشن سسٹم نے بڑے پیمانے پر ترقی کی ہے۔

۱۹۵۹ء سے لے کر اب تک یہ تعلیم کا نظام موجود ہے۔ کیمبرج اسیسمنٹ انٹرنیشنل ایجوکیشن کے ترجمان کے مطابق، مئی/جون ۲۰۱۸ء کے امتحان میں اولیول کے طلباء کی رجسٹریشن کی تعداد ۱۶۱۴۱۲ تھی۔ اور جنوری ۲۰۱۹ء تک برٹش کونسل نے پورے پاکستان میں ۷۵۰ اسکولوں کو اولیول اور اے لیول کی سطح کے طور پر رجسٹر کیا ہے۔[۸] اور یہ کیمبرج انٹرنیشنل ایگزامینیشن (آئی ایس او ۲۰۱۵ :۹۰۰۱) سرٹیفیکیشن کے مطابق بین الاقوامی تعلیمی پروگرام پانچ سے انیس سال کی عمر تک کے بچوں کے لیے کیمبرج ایجوکیشن سسٹم دنیا کا سب سے بڑا ادارہ بن گیا ہے۔[۹]

۶۔ اولیول (OLevel) کی اہمیت وافادیت

عالمی سطح پر اولیول کے امتحان کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے دنیا کی کسی بھی یونیورسٹی میں داخلہ حاصل کرنا ممکن ہے۔ جب کہ پاکستان بورڈ کے سرٹیفکیٹ عالمی سطح پر تسلیم شدہ نہیں ہیں۔ کیمبرج اولیول کے امتحان کا نصاب پاکستان کے ثانوی درجے سے زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ پاکستان کے ثانوی درجے کے امتحان کے نصاب کی نوعیت رٹہ لگانے پر منحصر ہے۔ جبکہ اولیول کے امتحان میں بچے کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو پرکھنے کے لیے ایسے سوالات دیے جاتے ہیں جس میں طلباء کو اپنی ذہنی صلاحیتوں اور استعداد کو بروئے کار لاتے ہوئے اس کا جواب تیار کرنا ہوتا ہے۔ اولیول کے امتحانات کے نصاب پر عام طور پر پانچ سال کے بعد نظرثانی کی جاتی ہے۔ جبکہ پاکستانی نظام میں امتحانی نصاب کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا جاتا۔ پاکستانی ثانوی درجے کے صوبائی وفاقی نصاب کئی سالوں سے ایک جیسے چلتے نظر آرہے ہیں۔ ایک طالب علم کے رجحان کے مطابق اولیول کے طلباء کے لیے مضامین کی کئی اقسام دستیاب ہیں۔ او لیول کے بعد اے لیول کرنے والوں کو اعلیٰ یونیورسٹیوں میں داخلہ لیتے وقت انٹرمیڈیٹ کر کے آنے والوں کے اوپر فوقیت دی جاتی ہے۔ کیمبرج اولیول اور کیمبرج اے لیول میں تمام امتحانات انگیریزی زبان میں لیے جاتے ہیں۔ صرف اردو ایک ایسا مضمون ہے جس کا امتحان اردو زبان میں لیا جاتا ہے۔ کیمبرج کا نظام اور کیمبرج آن لائن کورس پاکستانی نصاب سے بہت بہتر ہیں۔ جس کی بنا پر اے لیول سے فارغ التحصیل طلباء غیر ملکی یونیورسٹیوں اور پاکستان کی اعلیٰ یونیورسٹیوں میں آسانی سے داخلہ لینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔[۱۰] اے لیول کرنے کے بعد طلباء کو IELTS اور TOEFL جیسے انگریزی زبان کی مہارت کے امتحان سے استثنیٰ حاصل ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف انٹرمیڈیٹ کے طلباء کو غیر ملکی جامعات میں داخلہ لینے کے لیے ان جائزوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ کیمبرج اولیول

کے نصاب کا معیار بہت بلند ہے جو طلباء کو مغربی معیاری تعلیم سے آشنا کرتا ہے۔ اولیول اور اے لیول کرنے کے بعد نوکریاں ملنے کا تناسب انٹر میڈیٹ کرنے والوں سے زیادہ ہے۔[11]

۷۔ اولیول (OLevel) اور میٹرک کے درمیان فرق

میٹرک اور اولیول کے درمیان بنیادی نوعیت کے بہت سے فرق ہیں۔ چند ایک درج ذیل ہیں:

اولیول کرنے پر خرچہ زیادہ آتا ہے اس لیے اس کا کرنا صرف امیر لوگوں کے اختیار میں ہے۔ پاکستانی نظام تعلیم مقامی سطح کے فریم ورک پر بنایا جاتا ہے جبکہ اولیول کا معیار بین الاقوامی سطح پر بنایا جاتا ہے۔ اولیول کے بچے رٹہ سسٹم سے بچ جاتے ہیں کیونکہ یہ نصاب جامع تصوراتی بنیادوں پر بنایا جاتا ہے۔ جو طلباء کے تفہیم کے دائرے کو وسیع تر بناتا ہے۔ اور یہ وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتا رہتا ہے جبکہ اس کے ہم پلہ پاکستانی میٹرک رٹہ سسٹم کو فروغ دیتا ہے۔ اور اس میں وقت کے ساتھ تبدیلیاں بھی نہیں ہوتی ہیں۔ اولیول میں نمبروں کی بنیاد گریڈ سسٹم پر ہے جس میں طلباء کو A+ سے E تک گریڈ دیے جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی طلباء ان میں سے کوئی گریڈ حاصل کرنے میں ناکام ہوتا ہے تو اس کو فیل کرنے کے بجائے U گریڈ دے دیا جاتا ہے۔ جبکہ میٹرک میں طلباء کو Percentage کی بنیاد پر نمبر دیے جاتے ہیں اور ناکام رہنے والے طلباء کو فیل بھی کیا جاتا ہے۔

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) کا نصاب اردو کے گہرے ثقافتی اور لسانی ورثے کے پس منظر میں ابھرتا ہے۔ جو اس زبان کے تحفظ اور فروغ کے لیے کارگر ہے۔ اس میں اردو زبان کی تعلیم، اردو کی بڑھتی ہوئی عالمی مطابقت کے لیے اہمیت کی حامل ہے۔ اور یہ نصاب تعلیم دینے والوں اور سیکھنے والوں کے لیے او۔لیول کے مرحلے میں ایک اہم رہنما کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس کے مقاصد میں سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی مہارتوں میں زبان کی مہارت شامل ہے، جس کا مقصد طلباء کو عملی صلاحیتوں سے آراستہ کرنا ہے۔ ادب اور ثقافت پر توجہ مرکوز کرنے والے جزو کی شمولیت نصاب کو مزید تقویت بخشتی ہے، جو سیکھنے والوں کو اردو کی ادبی اور سماجی شراکت کے متنوع پہلوؤں سے متعارف کراتی ہے۔

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی مہارت اور ادب و ثقافت کے اجزاء میں تشکیل دیا گیا ہے۔ یہ نصاب زبان کی تعلیم کے لیے ایک جامع نقطہ نظر کی پیروی کرتا ہے۔ یہ ساخت عصری زبان کی تدریسی تھیوریوں کے ساتھ ہم آہنگ ہے جس میں ابلاغی زبان کی تعلیم، ٹاسک پر

مبنی سیکھنے اور مستند مواد کے انضمام پر زور دیا گیا ہے۔ نصاب میں شامل موافقت اور لچک سیکھنے والوں کی متنوع ضروریات اور تعلیمی سیاق وسباق کی متحرک نوعیت کو تسلیم کرتی ہے۔ جبکہ نصاب ایک مضبوط فریم ورک پیش کرتا ہے۔ نفاذ میں چیلنجز، جیسے وسائل کی حدوداور ثقافتی حساسیت، جدید تدریسی طریقوں اور مسلسل بہتری کے لیے موجودہ مواقع شامل ہے۔ اس تحقیق میں کیمبرج اولیول (۳۲۴۸) سلیبس کا تنقیدی تجزیہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس کے مواد اور مقاصد کے حصول کو تلاش کرنا مقصد ہے۔ اس تحقیق کا مقصد اردو زبان کی تعلیم پر جاری گفتگو کے لیے قابل قدر بصیرت فراہم کرنا ہے جواس نمایاں نصاب کے نفاذ میں کامیابیوں اور چیلنجوں دونوں سے نمٹنے کے لیے ہے۔

حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اردو میڈیم سکولوں میں تعلیم کا معیار بلند کریں۔ ہر طالبِ علم کے لیے اردو سیکھنالازم قرار دیا جائے۔ بڑے سرکاری عہدوں پر فائز ہونے کے لئے اردو زبان وادب میں کمال حاصل ہونا بھی ضروری قرار دیا جائے۔ احساسِ کمتری اور احساسِ ابتری جیسے جذبات کی حوصلہ شکنی کی جائے اور ہر طالب علم کواس کے خاندانی پس منظر کی بنا پر نہیں بلکہ اس کی قابلیت کی بناپر مواقع فراہم کئے جائیں۔اس سے امیر اور غریب طبقے کے درمیان فاصلے کم ہوں گے اور دونوں طبقے اسی ملک میں اکٹھے رہتے ہوئے قومی ترقی کے لئے محنت کر سکیں گے۔

۸۔ ثانوی زبان کیا ہے؟

ثانوی زبان سے مراد وہ زبان ہے جسے کوئی فرد اپنی بنیادی یا پہلی زبان کے علاوہ سیکھتا یا استعمال کرتا ہے۔ بنیادی زبان عام طور پر ابتدائی بچپن میں سیکھی جانے والی زبان ہوتی ہے اور یہ اکثر فرد کے گھریلو ماحول یا علاقے میں بولی جانے والی زبان ہوتی ہے۔ دوسری طرف ثانوی زبان، رسمی تعلیم کے ذریعے، یا کسی دوسرے ذرائع سے عملی زندگی میں حاصل کی جاتی ہے۔

مادری اور ثانوی زبان کے درمیان فرق لسانی تجربات کی بنیاد پر مختلف ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر کوئی فرد گھر میں ایک زبان بولتا ہے لیکن جب وہ اسکول شروع کرتا ہے یا کسی نئے علاقے میں چلا جاتا ہے تو ثانوی زبان سیکھ سکتا ہے۔ کثیر لسانی معاشروں یا کمیونٹیز میں افراد کئی زبانیں بول سکتے ہیں۔ ایک کو اپنی بنیادی زبان اور دوسری کو ثانوی زبانوں کے طور پر نامزد کرتے ہیں۔

اصطلاح "ثانوی زبان" (L2) اکثر "ثانوی زبان" کے ساتھ ایک دوسرے کے بدلے استعمال ہوتی ہے۔ تاہم، یہ بات قابل غور ہے کہ کچھ سیاق وسباق میں، "ثانوی زبان" خاص طور پر پہلی زبان کے بعد سیکھی گئی زبان سے مراد ہے۔ قطع نظر اس کے کہ اسے کب حاصل کیا گیا ہو۔ اصطلاحات مختلف ہو سکتی ہیں، لیکن بنیادی تصور ایک ہی رہتا ہے: ثانوی زبان بنیادی یا پہلی زبان کے علاوہ حاصل کی گئی یا استعمال کی جاتی ہے۔

پروفیسر خلیل صدیقی علمائے لسانیات کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

> ''بچے کی ابتدائی با معنی زبان کی بجائے مادری کے، پہلی زبان کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہی وہ زبان ہوتی ہے جس کے سیکھنے میں کوئی اور زبان بلواسطہ مزاحم نہیں ہوتی کیونکہ اسے سیکھنے سے پہلے اعضائے نطق کسی بھی صوتی نظام کے عادی نہیں ہوتے۔ جب فرد کی صوتی عادتیں بن جائیں تو ثانوی زبان سیکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ عادتیں جتنی راسخ ہوتی جاتی ہیں اسی قدر نئی زبان کا اکتساب زیادہ دشوار ہو جاتا ہے۔ پہلی زبان کی صوتی عادتیں نئی زبان کے اکتساب کے دوران اجرائے آواز کے مخارج اور طریق اجراء کو متاثر کرتی ہیں۔ نئی زبان سیکھ بھی لی جائے تو اسے بولتے وقت پچھلی صوتی عادتیں غیر شعوری طور پر کچھ نہ کچھ کرشمہ ضرور دکھا سکتی ہیں اور معیار سے تھوڑا بہت انحراف کرا سکتی ہیں۔'' (۱۲)

اسی زمرے میں کیمبرج اولیول کے امتحانات کا نصاب L2 سیکھنے والوں کی مخصوص ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تشکیل دیا گیا ہے۔ جو اردو زبان کی ترقی کے لیے ایک منظم فریم ورک پیش کرتا ہے۔ اس میں زبان کی مہارتوں کی ایک جامع رینج شامل ہے۔ جس میں سننے، بولنے، پڑھنے، لکھنے، عملی بات چیت اور فہم وادراک پر زور دیا جاتا ہے۔ کیمبرج انٹرنیشنل ایگزامینیشنز کی طرف سے فراہم کردہ نصابی مواد L2 سیکھنے والوں کے لیے با معنی زبان سیکھنے کے تجربات کو آسان بنانے کے لیے پرکشش مواد، انٹرایکٹو سرگرمیاں اور مستند ثقافتی سیاق و سباق پیش کرتا ہے۔ نصاب کے تشخیصی اجزاء بین الاقوامی معیارات کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔ جو اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ زبان کی صلاحیتوں کا درست اور منصفانہ جائزہ لیا جائے۔

۹۔ کیمبرج اولیول اردو کے نصاب کا تعارف بطور ثانوی زبان

کیمبرج اولیول کا نصاب اردو بطور ثانوی زبان ایک ممتاز اور عالمی سطح پر قابل احترام تعلیمی فریم ورک ہے۔ جسے ثانوی سطح پر زبان کے حصول اور مہارت کو فروغ دینے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یونیورسٹی آف کیمبرج انٹر نیشنل ایگزامینیشنز (CIE) کی طرف سے تیار کردہ یہ نصاب وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے ہوئے تعلیمی منظر نامے اور دنیا بھر میں سیکھنے والوں کی متنوع لسانی ضروریات کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ کیمبرج او لیول کا نصاب اساتذہ اور طلباء کے لیے ایک معیاری اور لچک دار پلیٹ فارم ہے۔ جو طلباء کے سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی مہارتوں کو فروغ دیتا ہے۔

ڈاکٹر سہیل بخاری لکھتے ہیں :

> زبان میں فصیح و غیر فصیح اور بہتر اور برت کی اصلاحیں صرف ادیب ہی کام میں لاتے ہیں۔ عوام ثقل و تناظر کی کسوٹیوں پر زبان کی صفائی نہیں کیا کرتے بلکہ وہ زبان کو صرف اس لیے استعمال کرتے ہیں کہ ان کی زندگی کی ضروریات پوری ہو جائیں۔ انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں کہ کوئی لفظ فصیح ہے یا گنوار۔ [۱۳]

زبان کی تدریسی تھیوریوں کے ساتھ ہم آہنگ یہ نصاب ثانوی زبان سیکھنے اور مستند مواد کے انضمام پر زور دیتا ہے۔ نصاب کا لچک دار اور معیاری ہونا طلباء کے سیکھنے کے عمل موثر اور دلچسپ بناتا ہے۔ جس سے اساتذہ کو اپنی تدریسی حکمت عملیوں کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینے کا موقع ملتا ہے۔ اگرچہ عمل درآمد میں چیلنجز پیدا ہو سکتے ہیں۔ جیسے وسائل کی حدود اور ثقافتی حساسیت یہ چیلنجز اس عالمی سطح پر تسلیم شدہ نصاب کے فریم ورک کے اندر جدید تدریسی طریقوں، تعاون اور مسلسل بہتری کے مواقع پیش کرتے ہیں۔

۱۰۔ اُردو زبان کے روایتی تدریسی طریقہ کار کے اُصول

(i)۔ رسمی

(ii)۔ غیر رسمی

رسمی طریقہ کار:

(i)۔ روٹ میمورائزیشن

اردو زبان کی تعلیم میں روایتی رسمی تدریسی طریقہ کار کے نمایاں اصولوں میں روٹ میموررائزیشن شامل ہے۔ طلباء اکثر الفاظ، گرائمر کے قواعد، اور ادبی متن کو حفظ کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔ اس نقطہ نظر کا مقصد زبان کی بنیادی معلومات کو فروغ دینا ہے خاص طور پر زبان سیکھنے کے ابتدائی مراحل میں روٹ میمورائزیشن طالب علموں کو اردو زبان کی ساخت اور اجزاء کو سمجھنے میں مدد کرتی ہے اور ایک مضبوط لسانی بنیاد کو فروغ دیتی ہے۔

(ii)- سٹرکچرڈ گرائمر انسٹرکشن

رسمی اردو زبان کی تدریس روایتی طور پر منظم گرائمر کی ہدایات پر بہت زور دیتی ہے۔ اس میں گرائمر کے قواعد، نحو، اور جملے کی ساخت پر منظم اسباق شامل ہیں۔ طلباء ان اصولوں کو جملے بنانے اور گرائمر کے لحاظ سے درست انداز میں خیالات کے اظہار میں لاگو کرنا سیکھتے ہیں۔ اس طریقہ کار کی رسمی نوعیت اردو کی لسانی ساخت کو سمجھنے کے لیے ایک واضح فریم ورک فراہم کرتی ہے اور اس کا مقصد ابلاغ میں درستی اور وضاحت کو بڑھانا ہے۔

غیر رسمی طریقہ کار:

(i)- روزمرہ کی گفتگو

اردو زبان کی تعلیم میں روایتی غیر رسمی تدریسی طریقہ کار کے ایک لازمی اصول میں روزمرہ کی گفتگو کو سیکھنے کے عمل کو شامل کرنا ہے۔ غیر رسمی بولی جانے والی اردو روزانہ کی بات چیت میں استعمال ہوتی ہے اس کو نصاب میں شامل کیا جاتا ہے تاکہ طلباء کو زبان کے مستند استعمال سے آگاہ کیا جا سکے۔

اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کے حوالے سے ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے لکھا ہے کہ:

> ''یہ وہ طبقہ ہے جسے اپنی زبان سے بھی ہمدردی ہے اور جس پر انگریزی اور انگریزی کے اقبال کا سایہ بھی ذرا ہلکا پڑا ہے۔ یہ لوگ اصولاً تو تسلیم کرتے ہیں کہ قومی ترقی کے لیے قومی زبان کی ترقی ضروری ہوتی ہے اور ملک میں تعلیم وتدریس کے معیار کو اعلیٰ کرنے

کے لیے قومی زبان میں تعلیم ہونی چاہیے لیکن ان کے خیال میں اردو ابھی بھی قابل نہیں ہوئی کہ اسے منصب سونپا جائے۔'' (۱۴)

یہ نقطہ نظر عملی مواصلات کی مہارتوں پر زور دیتا ہے اور سیکھنے والوں کو حقیقی زندگی کی بات چیت میں مشغول ہونے کی صلاحیت پیدا کرنے میں مدد کرتا ہے۔ روانی اور سیاق و سباق کی تفہیم کو فروغ دیتا ہے۔

(ii) - ثقافتی تناظر

غیر رسمی تدریسی طریقہ کار ایک کلیدی اصول کے طور پر ثقافتی تناظر کو بھی ترجیح دیتا ہے جس میں طلباء کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ اردو کے ثقافتی سیاق و سباق کو سمجھ سکیں۔ اردو ادب میں شاعری اور ثقافتی طریقوں کی نمائش زبان اور ثقافت کے درمیان گہرے تعلق کو فروغ دیتے ہوئے سیکھنے کو تقویت بخشتی ہے۔ اس سے ہمیں اردو زبان کی تعلیم میں زبان اور اس کے ثقافتی تناظر کے درمیان مضبوط رشتے کا پتا چلتا ہے۔

میتھیو آرنلڈ اپنی کتاب ثقافت و انتشار Culture and Anarchy میں رقم طراز ہے کہ :

'' ثقافت کے متعلق ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ علمی ذوق اور اشیاء کی ماہیت معلوم کرنے کا شوق ہی تہذیب و ثقافت کا اصطلاحی نام ہے۔'' (۱۵)

تنظیم نو کے کمیشن، کی مشہور رپورٹ میں جہاں یہ بات بتائی گئی ہے کہ جمہوری سماج میں تعلیم کا کیا مقصد ہونا چاہیے وہاں تعلیم کی دورخی فطرت کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔

اس رپورٹ میں تعلیم کا عام مقصد یوں بیان کیا گیا ہے:

''ہر فرد میں ایسے شوق، علم افکار، عادات اور قوتوں کی نشو و نما کرنا جن کی مدد سے وہ اپنا مقام پا سکے، اور اس مقام کو اپنے آپ کو اور سماج دونوں کو بلند سے بلند کرنے میں استعمال کر سکے۔''

اسی بارے میں دوسرے مصنف نے زیادہ جامعہ بیان دیا ہے۔ بیان ماحول سے مطابقت پیدا کرنے کی اہمیت کے اس نظریے کی جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے ۔مزید وضاحت بھی کرتا ہے۔ کاؤنٹس کا کہنا ہے کہ :

"تعلیم کا مقصد نہ صرف پہلے دور میں حاصل ہوتا ہے اور نہ صرف دوسرے دور میں (بچپن اور بلوغت) بلکہ سیکھنے والے کی اس قوت کی بالیدگی سے حاصل ہوتا ہے جو ماحول سے ربط پیدا کرنے کے لیے تیار ہوتی ہے۔اس کے لیے ضروری ہے کہ فرد جماعت کی زندگی میں حصہ لے اور نسلوں کے تجربے سے فائدہ اٹھائے۔بچے کو ایسے بہت سے کام کرنے کے لیے ضرور تیار کرنا چاہیے جو بڑے کرتے ہیں۔لیکن وہ انہیں خوشی کے ساتھ کرے،اور اس کے سامنے کام کے بہتر نمونے ہوں۔اس کے باوجود مقصد یہ نہیں کہ اسے صرف بالغ زندگی کے لیے تیار کیا جائے بلکہ یہ ہے کہ وہ اپنی چھوٹی سی دنیا پر حاوی رہے اور جماعت کے روحانی اثاثے کا محافظ بنے۔" (۱۶)

مندرجہ بالا بحث سے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اردو زبان کی تعلیم میں روایتی تدریسی طریقہ کار کے یہ اصول خواہ رسمی ہوں یا غیر رسمی، ساختی لسانی ہدایات اور زبان کے استعمال اور ثقافتی تفہیم کے درمیان توازن کی عکاسی کرتے ہیں۔اس میں رسمی طریقہ کار ایک منظم بنیاد فراہم کرتا ہے۔ جب کہ غیر رسمی طریقہ کار عملی اطلاق اردو زبان اور اس کی ثقافتی باریکیوں کی جامع تعریف کو یقینی بناتا ہے۔

ج۔کیمبرج اولیول میں تدریسی طریقہ کار اور بلوم ٹیکسانومی

تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی کے لیے بہت سے ماہرین تعلیم اور ماہر تعلیمی نفسیات نے تجاویز پیش کی ہیں لیکن تعلیمی عمل میں B. S Bloom کی درجہ بندی زیادہ قابل قبول اور بااثر ہے۔

B. S Bloom نے اپنی کتاب a Taxonomy of Educational Objectives میں تعلیمی مقاصد پر مدلل طریقے سے بات کی ہے۔بلوم نے تمام تعلیمی مقاصد کو تین بڑے اجزاء میں تقسیم کیا ہے جس کا نام Domain رکھا ہے۔

بنجامن بلوم اور ان کے رفقا نے تعلیمی مقاصد کی وضاحت کے لیے طلباء کے کردار میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کو سامنے رکھ کر درج ذیل تین بڑے Domains (میدانوں) کی نشاندہی کی ہے۔

۱۔وقوفی میدان Cognitive domain

۲۔تاثراتی میدان Affective domain

۳۔ نفسی حرکی میدان Psychomotor domain

بلوم نے تمام تعلیمی مقاصد کو یعنی نظریاتی کرداری، روایاتی تبدیلی کو پیش ظطر رکھتے ہوئے مقاصد کا تجزیہ کیا ہے۔اس کے مطابق تعلیمی مقاصد کواس طرح بیان کیا جائے کہ یہ تعلیمی طرز عمل آسان سے مشکل کی طرف گامزن ہو۔ بلوم نے اس کی درجہ بندی تعلیمی اور اکتسابی تجربوں، تجزیوں، طریقہ تدریس اور تدریسی امدادی اشیاء کو منظم کرنے ،بہتر نتائج اخذ کر کے ،ان کی پرکھ کے لیے مناسب تکنیکیں استعمال کرنے میں معاون ثابت کیا ہے۔

بلوم کی درجہ بندی کیمبرج اولیول اردو میں ایک بنیادی فریم ورک ہے۔ جسے بنیادی طور پر بنجامن بلوم نے ۱۹۵۶ء میں تعلیمی اہداف کی درجہ بندی کے لیے تیار کیا تھا۔اس کے بعد اس کو عصری تعلیمی طریقوں سے بہتر طور پر ہم آہنگ ہونے کے لیے ایک اپ ڈیٹ کی ضرورت تھی۔ لہذا ۲۰۰۱ء میں بلوم کی درجہ بندی کا ایک نظر ثانی شدہ ورژن بلوم کے ایک سابق طالب علم لورین اینڈرسن اور ڈیوڈ کرتھوہل نے متعارف کروایا۔ اس نظر ثانی کا مقصد اکیسویں صدی میں سیکھنے کی متحرک اور کثیر جہتی نوعیت کی عکاسی کرنا ہے۔

بلوم ٹیکسانومی کی درجہ بندی درج ذیل ہے:۔

- یادرکھنا: حقائق اور بنیادی تصورات کو یاد کرنا۔
- تفہیم: خیالات یا تصورات کی وضاحت کرنا۔
- اطلاق: نئے حالات میں معلومات کا استعمال۔
- تجزیہ کرنا: معلومات کو بہتر طریقے سے سمجھنے کے لیے حصوں میں توڑنا۔
- تشخیص کرنا: کسی فیصلے یا عمل کا جواز پیش کرنا۔
- تخلیق کرنا: نیا یا اصلی کام تیار کرنا۔

بلوم ٹیکسانومی کی نظر شدہ درجہ بندی نے علمی ترقی کے لیے ایک منظم فریم ورک فراہم کر کے اساتذہ کو اسباق کی منصوبہ بندی کرنے میں مدد دیتی ہے۔ یہ پیش رفت طلباء کو اپنے علم اور ہنر کو منظم طریقے سے استوار کرنے میں مدد کرتی ہے۔ اسی طرح کیمبرج اولیول کے نصاب میں بلوم کی درجہ بندی بہت اہمیت کی حامل ہے۔یہ دونوں ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہیں۔ بلوم کا نظریہ دراصل تعلیمی مقاصد کی تشریح کرتا ہے کیمبرج اولیول

کے نصاب کے تحت طلبہ میں مہارت پیدا کرنے کے لیے بلوم کے نظریات کا اطلاق بہت ضروری ہے۔ یہ نظریہ نہ صرف طلباء بلکہ اساتذہ کے لیے بھی تدریس اور تعلیمی مراحل کو بہتر بنانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

ا۔ تقریری طریقہ کار (Lecture Method)

کیمبرج اولیول میں بلوم کی درجہ بندی کے ساتھ یہ طریقہ بنیادی طور پر علمی مہارتوں کی نچلی سطحوں یاد رکھنے اور سمجھنے پر توجہ دیتا ہے۔ جس میں باہمی گفتگو کے ذریعے مواد کی فراہمی کی جاتی ہے۔ بلوم کی درجہ بندی کے ساتھ یہ طریقہ بنیادی طور پر علمی مہارتوں کی نچلی سطحوں پر توجہ دیتا ہے۔ لیکچرز کے دوران اساتذہ اکثر بنیادی معلومات، کلیدی تصورات اور زبان کی ساخت پیش کرتے ہیں۔

در حقیقت اشفاق احمد کے بقول:

> ''اردو تحریر تقریر میں تو اب کم استعمال ہوتے ہیں لیکن پاکستان کی علاقائی زبانوں میں اظہار کا اہم حصہ ہیں ۔ان الفاظ نے خدا جانے کب اور کس وجہ سے اپنی حرکی قوت کھودی کہ انہیں لغت کے اوراق میں روپوش ہونا پڑا۔اوران کی روپوشی کے بعد کوئی انہیں اپنے بیان کی داستان سرائے میں واپس نہ لا سکا۔الفاظ خواب دیدہ ضرور ہیں متروک نہیں ۔کیونکہ ایک تو علاقائی زبانوں میں ان کے روزہ استعمال نے زندہ رکھا ہے۔دوسرے اردو کے مستعمل محاوروں اور ضرب المثلوں میں گاۓ بگاہے ان سے ملاقات ہوتی رہتی ہے۔اردو میں ایسے الفاظ کی موجودگی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ زبان اپنی گہرائی اور گیرائی کے اعتبار سے ایک وسیع اور ہمہ گیر زبان ہے۔ اور اس میں اظہار بیان ، معنی و مطالب کے نازک اور لطیف پہلوؤں کے لیے ہر طرح کا لفظ موجود ہے۔'' (۱۷)

تاہم تقریری طریقے میں طلباء سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ معلومات کو سمجھیں اور حقائق کو یاد کریں۔ اردو زبان کے بنیادی اصولوں کو سمجھیں تاہم اس طریقہ کار کی تاثیر کو بڑھانے کے لیے اساتذہ طلباء میں تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارنے کے لیے متعامل عناصر، سوال کرنے کی تکنیک اور حقیقی زندگی کی مثالیں شامل کرتے ہیں تاکہ طلباء کو لیکچر سمجھنے میں آسانی ہو۔ تقریری طریقہ کسی بڑے تاریخی واقعات، حکایات، تمثیل، نظم و نثر کی تشریح و توضیح کے لیے منتخب کیا جاتا ہے۔

۲۔ منطقی طریقہ کار(Logical Method)

منطقی طریقہ بلوم کی درجہ بندی کے منظم اور مربوط استدلال پر زور دیتا ہے۔ اس میں تجزیہ، ترکیب اور تشخیص شامل ہوتی ہے۔ اولیول میں اردو زبان کی تدریس کے تناظر میں زبان کی فہم اور منطقی عمل کے ذریعے طلباء کی رہنمائی کرنا شامل ہے۔

.بیلرڈ کی رائے پر غور کیجیے وہ کہتا ہے کہ :

> قواعد کی تعلیم میں بچے کے لیے سب سے بڑی دقت یہ ہے کہ وہ مانوس چیزوں کو غیر مانوس طریقوں سے سمجھنا چاہتا ہے۔ بچہ (قواعد کے مقابلے میں) زبان سے اس لیے محبت کرتا ہے کہ وہ مانوس چیزوں کی طرف اشارہ کرتی ہے اور خیالات کے ادا کرنے میں مدد دیتی ہے۔[۱۸]

اساتذہ اردو میں جملے کے پیچیدہ ڈھانچے، ادبی تجزیے اور منطقی استدلال کی مشقیں پیش کرتے ہیں۔ منطقی سوچ میں مشغول ہو کر، طلباء زبان کے اجزاء کا تجزیہ کرنے، خیالات کی ترکیب اور مختلف سیاق وسباق میں زبان کے استعمال کی تاثیر کا جائزہ لینے کے لیے بنیادی سمجھ سے آگے بڑھتے ہیں۔

۳۔ مباحثی طریقہ کار: (Discussion Method)

بلوم کی درجہ بندی کے لحاظ سے مباحثی طریقہ ایک متحرک نقطہ نظر ہے جو طلباء کے درمیان بولنے کی صلاحیت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ یہ طریقہ سمجھنے اور لاگو کرنے سے لے کر تجزیہ اور تشخیص تک مختلف علمی سطحوں پر محیط ہے۔ اولیول میں اردو زبان کی کلاسز میں ہونے والی گفتگو ادبی کاموں، ثقافتی طریقوں، یا عصری مسائل کے گرد گھومتی ہے۔ بات چیت کے ذریعے طلباء نہ صرف زبان کے بارے میں اپنی سمجھ کو وسعت دیتے ہیں۔ بلکہ رائے کے اظہار اور باہمی تبادلہ خیال میں طلباء کی تنقیدی اور تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

۴۔ تفویضی طریقہ کار (Assignment Method)

تفویض کا طریقہ بلوم کی درجہ بندی سمجھنے سے لے کر تخلیق تک متعدد سطحوں کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ اولیول میں اردو زبان کی تعلیم میں اسائنمنٹس میں مضامین لکھنا، نظموں کا تجزیہ کرنا یا مکالمے تخلیق کرنا شامل ہوتے ہیں۔

انگریزی کے ایک مشہور نقاد بیلارڈ نے لکھا ہے :

"قبل اس کے کہ بچہ کچھ لکھے اس کے پاس کہنے کے لیے کچھ ہونا چاہیے اور قبل اس کے کہ اچھی طرح کہہ سکے اس کے پاس کوئی اہم اور ہم معنی بات کرنے کے لیے ہونی چاہیے۔ لہذا زبان کے استاد کا فرض ہے کہ وہ طلبہ کو بہتر اور شستہ بولنا سکھائے۔" (۱۹)

یہ تفویضی طریقہ طلباء کو تیار کرتا ہے کہ وہ زبان کے اصولوں اور ثقافتی باریکیوں کے بارے میں اپنی سمجھ کو لاگو کر کے ادب کا تجزیہ کریں اور بالآخر تحریر کے اصل ٹکڑے تخلیق کریں۔ اسائنمنٹس میں تخلیقی صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کو شامل کر کے اساتذہ اعلیٰ درجے کی علمی مہارتوں کو فروغ دیتے ہیں اور اردو زبان کے ساتھ گہرا تعلق بڑھاتے ہیں۔

د۔ حوالہ جات

۱۔ کیمبرج اسیسمنٹ انٹرنیشنل ایجوکیشن، وٹ وی ڈو، ۱۳مارچ، ۲۰۲۲ء

https://www.cambridgeinternational.org/about-us/what-we-do

۲۔ کیمبرج اسیسمنٹ انٹرنیشنل ایجوکیشن، آور ہسٹری، ۱۳مارچ، ۲۰۲۲ء

https://www.cambridgeinternational.org/about-us/our-history.

۳۔ کیمبرج اسیسمنٹ انٹرنیشنل ایجوکیشن، آبوئٹ اس، ۱۳مارچ، ۲۰۲۲ء

https://www.cambridgeinternational.org/about-us/our-history

۴۔ برٹش کونسل پاکستان، آبوئٹ اس، ۱۴مارچ، ۲۰۲۲ء

https://www.britishcouncil.pk/about

۵۔انٹر بورڈ کمیٹی آف چیئر مین، آبوٹ آئی بی سی، ۱۵مارچ، ۲۰۲۲ء

https://www.ibcc.edu.pk/about/

۶۔ عنبرین اشفاق، اے سڈی آف دی ریپڈ گروتھ آف او اینڈ اے لیولز آف ایجوکیشن، کنٹمپوررری اشوزان ایجوکیشن ریسرچ والیم ۲، فرسٹ کوارٹر ۲۰۰۹، ص ۷۵

۷۔ کیمبرج اسیسمنٹ انٹر نیشنل ایجوکیشن، ایڈمنسٹریٹوزون، ۱۵مارچ، ۲۰۲۲ء

Impollwww.cambridgternational.org cam-admin

۸۔انٹر نیشنل دی نیوز، یو آر گلٹی انلیس پروون انوسینٹ، ۱۵مارچ، ۲۰۲۲ء

https://www.thenews.com.pk/print120430-you-are-guilty-unless-proven-innocent/

۹۔ کیمبرج اسیسمنٹ انٹر نیشنل ایجوکیشن، آئی ایس او ۹۰۰۱ سرٹیفیکیٹ، ۱۸مارچ، ۲۰۲۲ء

nal.org/privacy-and-legal iso- https://www.cambridgeinternatio /9001-certificate

۱۰۔انٹائر ٹیسٹ، کیمبرج اولیولز فار سٹوڈینٹس ان پاکستان اینڈ ابراڈ، ۱۸مارچ، ۲۰۲۲ء

/https://www.cntiretest.com/cambridge-o-levels-in-pakistan

۱۱۔ رائڈن کالج، ڈفرینس بٹوین اے لیول اینڈ انٹر میڈیٹ، ۱۸مارچ، ۲۰۲۲ء

http://www.raydencollege.com/difference-between-a-/levelsintermediate

۱۲۔ سلیمان اطہر، ڈاکٹر، ثانوی زبان کی حیثیت سے اردو کی تدریس، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۱۲ء، ص ۲۷

۱۳۔ محمد اشرف کمال، ڈاکٹر، لسانیات کی تشکیل، ناصر شہزاد پرنٹر، لاہور، ۲۰۱۸ ء، ص ۲۲

۱۴۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، تدریس اردو، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد ۱۹۸۶ء، ص ۸۸

۱۵۔ سلیم اختر، ڈاکٹر، اردو زبان کیا ہے؟، سنگ میل پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۲۲۱

۱۶۔ نیلسن ایل، بوسنگ،ثانوی مدارس میں تدریس، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، ۲۰۰۰، ص ۲۳

۱۷۔ مظفر حسن ملک، ڈاکٹر،اقبال اور ثقافت، اقبال کا اکادمی پاکستان، لاہور، جنوری ۱۹۸۴ء، ص۱۸تا۱۹

۱۸۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر،تدریس اردو، مقتدرہ قومی زبان،اسلام آباد ۲۰۲۱ء، ص ۲۵۳

۱۹۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر،تدریس اردو، مقتدرہ قومی زبان،اسلام آباد ۱۹۸۶ء، ص ۵۵

باب دوم:

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان کے پرچہ اول کا تدریسی طریقہ کار

الف۔ مضمون نویسی میں زبان کے استعمال کا تدریسی طریقہ (پرچہ اول کے حوالے سے)

ا۔ املا

کسی لفظ میں کتنے اور کون سے حروف آئیں گے اور کس ترتیب سے آئیں گے املاء کہلاتا ہے۔ کسی لفظ میں حروف کا انتخاب، ان کی تعداد اور ترتیب درست ہو گی تو املاء بھی درست ہو گا۔ اگر کسی لفظ کے املاء میں ایک حرف کی کمی پیشی کر دی جائے یا ایک حرف کی ترتیب بدل دی جائے تو املا غلط ہو جائے گا۔ اس ضمن میں پروفیسر غلام رسول اپنے مقالے " اردو املاء کے مسائل کا حل " میں تحریر فرماتے ہیں:

> " ایسے الفاظ جن کے آخر میں الف یا واو آئے، ان کو اضافت کی صورت میں ہمزہ کے ساتھ "ے" بڑھا کر لکھنا چھاہیے۔ اس کے بر خلاف جو عمل ہے وہ بے قاعدہ ہے۔ صحیح املاء یوں ہے۔ دانائے روزگار، خوئے دوست، علمائے کرام، ابتدائے آفرینش وغیرہ۔" (۱)

ثانوی زبان کے پرچہ اول میں کیمبرج اولیول اردو کے لیے مضمون نویسی کے تناظر میں ہجے سکھانے کے لیے منظم طریقہ بہت ضروری ہے۔ روایتی طریقے جیسے عام الفاظ کو یاد رکھنا اور بار بار ہجے کے کوئز درست ہجے کو تقویت دیتے ہیں۔ انٹرایکٹو سرگرمیاں اور حقیقی زندگی کی مثالیں ہجے کی مہارت کو بڑھاتی ہیں۔ اردو زبان کی سمجھ مضمون نویسی میں اس کے درست استعمال کو فروغ دیتی ہے۔ طلباء کی تحریر میں درست املا کو تقویت دینے کے لیے باقاعدہ تاثرات اور تصحیح کا طریقہ کار ضروری ہے۔

۲۔ جملوں کی بناوٹ

مضمون نویسی میں جملوں کی بناوٹ سکھانے میں گرائمر، نحو، اور جملے کی بناوٹ پر توجہ دی جاتی ہے۔ اساتذہ روایتی گرائمر ہدایات اور مواصلاتی زبان کی تدریس کے طریقوں کا مجموعہ استعمال کرتے ہیں۔ اس میں گرائمر کے اصولوں کی وضاحت کرنا، مثالیں فراہم کرنا، اور طلباء کو عملی مشقوں میں شامل کرنا شامل ہے۔ جملے

کی خاکہ سازی اور ماڈل جملوں کی تشکیل نو سے طلباء کو جملے کے ڈھانچے کو دیکھنے اور سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔ گروہی سر گرمیاں طلباء کو اپنے علم کو گرائمر کے لحاظ سے درست اور مربوط جملے بنانے میں استعمال کرنے کی اجازت دیتی ہیں۔ یہ طریقہ گرائمر کے اصولوں کو سمجھنے سے لے کر ان کو اچھی طرح بنائے گیے جملوں کی تخلیق میں لاگو کرتے ہوئے بلوم کی درجہ بندی کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

۳۔ رموز او قاف

مضمون نویسی میں رموز او قاف کا صحیح استعمال سکھانے کے لیے عملی طریقہ کار مؤثر ہے۔ اساتذہ جماعت میں طلباء سے جملہ سازی کی سر گرمیاں کرواتے ہیں۔ جن میں خاص طور پر رموز او قاف پر توجہ دی جاتی ہے۔ جیسا کہ ایسے منظر نامے بنانا جہاں طلباء مختلف او قاف کے نشانات لگاتے ہیں۔ باقاعدہ تحریری اسائنمنٹس طلباء کو عملی ترتیب میں سیکھی ہوئی مہارتوں کو لاگو کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔

رموز او قاف کی علمی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ممتاز منگلوری نے درست لکھا تھا:

> ''قانون کی کتب، سرکاری احکامات، ایکٹس (Acts) رولز اور آرڈیننسوں وغیرہ میں رموز او قاف کا کس قدر اہتمام ہے، اس سے آپ آشنا ہیں۔ اس اہتمام کی وجہ یہ ہے کہ ایک نکتے کا غلط استعمال بھی کسی قانون، ایکٹ یا رول (Rule) کی روح کو اور اس کے مفہوم کو یہ یکسر بدل سکتا ہے --- رموز او قاف کی یہ اہمیت صرف قانون یا ایکٹس (Acts) تک محدود نہیں، ان کا غلط استعمال دیگر تحریروں کو بھی اس طرح متاثر کرتا ہے لیکن، مسئلہ اس کے محسوس کرنے کا ہے۔'' [۲]

لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ طریقہ بلوم کی درجہ بندی کی تفہیم اور اطلاق دونوں سطحوں کو حل کرتا ہے۔ کیمبرج کے نصاب میں بلوم ٹیکسانومی بہت اہمیت کی حامل ہے۔ مضمون نویسی میں بھی رموز او قاف کی درستی طلباء کی مضمون کی مہارت کو نکھارتی ہے۔

۴۔ ٹیکنالوجی کا استعمال

کیمبرج او لیول اردو میں ثانوی زبان کے پرچہ اول کے لیے مضمون نویسی میں زبان کے استعمال کے لیے تدریسی طریقہ کار روایتی اور عصری طریقوں کا متوازن امتزاج ہونا چاہیے۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ

طلباء ہجے، جملے کی ساخت، اور رموزِ اوقاف میں ایک مضبوط بنیاد تیار کرتے ہیں جبکہ مضمون نویسی کے تناظر میں تخلیقی صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کو بھی فروغ دیتے ہیں۔

ڈاکٹر عطش درانی نے اپنی کتاب اردو اطلاعیات میں لکھا ہے:

"کسی اچھے سکول میں اردو کی تدریس میں ذاتی کمپیوٹر یا جماعتی کمپیوٹر استعمال میں آئیں گے"[۳]

ٹیکنالوجی کو شامل کرنا جیسا کہ املا، گرائمر کی جانچ کے اوزار اور روایتی تدریسی طریقوں کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ ٹیکنالوجی فوری تاثرات پیش کر سکتی ہے جس سے طلباء کو ان کی غلطیوں سے سیکھنے اور ان کی زبان کے استعمال کو بہتر بنانے کا موقع ملتا ہے۔ تاہم ہجے، جملے کی ساخت اور رموزِ اوقاف کی جامع اور باریک تفہیم کو یقینی بنانے کے لیے روایتی طریقوں کے ساتھ ٹیکنالوجی کو استعمال کرنا بھی ضروری ہے۔

ب۔ مکالمہ، خط، رپورٹ اور تقریر میں زبان کا استعمال

ا۔ املا

(i)۔ مکالمے میں

مکالمے میں کے فطری بہاؤ کی عکاسی کرنے کے لیے درست املا بہت ضروری ہے۔ اساتذہ طلباء کو بول چال کے تاثرات پر توجہ دینے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ الفاظ کے ہجے اسی طرح ہوں جیسے وہ بولے جائیں گے۔ جائزے اور باہمی مکالمے کی تحریری مشقیں طلباء کو ہجے کی غلطیوں کو اجتماعی طور پر درست کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔ الفاظ اور محاورات کا انتخاب معیاری اور صورت حال دیگر کرداروں کے مطابق ہونی چاہیے۔ یعنی دوستوں میں بے تکلفی ہوتی ہے لیکن بزرگوں کے ساتھ تکلف اور ادب سے گفتگو ہوتی ہے۔ کوئی غیر اخلاقی بات یا غیر معیاری زبان استعمال نہیں ہونی چاہیے۔

(ii)۔ خط میں

رسمی خط لکھنے میں املا کی درستی بہت ضروری ہے۔ ہجے کے واضح اسباق کو نصاب میں ضم کیا جاتا ہے۔ عام طور پر غلط ہجے والے الفاظ اور رسمی خط و کتابت پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے طلباء پروف

ریڈنگ کی مشقوں میں مشغول کیے جاتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ان کے حروف املا کی غلطیوں سے پاک ہوں۔ خط کا مضمون چھوٹے جملوں میں مرتب ہوتا ہے۔ طویل اور پیچیدہ جملے لکھنے سے گریز کیا جاتا ہے اور اس میں زبان بھی آسان، عام فہم اور درست ہونا ضروری ہے۔

(iii)۔رپورٹ میں

رپورٹ دستاویز اور پیشہ ورانہ مہارت کو برقرار رکھنے کے لیے درست ہجے کا مطالبہ کرتی ہیں۔ انٹرایکٹو ہجے کے کوئز اور رپورٹ اسائنمنٹس کے اندر متعلقہ ہجے شامل کرنا املا کی مہارت کو بڑھانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ رپورٹ نگاری کی دلچسپی اور درستی کا انحصار موقع کے مطابق الفاظ اور لہجے کا انتخاب انداز بیان پر ہے۔

(iv)۔تقریر میں

تقریر میں ہجے براہ راست قابل مشاہدہ نہیں ہوتے ۔لیکن اس کا اثر تلفظ میں واضح ہوتا ہے اگرچہ تقریر کے دوران ہجے پر واضح طور پر توجہ نہیں دی جاتی ہے۔ماہرین تعلیم درست ہجے اور واضح تلفظ کے درمیان تعلق پر زور دیتے ہیں۔ تقریر کا لہجہ موضوع کی مناسبت سے ہونا چاہیے۔الفاظ کے بہتر انتخاب سے حسب صورت حال آپ ایک اچھی تقریر مکمل کر سکتے ہیں۔

۲۔جملوں کی بناوٹ

(i)۔مکالمے میں

اساتذہ غیر رسمی گفتگو کی باریکیوں کو حل کرنے کے لیے مختلف جملوں کے ڈھانچے کو استعمال کرنے کے لیے طلباء کی رہنمائی کرتے ہیں۔ ایسی سرگرمیاں جن میں براہ راست تقریر کو رپورٹ شدہ تقریر میں تبدیل کرنا یا اس کے برعکس بات چیت کے اندر جملے کی بناوٹ کے بارے میں طلباء کی سمجھ میں اضافہ کرنا ہوتا ہے۔

(ii)۔خط میں

رسمی خط لکھنا اکثر جملے کے مخصوص ڈھانچے کی پابندی کرتا ہے۔ واضح اور جامع جملوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے طلباء ایسے جملے بنانے کی مشق کر سکتے ہیں۔ جو خط کی رسمی پابندیوں کے اندر اپنے خیالات کو مؤثر طریقے سے بیان کرتے ہیں۔

(iii)۔رپورٹ میں

رپورٹس معلومات کی ایک منظم پیشکش کا مطالبہ کرتی ہیں۔ معلمین طلباء کو پیچیدہ اور مرکب جملے بنانا سکھاتے ہیں۔ تفصیلی معلومات پہنچانے میں وضاحت اور ہم آہنگی کو یقینی بناتے ہوئے ماڈل رپورٹ لکھنے کی مشقیں اور ہم مرتبہ جائزے رپورٹس کے تناظر میں جملے کے موثر ڈھانچے کی ترقی میں سہولت فراہم کرتی ہیں۔

(iv)۔تقریر میں

سامعین کی توجہ کو برقرار رکھنے اور خیالات کو مربوط طریقے سے پہنچانے کے لیے تقریروں میں جملے کا موثر ڈھانچہ بہت ضروری ہے۔ تقریر کی تیاری کی سرگرمیوں میں جملے بنانے کی مشقیں شامل ہو سکتی ہیں۔ طلباء کو ایسے جملے بنانے کی ترغیب دینا جو منطقی طور پر چلتے ہیں، ہم مرتبہ کی تشخیص اور تعمیری آراء تقریر میں جملے کے ڈھانچے کو بہتر بنانے میں معاون ہے۔

۳۔ رموزاوقاف

(i)۔ مکالمے میں

مکالمے میں اوقاف کے نشان بولی جانے والی زبان کے لہجے پہنچانے میں مدد کرتے ہیں۔ اساتذہ مکالموں کو مؤثر طریقے سے وقف کرنے کے لیے کوما، اقتباس کے نشانات، اور بیضوی خطوط کے استعمال پر طلبہ کی رہنمائی کرتے ہیں۔ مناسب رموز پر توجہ کے ساتھ مکالمہ لکھنے کی مشقیں طلباء کی ان نمبروں پر مہارت کو بڑھاتی ہیں۔

بقول اعجاز راہی:

''اگر لفظ غیر فطری انداز میں جنم لیتا ہے یا اپنے جغرافیائی اور ثقافتی پس منظر کی میں تشکیل پانے کے بجائے دوسری زبانوں سے دخیل ہوتا ہے اور اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس کی صوت و صورت میں تبدیلی نہ کی جائے تو املا اور تلفظ کا مسئلہ جنم لیتا ہے۔''
(۴)

کیمبرج او لیول کے نصاب میں طلباء کے لیے ضروری ہے کہ وہ موضوع اور درست املا کو پیش نظر رکھ کر حسب ضرورت ہدایات کے مطابق مکالمہ نویسی کریں۔اساتذہ طلباء کی سہولت اور انھیں مکالمہ نویسی سے متعارف کروانے کے لیے بطور نمونہ مکالماتی تحریریں دی جاتی ہیں۔مکالمہ نگاری میں زبان، الفاظ اور قواعد پر توجہ دی جاتی ہے۔الفاظ اور محاورات کا انتخاب معیاری اور صورت حال کے مطابق ہونا چاہیے۔کوئی غیر معیاری زبان یا غیر اخلاقی بات مکالمہ نویسی کے دوران استعمال نہیں کرنی چاہیے۔

(ii)۔ خط میں

خطوط نویسی میں رموز او قاف کا درست استعمال بہت اہمیت کا حامل ہے۔کیمبرج کے نصاب میں خط لکھنے کے دوران زبان کے بہترین استعمال پر خاصی توجہ دی جاتی ہے۔موجودہ دور برق رفتار رابطے کا دور ہے جبکہ پیغامات اور معلومات پل بھر میں دنیا کے کسی بھی حصے سے کہیں دور تک پہنچائی جا سکتی ہیں۔اس کے باوجود خط کا اپنا مقام اور افادیت بھی ہے کیونکہ خط ایک تحریری ریکارڈ ہے۔خط رابطے کا ایسا طریقہ ہے جس کے ذریعے ایک طرح کی ملاقات بھی ہو جاتی ہے۔

مطلوبہ معنی کو درست طریقے سے پہنچانے کے لیے رسمی حروف میں مناسب رموز او قاف ضروری ہے۔اسباق میں کوما، وقفہ، اور رابطہ اور تفصیلیہ کا صحیح استعمال ہونا ضروری ہے۔ ہم مرتبہ نظر ثانی شدہ خط لکھنے کی سرگرمیاں طلباء کو او قاف کی درست جگہ پر عمل کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔

(iii)۔ رپورٹ میں:

رپورٹ نگاری بھی کیمبرج اولیول سیکنڈ لینگو یج اردو کے نصاب میں شامل ہے۔ جس کی پیش کش زبان کے بہتر استعمال سے کی جاتی ہے۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو رپورٹ نگاری میں اساتذہ طلباء کو نہ صرف کسی بھی موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی ترغیب دیتے ہیں بلکہ انھیں رپورٹ لکھنے کے دوران زبان کی تفہیم کے بارے میں آگاہی فراہم کرتے ہیں۔

رپورٹ میں وضاحت اور پیشہ ورانہ مہارت کو برقرار رکھنے کے لیے پیچیدہ اوقاف کی ضرورت ہوتی ہے۔ ڈیشنز، قوسین، اور بلٹ پوائنٹس کے مناسب استعمال سے متعلق اسباق رپورٹس میں مؤثر رموز او قاف میں حصہ ڈالتے ہیں۔ نمونے کی رپورٹوں میں اوقاف کے نشانات کے اندراج پر مشتمل عملی مشقیں ان مہارتوں کو تقویت دیتی ہیں۔

(iv)۔ تقریر میں:

کیمبرج اولیول کے نصاب میں پہلے پرچے میں تقریر نگاری بھی شامل ہے۔ اساتذہ طلباء کو تقریر نگاری کے لیے بھی رموز اوقاف کے بہتر استعمال ترغیب دیتے ہیں۔ طلباء کو پہلے تقریر کے موضوع کے بارے میں بتایا جاتا ہے اور پھر اسی موضوع سے مطابقت رکھتے ہوئے اشارے طلباء کو دئے جاتے ہیں تاکہ وہ استاد کی رہنمائی اور دیے گیے اشاروں کی مدد سے تقریر لکھ سکیں۔

اگرچہ اوقاف تقریر میں بصری طور پر ظاہر نہیں ہوتے، لیکن تال اور زور پر اس کا اثر نمایاں ہے۔ اساتذہ کومہ کے لیے موقوف کو مؤثر طریقے سے استعمال کرنے، سوالیہ نشانات کے لیے آواز بلند کرنے اور فجائیہ کے نشانات کے لیے لہجے کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے طلبہ کی رہنمائی کرتے ہیں۔ تقریر کی سرگرمیاں ان پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرتی ہیں۔ طلباء کی بات چیت میں اوقاف کے کردار کے بارے میں آگاہی کو بڑھاتی ہیں۔

۴۔ انگریزی سے اردو ترجمے میں زبان کا استعمال

(i)۔املا

انگریزی سے اردو ترجمہ میں درستی کو یقینی بنانے کے لیے املا پر توجہ دینا بہت ضروری ہے۔ ترجمہ کرتے وقت طلباء کو انگریزی الفاظ کے صحیح املا اور ان کے اردو کے مساوی الفاظ پر عبور ہونا چاہیے۔ تلفظ اور املا کے حوالے سے ڈاکٹر سید عبداللہ نے کیا خوب کہا ہے:

> ''دخیل الفاظ کے تلفظ اور املا کے سلسلے میں ان کی رائے یہ ہے کہ اس معاملے میں لفظ کی وہ صورت (کتوبی یا ملفوظی) اختیار رتک کی جائے جو اہل زبان (عوام اور خواص) دونوں میں رواج پذیر ہو چکی ہو۔ایسے لفظوں کے لیے اصل زبان کی پیر وی ضروری نہیں۔البتہ یہ ضرور ہے کہ نئی زبان میں اس کی وہ صورت سامنے رہنی چاہیے جو صرف عوام ہی میں مروج نہ ہو بلکہ عام و خاص سب کے نزدیک مستم ہو چکی ہو۔'' (۵)

ہجے کی باقاعدہ مشقیں، الفاظ کی مشقیں اور قابل اعتماد لغات کا استعمال ہجے کی درست مہارتوں کی نشوونما میں معاون ہے۔ اس عمل میں نہ صرف لفظ بہ لفظ ترجمہ ہوتا ہے بلکہ دونوں زبانوں میں ہجے کی مختلف حالتوں اور محاوراتی تاثرات کی سمجھ بھی شامل ہوتی ہے۔

(ii)۔جملوں کی ساخت

کیمبرج او لیول میں انگریزی سے اردو ترجمہ میں جملوں کی ساخت کو برقرار رکھنا بہت ضروری ہے۔ طلباء کو انگریزی جملوں کی نحوی باریکیوں کو سمجھنے اور اردو میں مؤثر طریقے سے دوبارہ پیش کرنے میں ماہر ہونا چاہیے۔اس کے لیے دونوں زبانوں کے لیے مخصوص الفاظ کی ترتیب اور جملے کے ڈھانچے کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جملے کی تبدیلی کی مشقوں کی تربیت میں جہاں انگریزی جملوں کو ان کے اردو کے مساوی الفاظ میں دوبارہ ترتیب دیا جاتا ہے وہاں جملے کے درست ڈھانچے کو برقرار رکھنے میں طلباء کی مہارت کو بڑھاتا ہے۔

(iii)۔ رموزاوقاف

رموزاوقاف کا صحیح استعمال انگریزی سے اردو ترجمہ میں مطلوبہ لہجے اور معنی کو پہنچانے میں اہم کردارادا کرتا ہے۔ طلباء کودونوں زبانوں کے رموزاوقاف کے سے اچھی طرح واقف ہوناچاہیے۔ رموزاوقاف کی باریکیاں جیسے کہ اردو کے مخصوص رموزاوقاف کے مناسب استعمال پر غور کیا جانا چاہیے۔انگریزی میں اوقاف والے جملوں کااردومیں ترجمہ کرنے والی عملی مشقیں اوراس کے برعکس ترجمے کے کام میں رموزاوقاف کے استعمال کو بہتر بنانے میں مدد کرتی ہیں۔

جرمی منڈے، کیٹ فورڈ کے شفٹ کے اصول کا نتیجہ درج ذیل الفاظ میں بیان کرتا ہے:

> Of particular interest is Catofrd assertion that translation equivalence depends on communicative features such as function ,relevance, situationand culture ather than just on formal linguist criteria۔

''زیادہ دلچسپی کا باعث کیٹ فورڈ کی یہ دلیل ہے کہ ترجمہ میں معنوی برابری کاانحصار ابلاغی نقوش پر ہوتا ہے، جیسے عمل،ارتباط صورت حال اور ثقافت،نہ کہ محض لسانیات کے رسمی اصول''۔ (۶)

اسی طرح ایک دوسری جگہ شفٹ کے تصور کی تعریف جرمی منڈے درج ذیل الفاظ میں کرتا ہے۔

"When the two concepts diverge a translation shift is deemed to have occurred."

'' جب دو تصورات تبدیلی کے عمل میں ہوتے ہیں تو شفٹ کے عمل کا وقوع پذیر ہونا تصور کہلاتا ہے''۔

جرمی منڈے کی یہ تعریف صرف لغت کی تبدیلی کے ساتھ کیٹ فورڈ کی تعریف سے مکمل مطابقت رکھتی ہے۔ شفٹ کے تصور سے جو نتائج کیٹ فورڈ اخذ کرنا چاہتا تھا۔وہی تجزیہ جرمی منڈے نے بھی کیا ہے۔

لہذا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انگریزی سے اردو ترجمہ کرتے ہوئے رموزاو قاف کا خیال رکھنا بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس لیے ترجمہ کرتے ہوئے انگریزی اور اردو دونوں زبانوں پر مہارت ہونی چاہیے۔ انگریزی سے اردو ترجمہ میں زبان کا استعمال املا، جملے کی ساخت اور او قاف کے نشانات پر پوری توجہ کا تقاضا کرتا ہے۔ طلباء کو انگریزی اور اردو زبانوں کے ساتھ اچھی طرح مہارت ہونی چاہیے۔ درست تراجم کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل زبان کی افزائش کی سرگرمیوں میں شامل ہونا چاہیے۔ نظریاتی علم اور عملی مشقوں کے امتزاج کے ذریعے، طلباء درست اور سیاق و سباق کے لحاظ سے متعلقہ تراجم کو پہنچانے کے لیے زبان کی پیچیدگیوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ج۔ موضوع کی پیش کش کا طریقہ کار (پرچہ اول کے حوالے سے)

پرچہ اول میں مضمون کی پیشکش کے طریقہ کار میں طلباء کو امتحان کے طریقے سے آشنا کرنے اور ان کی فہمی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے منظم طریقہ کار شامل ہے۔ بلوم کے تجزیاتی درجے میں یہ طریقہ ایک جامع تعارف کے ساتھ شروع کرتے ہوئے، سیشن کے مقصد، ساخت اور کلیدی مقاصد کا خاکہ پیش کرتا ہے۔ امتحانی فارمیٹ کی واضح وضاحت، بشمول ہدایات اور وقت کی تخصیص طلباء کی توقعات کو سمجھنے کو یقینی بناتی ہے۔ جس میں مؤثر پڑھنے اور سوال سے متعلق مخصوص تکنیکوں کے لیے حکمت عملی فراہم کی جاتی ہے۔ نمونے کے سوالات اور ماڈل جوابات کے ذریعے عملی مثالوں کے ذریعے اس کی تکمیل کی جاتی ہے۔ وقت کی اہمیت کی حکمت عملیوں پر زور دیا جاتا ہے اور اس کی مشقیں طلباء کو زیر بحث تکنیکوں کو لاگو کرنے کی اجازت دیتی ہیں۔ عام غلطیوں کا جائزہ بیداری کو بڑھاتا ہے اور ایک وقف سوال و جواب سیشن کسی بھی دیرینہ سوالات کو حل کرتا ہے۔ سیشن کلیدی نکات کا خلاصہ، طلباء کی حوصلہ افزائی اور تیاری کی اہمیت پر زور دے کر اختتام پذیر ہوتا ہے۔ اس جامع نقطہ نظر کا مقصد طلباء کو پرچہ اول کی کامیابی کے ساتھ منسلک کرنے کے لیے ضروری معلومات کے ساتھ بااختیار بنانا ہے۔ لہذٰا مضمون نویسی، خطوط نویسی، مکالمہ نویسی، رپورٹ نگاری، تقریر نگاری اور ترجمہ نویسی میں موضوعات کی پیشکش میں بلوم ٹیکسانومی ایک فریم ورک کے طور پر پیش نظر ہے۔

1۔ مضمون نویسی میں موضوع کی پیش کش کا تدریسی طریقہ کار ۔ بلوم ٹیکسانومی فریم ورک

کیمبرج او لیول اردو بطور ثانوی زبان میں مضمون نویسی میں بلوم کی تجزیاتی اور تخلیقی درجہ بندی کے ذریعے طلباء کی رہنمائی کے لیے ایک منظم اور پرکشش طریقہ کار کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ یہ عمل مضمون نویسی کی اہمیت کے تعارف کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ علمی اور حقیقی دنیا کے سیاق و سباق میں اس کی مطابقت قائم کی گئی ہے۔اس کے بعد طلباء کی توجہ مضمون کے بنیادی ڈھانچے کو سمجھنے کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔آیئے اب مضمون نویسی کے مختلف حصوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

- **تعریف:** مضمون لفظ لاطینی لفظ سے لیا گیا ہے۔ جس کے لغوی معنی کسی مسلہ کو عام لفظوں میں پیش کرنا ہے۔اس حوالے سے مضمون نویسی کی تعریف کچھ یوں ہو گی " یہ تحریر کا ایسا چھوٹا سا ٹکڑا ہے جو کسی موضوع، خیالات یا واقعات پر معلامات کے اظہار کے ساتھ ساتھ ایک لکھاری کی رائے بھی بیان کرتا ہے۔"

جی ای ہڈسن نے اپنی کتاب "انگلش لٹریچر" میں "ایسے" (مضمون) کی تعریف:۔

"ایسے الفاظ کا مجموعہ نہیں ہوتا جو بغیر کسی مقصد کے باہم جوڑ دیے گیے ہوں۔ایسے قصداً سوچا سمجھا اور آسان لیکن مربوط اصولوں کی مدد سے مناسب انداز میں اس شخص ،چیز یا خیال کے متعلق ایک جائزہ ہوتا ہے جو ایسے ایسٹ کو دلچسپ اور اہم معلوم ہو۔" (۷)

اسی کے ساتھ مضمون نویسی کے تین حصوں کے بارے میں بات کرتے ہیں:

- **تمہید:** مضمون نویسی میں تمہیدی جملے عنوان سے متعلق مختصر اور دلچسپ ہوں یعنی تمہیدی پیرا گراف ایسا ہو کہ قاری پورا مضمون پڑھنے پر مجبور ہو جائے۔
- **نفس مضمون (مثبت نکات ، منفی نکات):** مضمون نویسی میں عنوان سے متعلق ذاتی خیالات، مشاہدات، تجربات وغیرہ کو سلسلہ وار تحریر کیا جاتا ہے۔اس میں موضوع سے متعلق مثبت اور منفی پہلوؤں پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ مضمون کا نفس مضمون جامع اور مدلل ہونا چاہیے۔

- **اختتام:** اختتامی پیرا گراف میں مضمون کا نچوڑ/اختتام کیا جاتا ہے۔اختتام جامع، نتیجہ خیز، پر لطف اور جامع ہونا چاہیے تاکہ قاری پر اس کا دیرپا اثر رہے۔

مضمون کے ان بنیادی ڈھانچوں تعارف، نفس مضمون اور اختتام کے فہم اور ادراک کے بعد اساتذہ طلباء کو دیے گیے موضوع کے تحت مضمون لکھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔اس عمل کے دوران طلباء کو وضاحت اور ہم آہنگی کے لیے اپنے کام کو بہتر بنانے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ نظری طریقہ کار کے عملی اطلاق کے ساتھ مربوط ہوتا ہے اور تنقیدی سوچ کو فروغ دیتا ہے۔

(i)۔تقریری طریقہ کار(Lecture Method)

بلوم ٹیکسانومی کے مطابق تقریری طریقہ کار مضمون کی تحریر میں موضوع کو پیش کرنے کے تدریسی طریقہ کار سے منسلک ہوتا ہے۔ تقریری طریقے میں بلوم ٹیکسانومی کے عناصر کو درجہ بدرجہ بیان کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر ریاض احمد تقریری طریقے کے ضمن میں تحریر کرتے ہیں کہ:

> ''درس وتدریس کا یہ آسان اور قدیم طریقہ ہے یہ طفل مرکوز تدریس کی ضد ہے یعنی اساتذہ مرکوز تدریس ہیں۔اس میں کسی موضوع پر اساتذہ تسلسل میں اظہار خیال کرتے ہیں طلباء کا کام سننا ہوتا ہے۔عام طور پر اس کا استعمال بڑی جماعتوں میں کیا جانا چاہیے۔ چھوٹی/ابتدائی جماعتوں میں یہ طریقہ تدریس زیادہ موضوع و مفید نہیں۔اس طریقہ میں اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اپنے لیکچر کا معیار طلبہ کی ذہنی سطح کو سامنے رکھ کر منتخب کریں۔'' (۸)

مضمون نویسی کے وسیع تر تدریسی نقطہ نظر میں لیکچر، تحریری حکمت عملی اور مؤثر مضمون سازی کی اہمیت کے تعارف کے طور پر کام کرتا ہے۔ لیکچر کے دوران اساتذہ ایک مضمون کے ضروری عناصر کا خاکہ پیش کرتے ہیں۔ طلباء کے ساتھ تحریر کے مختلف انداز پر بحث کرتے ہیں اور مضمون نویسی کے مختلف اصولوں کو متعارف کرواتے ہیں۔تاہم طلباء کی مصروفیت کو بڑھانے اور سیکھنے کو یقینی بنانے کے لیے لیکچر کو انٹرایکٹو اجزاء کے ساتھ مکمل کیا جا سکتا ہے۔ لیکچر کے بعد اساتذہ

متعارف کرایے گیے نظریاتی تصورات کو تقویت دینے کے لیے جماعت میں ذہن سازی کے سیشنز اور گروہی سرگرمیاں شامل کرتے ہیں۔اس مربوط نقطہ نظر کا مقصد لیکچر کے طریقہ کار کی طاقت کو یکجا کرنا ہے۔

(ii) منطقی طریقہ کار(Logical Method)

منطقی طریقہ کار مضمون نویسی میں کسی موضوع کو پیش کرنے کے تدریسی طریقہ کار پر لاگو ہوتا ہے۔ یہ ایک منظم انداز کے طور پر کام کرتا ہے تاکہ طلباء کی اچھی ساخت اور استدلال پر مبنی مضامین کی ترقی میں رہنمائی کی جاسکے۔بلوم ٹیکسانومی مضمون نویسی کے تناظر میں منطقی طریقہ میں پیچیدہ خیالات کو اجزاء میں توڑنا، دلائل کی منظم ترتیب اور معاون ثبوت پر زور دینا شامل ہے۔اساتذہ ایک مضمون کی تنظیم کو ظاہر کرنے کے لیے منطقی استدلال کا استعمال کرتے ہیں۔ اس میں تعارف اور اختتام تک منطقی بہاؤ کا طریقہ طلباء کو اپنے خیالات کی منطقی پیش رفت کے بارے میں تنقیدی انداز میں سوچنے کی ترغیب دیتا ہے اور ان کے تحریری کام میں ہم آہنگی اور وضاحت کو یقینی بناتا ہے۔ منطقی طریقہ طالب علموں کو یہ سکھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے کہ کس طرح مضمون کا تجزیہ کیا جائے۔ منطقی طریقہ کو مضمون نویسی کے تدریسی نقطہ نظر میں شامل کرکے ماہرین تعلیم طلبہ کو بااختیار بناتے ہیں تاکہ وہ اپنے تحریری کاموں کو ایک منظم اور مدلل ذہنیت کے ساتھ سمجھ سکیں۔

(iii)۔ مباحثی طریقہ کار(Discussion Method)

مباحثی طریقہ کار مضمون نویسی میں کسی موضوع کو پیش کرنے کے تدریسی طریقہ کار میں ضم ہوتا ہے اور سیکھنے کے عمل میں ایک متحرک جہت کا اضافہ کرتا ہے۔

ڈاکٹر ریاض احمد مباحثی طریقہ کار کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ :

> یہ ایک ایسا طریقہ تدریس ہے جس کے ذریعے طلبہ کو کسی مسئلہ اور تعلیمی نقات پر اپنے خیالات اور جذبات پیش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس طریقہ کے ذریعے طلباء عملی اور اصولی و نظریاتی امور و مسائل پر بحث کرنے کے لائق اپنی سوچ سمجھ اور شوق کے مطابق

بنتے ہیں۔ معلم کا اولین فرض ہے کہ وہ اپنے طلباء میں بحث و مباحثہ کا شعور اور مثبت رجحان پیدا کرلے۔ (۹)

ابتدائی ہدایات کے بعد اساتذہ مباحثی طریقہ کار کو استعمال کر کے طالب علموں کو مضمون نویسی کے تصورات، تکنیکوں اور چیلنجوں کے بارے میں سکھاتے ہیں۔اس طریقے سے طلباء کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع ملتا ہے۔یہ نقطہ نظر طلباء کی تنقیدی سوچ میں اضافہ کرتا ہے کیونکہ اس طریقے سے طالب علم مختلف نقطہ نظر کا تجزیہ کرتے ہیں اور تحریر کے مختلف طریقوں پر غور کرتے ہیں۔

بلوم کی درجہ بندی کے مطابق مباحثی طریقہ طلباء کے بولنے اور سوچنے کی صلاحیت میں اضافہ کرتا ہے۔اس طریقے سے طلباء کی تخلیقی صلاحیتں پروان چڑھتی ہیں اور ہر طالب علم کو جماعت میں اپنے خیالات کے اظہار کا موقع ملتا ہے۔

(iv)۔ تفویضی طریقہ کار(Assignment Method)

بلوم کی ٹیکسانومی کی تناظر میں مضمون نویسی میں کسی موضوع کو پیش کرنے کے تدریسی طریقہ کار میں تفویض کا طریقہ عملی اطلاق کے ذریعے نظریاتی تصورات کو تقویت دینے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ابتدائی ہدایات کے بعد اساتذہ مختلف تحریری کام یا مضمون کی اسائنمنٹس تفویض کرتے ہیں ۔جو احاطہ کیے گیے موضوعات کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں۔یہ اسائنمنٹس طلباء کے لیے سیکھے ہوئے اصولوں کو لاگو کرنے، تخلیقی اظہار کو دریافت کرنے اور مضمون لکھنے کی تکنیک کے بارے میں ان کی سمجھ کو ظاہر کرنے کے مواقع کے طور پر کام کرتی ہیں۔ تفویض کا طریقہ طلباء کو مخصوص عنوانات پر آزادانہ طور پر تحقیق و منصوبہ بندی اور مضامین تحریر کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

اس عمل کے ذریعے طالب علم اپنی تحریری صلاحیتوں کو نکھارتے ہوئے ذاتی تحریری انداز اختیار کرتے ہیں اور مؤثر مضمون نویسی سے واقفیت حاصل کرتے ہیں۔اساتذہ طلباء کی کارکردگی کو جانچنے کے لیے جماعت میں تفویض کا کام دیتے ہیں۔ تفویض کا یہ طریقہ مجموعی تدریسی حکمت عملی اور تنقیدی سوچ میں مضمون نویسی کی مہارتوں کے عملی اطلاق کو فروغ دیتا ہے۔

2۔ مکالمہ نویسی میں موضوع کی پیش کش کا تدریسی طریقہ کار۔ بلوم ٹیکسانومی فریم ورک

افسانے، ناول یا ڈرامے میں کہانی بیان کرنے کے لیے کرداروں کے درمیان بات چیت مکالمہ کہلاتی ہے۔لفظ مکالمہ عربی زبان سے نکلا ہے جس کے معنی گفتگو اور بات چیت کے ہیں۔ادبیات کی اصطلاح میں دو یا دو سے زیادہ اشخاص کی گفتگو کو انہی کے الفاظ میں نقل کرنا مکالمہ کہلاتا ہے۔ کرداروں کے درمیان افسانوی ادب میں ہونے والی گفتگو مکالمہ کہلاتی ہے۔ڈاکٹر مجید بیدار مکالمہ کی تعریف کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"گفتگو کا ایسا انداز جو زیادہ سے زیادہ شرکاء کے خیالات کے تبادکے کا ضامن ہو یا پھر کرداروں کے درمیان بات چیت کے رویہ کی نمائندگی کرتا ہو تو اسے مکالمہ کا درجہ دیا جاتا ہے۔" (۱۰)

اس کے علاوہ ڈاکٹر سفینہ بیگم کے مطابق مکالمے کی تعریف کچھ یوں ہے:

> "مکالمہ وہ طریقہ کار ہے جس میں کردار گفتگو کرتا ہے۔ مکالمہ کردار کے انتخاب الفاظ، جملے میں الفاظ کی ترتیب، آواز کا اتار چڑھاؤ اور ڈکشن (Diction) پر مشتمل ہوتا ہے۔ جس سے اس بات کا اندازہ لگایا جاتا ہے کہ کردار سنجیدہ ہے یا مزاحیہ، پسندیدہ ہے یا قابل نفریں، شرمیلا ہے یا بے باک وغیرہ۔" (۱۱)

مندرجہ بالا تعریفوں سے واضح ہوتا ہے کہ کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان کے تناظر میں زبان کی مہارتوں پر زور، مکالمہ تحریر، مواصلات اور زبان کی اہلیت کو فروغ دینے کے وسیع تر مقصد کے مطابق ہے۔ تدریسی نقطہ نظر طلباء کو اردو ادب اور مکالموں کی اہمیت سے متعارف کراتے ہوئے شروع ہوتا ہے۔ اساتذہ ہدایات کو کیمبرج اولیول کے اردو نصاب کی مخصوص ضروریات کے مطابق بناتے ہیں۔اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ طلباء نہ صرف مکالمہ تحریر کے نظریاتی پہلوؤں کو سیکھ رہے ہیں بلکہ امتحان کی توقعات کے مطابق ان کا اطلاق بھی کر رہے ہیں۔ بلوم کے مطابق ساختی نقطہ نظر اردو رسم الخط، مناسب الفاظ اور مکالموں میں ثقافتی باریکیوں جیسے عناصر کا احاطہ کرتا ہے۔اردو ادب یا عصری ذرائع سے نمونہ مکالمے اردو زبان میں موثر تحریری عناصر کی مثال دینے کے لیے شامل کیے گیے ہیں۔

عملی مشقیں اور اسائنمنٹس کو کیمبرج اولیول کے امتحانی فارمیٹ کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ جس سے طلباء کو مشق کرنے اور مکالمہ تحریر میں اپنی مہارت کا مظاہرہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔

اردو میں ہم مرتبہ جائزے، سیشنز اور مباحثے طلباء کی زبان اور تحریری پہلوؤں کو تقویت دیتے ہوئے بامعنی گفتگو میں مشغول ہونے کی صلاحیت کو مزید بڑھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ عملی سرگرمیوں کو حقیقی زندگی کے منظرناموں کی تقلید کے لیے مربوط کیا گیا ہے۔ جس سے طلباء کو اپنی مکالمہ لکھنے کی مہارت کو متحرک طور پر لاگو کرنے کے قابل بنایا جاتا ہے۔ تحریری عمل کی تکراری نوعیت جس پر تدریسی طریقہ کار میں زور دیا گیا ہے مسلسل مشق اور بہتری کے ذریعے وقت کے ساتھ ساتھ زبان کی مہارت کو بہتر بنانے پر کیمبرج اولیول کی توجہ کے مطابق ہے۔ کیمبرج اولیول اردو کے تناظر میں مکالمہ نگاری کو ثانوی زبان کے طور پر پیش کرنے کے تدریسی طریقہ کا مقصد طلبہ کو ان زبانی آلات سے آراستہ کرنا ہے جو ان کے امتحانات میں سبقت حاصل کرنے کے لیے درکار ہوتے ہیں اور اردو زبان وادب کی فراوانی کے لیے گہری تعریف کو فروغ دیتے ہیں۔

(i)۔ تقریری طریقہ کار(Lecture Method)

بلوم کی ٹیکسانومی کے تناظر کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان کے تناظر میں لیکچر کا طریقہ ضروری مواد اور علم کی فراہمی کے لیے ایک بنیادی نقطہ نظر کے طور پر کام کرتا ہے۔ لیکچر کے طریقہ کار کی تشکیل شدہ نوعیت زبان کی کلیدی مہارت، ثقافتی تفہیم اور اردو میں مہارت فراہم کرنے کے نصاب کے مقاصد کے مطابق ہے۔ اساتذہ طلباء کو اردو زبان کے لیے مخصوص گرائمر کے قواعد اور ثقافتی باریکیوں جیسے اہم موضوعات سے متعارف کرانے کے لیے لیکچرز کا طریقہ استعمال کرتے ہیں۔ ان لیکچرز کے دوران، اساتذہ اردو رسم الخط، تلفظ اور زبان کی پیچیدگیوں کا جائزہ لیتے ہیں۔ اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ طلباء زبان کی بنیادی باتوں سے بخوبی واقف ہوں۔ لیکچر کا طریقہ خاص طور پر اردو ادب، شاعری اور اولیول کے نصاب سے متعلقہ ثقافتی پہلوؤں پر سیاق و سباق اور پس منظر کی معلومات فراہم کرنے کے لیے مفید ہے۔

بقول ڈاکٹر سہیل بخاری:

> ""تلفظ کی تبدیلی ہماری یومیہ زندگی کا کتناہی معمولی واقعہ کیوں نہ سمجھا جائے دنیائے صوتیات میں اس کی اہمیت ایک جاں گسل اور ہوش رباسانحے سے کم نہیں ہے۔"" (۱۲)

اوپر دیے گیے کیمبرج اولیول کے تقریری طریقہ کار میں طلباء کے فہم کو بڑھانے کے لیے اساتذہ ملٹی میڈیا یا عناصر جیسے بصری امداد، آڈیو کلپس یا اردو ادب کے اقتباسات کو شامل کرتے ہیں۔ یہ طریقہ نہ صرف سیکھنے کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے بلکہ اس سے زبان کو بھی فروغ ملتا ہے۔ جو اسے طالب علموں کے لیے دلچسپ اور جامع بناتا ہے۔ اس کے علاوہ امتحانی طریقہ کار کے مخصوص پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لیے بھی لیکچر کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے طلبا کو امتحانی طریقہ کار میں مارکنگ اور سوالات کی سکیم سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اگرچہ لیکچر کا طریقہ تدریسی حکمت عملی کا ایک اہم حصہ ہے لیکن یہ جماعت میں مباحثی طریقے کے ذریعے مکمل ہوتا ہے۔

(ii)۔ منطقی طریقہ کار(Logical Method)

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان کا نصاب بلوم ٹیکسانومی کی درجہ بندی کے مطابق مختلف موضوعات کو سمجھتے ہوئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ منطقی طریقہ میں پیچیدہ تصورات کو منظم طریقے سے توڑنا شامل ہے جو اسے اردو میں گرائمر کے قواعد، زبان کی ساخت اور تفہیم سے آگاہی کے لیے مفید بناتا ہے۔ جماعت میں اساتذہ اردو رسم الخط، جملے کی بناوٹ اور گرائمر کے قواعد کی پیچیدگیوں کے ذریعے طلباء کی رہنمائی کے لیے منطقی طریقہ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے کہ بلوم ٹیکسانومی کی درجہ بندی میں منطقی طریقہ اردو ادب اور ثقافتی اجزاء کے تدریسی پہلوؤں پر لاگو ہوتا ہے۔ اساتذہ کرام منطقی طور پر ادبی موضوعات، تاریخی اور ثقافتی باریکیوں پر بات چیت کا اہتمام کرتے ہیں ۔ جس سے طالب علموں کو زبان اور ثقافت کے باہمی ربط کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔

ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں کہ :

> ''ہمارے یہاں اردو رسم الخط کے مسئلے پر جتنی توجہ دی گئی ہے۔ اردو ملا پر نہیں دی گئی ۔ حالانکہ میرے نزدیک اس وقت اردو املا کے سلسلے میں جتنے غور و فکر کی ضرورت ہے۔ اردو رسم الخط کے سلسلے میں نہیں ہے۔۔۔ اردو املا میں آج جس قسم کا مزاج اور انتشار کام کر رہا ہے وہ اردو کے حق میں مہلک ہے اور ہمدردان اردو کی خصوصی توجہ چاہتا ہے۔''(۱۳)

اوپر منطقی طریقہ پر جو بات ہوئی ہے اس میں زبان سیکھنے کے لیے طالب علموں کو الفاظ اور جملے کی بناوٹ میں منطقی ترتیب دیکھنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ نقطہ نظر اردو کے لیے خاص طور پر کار آمد ہے اس کے منفرد رسم الخط اور لسانی خصوصیات کے پیش نظر منطقی طریقہ طلباء کو کیمبرج اولیول کے امتحان کی تیاری میں بھی مدد کرتا ہے۔

(iii)۔ مباحثی طریقہ کار(Discussion Method)

مباحثی طریقہ کار کو انگریزی میں Discussion method کہا جاتا ہے۔ کیمبرج او لیول اردو بطور ثانوی زبان میں مباحثی طریقہ تدریسی نقطہ نظر میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ جو باہمی تعاون کے ساتھ سیکھنے کے تجربات کو فروغ دیتا ہے۔ اردو زبان کے حصول کے تناظر میں گفتگو کا طریقہ طالب علموں کو بات چیت میں مشغول ہونے، متنوع نقطہ نظر کا اشتراک کرنے اور لسانی و ثقافتی باریکیوں کی سر گرمی میں حصہ لینے کے لیے تیار کرتا ہے۔ اساتذہ اردو ادب میں شاعری اور زبان کے استعمال کے مختلف پہلوؤں کو جاننے کے لیے مباحثوں کا استعمال کرتے ہیں۔ بلوم کی تفہیم کی درجہ بندی طلباء کو اپنے خیالات اور تشریحات کا اظہار کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ یہ انٹرایکٹو نقطہ نظر طالب علموں کو جملے کی بناوٹ اور زبان کی مہارت کو بڑھانے میں مدد کرتا ہے۔

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان کے نصاب میں ثقافتی موضوعات، تاریخی سیاق و سباق اور اردو بولنے والوں کے عصری مسائل کو تلاش کرنے کے لیے مباحثی طریقہ استعمال کیا گیا ہے۔ ان موضوعات کے بارے میں بات چیت کو آسان بنا کر ماہرین تعلیم طلباء کو زبان کا فہم حاصل کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ مباحثی طریقہ سوالات کو حل کرنے اور لیکچرز میں شامل تصورات کو تقویت دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ انٹرایکٹو تبادلہ نہ صرف طلباء میں فہم کو فروغ دیتا ہے۔ بلکہ تنقیدی اور تخلیقی سوچ میں بھی اضافہ کرتا ہے۔

امتحان کی تیاری میں اساتذہ مخصوص سوالات کی اقسام اور موضوعات کے بارے میں بحث کو ترتیب دیتے ہیں جو عام طور پر کیمبرج اولیول کے نصاب میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ ہدفی نقطہ نظر طلباء کو اپنے خیالات کو مؤثر طریقے سے بیان کرنے کے لیے درکار مہارتوں کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے۔ جو امتحان میں کامیابی کا ایک لازمی پہلو ہے۔ مجموعی طور پر بات چیت کا طریقہ کیمبرج او

لیول اردو میں ثانوی زبان کے طور پر سیکھنے کے تجربے کو تقویت بخشتا ہے۔ ابلاغی اور ثقافتی ماحول کو فروغ دیتا ہے جو زبان کے حصول اور مہارت کے وسیع اہداف سے ہم آہنگ ہو۔

(iv)۔ تفویضی طریقہ کار(Assignment Method)

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان میں تفویض کا طریقہ خاص طور پر امتحان کے لیے طلباء کی تیاری کے لیے موثر ہے کیونکہ تفویض کے ذریعے طلباء کو نصاب میں جو مشکل پیش آتی ہے اس کا ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ طلباء مضامین لکھنے، مکالمے تیار کرنے اور اسائنمنٹس کے ذریعے امتحان میں کامیابی کے لیے ضروری مہارتیں سیکھتے ہیں۔ تفویضی طریقہ کار طالب علموں کو اپنے علم کو بروئے کار لانے، اردو میں اظہار خیال کرنے اور زبان کے بارے میں اپنے فہم کو ظاہر کرنے کا ایک جامع ذریعہ ہے۔

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان میں تفویض کا طریقہ تدریسی نقطہ نظر میں اہم کردار ادا کرتا ہے جو زبان کی مہارتوں، ثقافتی تفہیم اور مہارت کی ترقی میں معاون ہے۔ اولیول کے نصاب کے مطابق بنائے گیے اسائنمنٹس طلباء کو نظریاتی علم کو عملی سیاق وسباق میں لاگو کرنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں اور اردو زبان پر ان کی گرفت مضبوط کرتے ہیں۔ زبان کے حصول کے تناظر میں ماہرین تعلیم اسائنمنٹس بناتے ہیں۔ جو تحریری کاموں جیسے کہ مضمون کی تشکیل، مکالمے کی تخلیق، یا وضاحتی تحریر پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ ان اسائنمنٹ سے نہ صرف طلباء کی زبان کی مہارت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے بلکہ انہیں اردو میں تخلیقی اور مربوط انداز میں اظہار کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

3۔ خطوط نویسی میں موضوع کی پیش کش کا تدریسی طریقہ کار۔ بلوم ٹیکسانومی فریم ورک

خط کو انگریزی زبان میں letter کہا جاتا ہے۔ خط عربی زبان کا لفظ ہے۔ جو سطر، تحریر اور نشان وغیرہ کے معنی میں آتا ہے۔ لیکن وقت کی تبدیلی اور تقاضوں کے ساتھ اس کے معنی و مفہوم میں بھی تبدیلی آئی ہے اور نامہ، مکتوب اور مواصلات کے معنوں میں بھی مستعمل ہونے لگا۔

خط کی تعریف :" جب کوئی شخص اپنی بات یا پیغام دوسرے تک پہنچاتا ہے تو وہ خطوط نویسی یا مکتوب نگاری کہلاتا ہے۔ جو بات یا پیغام لکھ کر بھیجتے ہیں اسے خط یا مکتوب کہتے ہیں اور خط لکھنے کے فن کو خطوط نویسی کہا جاتا ہے۔"

انسائیکلوپیڈیا میں خط کی تعریف یوں کی گئی ہے۔

"خط یا مکتب دو افراد کے درمیان اطلاعات و معلومات کے لیے لکھا جاتا ہے۔"

جو لوگ ایک دوسرے سے فاصلوں پر رہتے ہیں، وہ تبادلہ کے لیے یا خیریت معلوم کرنے کے لیے بے چین رہتے ہیں۔ ماضی میں نظروں سے دور رہنے والوں کے آپسی تبادلہ خیال کے لیے خط لکھا جاتا تھا۔

خط کی اقسام : خطوط کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ ذاتی/ نجی ، شخصی ، علمی ، معلوماتی۔ اطلاعی ، جذباتی ، سیاسی ، دفتری، سرکاری، تجارتی اور کاروباری طریقہ۔

ان میں تین قسمیں قابل ذکر ہیں۔

- سرکاری خطوط: اس میں سرکاری/دفتری معاملات لکھے جاتے ہیں۔
- ادبی خطوط: اس میں ادبی موضوعات پر گفتگو ہوتی ہے۔
- ذاتی/ نجی: ایسے خطوط دوست واحباب اور رشتے داروں کو لکھے جاتے ہیں۔

کیمبرج او لیول کے نصاب میں خطوط نویسی میں موضوع کو پیش کرنے کے تدریسی طریقہ کار کا مقصد طالب علموں کو تحریری عملی مہارتوں سے آراستہ کرنا ہے۔ جو ذاتی اور پیشہ ورانہ دونوں شعبوں میں موثر ابلاغ کو فروغ دیتا ہے۔ یہ عمل ذاتی اور رسمی سیاق و سباق میں مواصلات میں خطوط کی اہمیت کے تعارف کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ عملی مشقیں اس تدریسی طریقہ کار کے لازمی اجزاء ہیں۔ جو طلباء کو نظریاتی تصورات کو لاگو کرنے اور خط لکھنے کے مختلف انداز کے ساتھ تجربہ کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ اسائنمنٹس میں دوستوں یا خاندان والوں کو غیر رسمی خط لکھنے سے لے کر پیشہ ورانہ مقاصد کے لیے رسمی خطوط تک مختلف قسم کے خطوط ہیں جن کا طالب علم حقیقی زندگی کے حالات میں سامنا کرتے ہیں۔

بات چیت میں رسمی کاروباری خط وکتابت، دوستانہ خطوط، نوکری کی درخواست کے خطوط کی باریکیوں کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ اس پورے عمل کے دوران اساتذہ خط لکھنے میں وضاحت، ہم آہنگی اور کنونشنز کی پابندی کی

اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ تحریری عمل کی تکراری نوعیت پر زور دیا جاتا ہے۔ جو طلباء کو موثر مواصلت کے لیے اپنے خطوط پر نظرثانی اور ترمیم کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ کیمبرج اولیول جیسے زبان کے امتحانات کے تناظر میں تدریسی طریقہ امتحان کے فارمیٹ کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ طلباء نہ صرف اردو زبان میں مہارت رکھتے ہیں بلکہ اپنی صلاحیتوں کو مخصوص کاموں جیسے کہ خطوط لکھنے کے لیے استعمال کرنے میں بھی ماہر ہیں۔

(i)۔ تقریری طریقہ کار(Lecture Method)

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان کے نصاب کے تناظر میں لیکچر کا طریقہ خط لکھنے کے لیے تدریسی نقطہ نظر میں ایک بنیادی عنصر کے طور پر کام کرتا ہے۔ بلوم کی تفہیمی درجہ بندی کے ذریعے اساتذہ خط لکھنے کی اہمیت کو دلچسپی سے متعارف کراتے ہیں۔ خطوط کے ساختی عناصر کو واضح کرتے ہیں اور اردو خط و کتابت پر اثر انداز ہونے والی ثقافتی باریکیوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ زبان کے موثر استعمال کی وضاحت کے لیے ان کو جدا کرتے ہیں۔ طلباء کو خط لکھنے کے لیے عملی نکات بتائے جاتے ہیں۔ وقف شدہ لیکچرز کیمبرج اولیول کے امتحان میں خط لکھنے کے کاموں کی مخصوص ضروریات کو پورا کرتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ طلباء نہ صرف اردو زبان کی پیچیدگیوں سے بخوبی واقف ہوں بلکہ مختلف سیاق وسباق میں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے میں بھی ماہر ہوں۔

(ii)۔ منطقی طریقہ کار(Logical Method)

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان کے طور پر تدریسی نقطہ نظر کے تناظر میں منطقی طریقہ خط لکھنے کے فن میں مہارت حاصل کرنے میں طلباء کی رہنمائی کے لیے ایک منظم انداز میں کام کرتا ہے۔ منطقی طور پر منظم لیکچرز کے ذریعے، اساتذہ اردو رسم الخط، گرائمر کے قواعد اور تفہیم پر زور دیتے ہوئے مؤثر خط لکھتے ہیں۔ بلوم کے نقطہ نظر میں منطقی طریقہ کا اطلاق خطوط کو تیار کرنے کے مرحلہ وار عمل کو واضح کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ منطقی استدلال کو بروئے کار لا کر ماہرین تعلیم طلباء کو رسمی اور غیر رسمی خطوط کی باریکیوں کو سمجھنے میں مدد کرتے۔ یہ نقطہ نظر اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ طلباء زبان اور ثقافتی پہلوؤں کی منطقی ترقی کے بارے میں ایک مربوط سمجھ پیدا کریں۔ نصاب کے مقاصد سے ہم آہنگ ہوں اور اردو میں کامیاب خط لکھنے کے قابل ہو جائیں۔

(iii)۔ مباحثی طریقہ کار(Discussion Method)

بلوم ٹیکسانومی کے مطابق کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی میں مباحثی سیکھنے کے تجربات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ خاص طور پر خط لکھنے کے تناظر میں اور بات چیت کے ذریعے اساتذہ طلباء کو ثقافتی باریکیوں، زبان کی پیچیدگیوں اور اردو ابلاغ میں حروف سے متعلق بات چیت میں مشغول کرتے ہیں۔ مباحثی طریقہ کار طالب علموں کو متنوع نقطہ نظر کا اشتراک کرنے، سوالات پوچھنے اور خط لکھنے کے قابل بناتا ہے۔ یہ انٹرایکٹو نقطہ نظر نہ صرف طلباء کی خط لکھنے کے تصورات کی سمجھ کو بڑھاتا ہے بلکہ تنقیدی سوچ اور ثقافتی بیداری کی بھی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ بحث کے طریقہ کار کو یکجا کر کے اساتذہ سیکھنے کا ایک متحرک ماحول بناتے ہیں جو کیمبرج اولیول کے اردو نصاب کے ابلاغی اور ثقافتی اہداف سے ہم آہنگ ہوتا ہے۔ طلباء کو اردو میں مؤثر اور ثقافتی طور پر حساس خط لکھنے کے لیے تیار کرتا ہے۔

(iv)۔ تفویضی طریقہ کار(Assignment Method)

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان تدریسی نقطہ نظر میں تفویض کا طریقہ خط لکھنے کی مہارت کو فروغ دینے کے لیے ایک قابل قدر حکمت عملی ہے۔ جو نصاب کے مقاصد اور تشخیص کے معیار کے مطابق ہوتے ہیں۔ بلوم ٹیکسانومی کا اطلاقی درجہ طلباء کو اردو رسم الخط، گرائمر کے قواعد اور ثقافتی باریکیوں کے بارے میں اپنے علم کو حرفی تحریر میں لاگو کرنے کے عملی مواقع فراہم کرتے ہیں۔ یہ تفویض مخصوص منظر ناموں کے لیے رسمی خطوط کی تحریر سے لے کر ثقافتی تاثرات کی عکاسی کرنے والے ذاتی خطوط تیار کرنے تک ہو سکتے ہیں۔ تفویض کا طریقہ آزاد تحقیق، تخلیقی صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کیونکہ طلباء مختلف قسم کے خط لکھنے کے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں۔ جائزہ لینے کے سیشن اور اسائنمنٹس پر فیڈ بیک باہمی تعاون کے ساتھ سیکھنے میں مزید اضافہ کرتے ہیں۔ جس سے طلباء تعمیری ان پٹ کے ذریعے خط لکھنے کی مہارتوں کو بہتر بنانے کے قابل ہوتے ہیں۔ تفویض کے طریقہ کار کو شامل کر کے ماہرین تعلیم نے ایک جامع سیکھنے کے تجربے کی سہولت فراہم کی ہے۔ جو طلباء کو اردو میں مؤثر خط لکھنے کی ثقافتی اور لسانی دونوں جہتوں کے لیے تیار کرتا ہے جیسا کہ کیمبرج اولیول اردو نصاب کی ضرورت ہے۔

4۔ رپورٹ نگاری میں موضوع کی پیش کش کا تدریسی طریقہ کار ۔بلوم ٹیکسانومی فریم ورک

کیمبرج او لیول اردو بطور ثانوی زبان میں رپورٹ لکھنے کے موضوع کے طور پر پیش کرنے کے تدریسی طریقہ کار میں طلبہ کو ضروری مہارتوں سے آراستہ کرنے کے لیے ایک منظم طریقہ کار استعمال کیا جاتا ہے۔ اساتذہ رپورٹس کے مقصد اور اہمیت کو متعارف کرانے کے لیے لیکچرز کا استعمال کرتے ہیں۔ معلومات کو مؤثر طریقے سے پہنچانے میں ان کے کردار پر زور دیتے ہیں۔ منطقی طریقہ کا اطلاق رپورٹ لکھنے کے اجزاء کو توڑنے کے لیے کیا جاتا ہے جس میں تعارف، طریقہ کار، نتائج اور نتیجہ جیسے عناصر کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ عملی مشقیں اور اسائنمنٹس کو تدریسی نقطہ نظر میں شامل کیا گیا ہے۔

ماڈل رپورٹس کا ادب اور عصری دونوں ذرائع سے لیکچرز کے دوران تجزیہ کیا جاتا ہے تاکہ تحریر کے موثر عناصر کو واضح کیا جا سکے۔ جائزہ سیشن طلباء کو تعمیری آراء پیش کرنے اور باہمی تعاون کے ساتھ رپورٹ لکھنے کی مہارتوں کو بڑھانے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ سیاق و سباق اس طریقہ کار کا ایک اہم پہلو ہے۔ ماہرین تعلیم اس بات پر زور دیتے ہیں کہ کس طرح مختلف سیاق و سباق، مضامین اور مقاصد رپورٹس کی ساخت اور مواد کو متاثر کر سکتے ہیں۔ ثقافتی اور سیاق و سباق کے عناصر کا انضمام کیمبرج او لیول کے اردو نصاب کے وسیع تر اہداف سے ہم آہنگ ہے۔ پورے عمل کے دوران ماہرین تعلیم رپورٹ لکھنے میں وضاحت، ہم آہنگی اور کنونشنز کی پابندی کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ تحریری عمل کی تکراری نوعیت پر زور دیا جاتا ہے جو طلباء کو موثر مواصلت کے لیے اپنی رپورٹس پر نظر ثانی اور ترمیم کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ کیمبرج او لیول جیسے زبان کے امتحانات کے تناظر میں تدریسی طریقہ امتحان کے فارمیٹ کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ طلباء نہ صرف اردو زبان میں مہارت رکھتے ہیں بلکہ اپنی صلاحیتوں کو مخصوص کاموں جیسے کہ رپورٹیں لکھنے کے لیے استعمال کرنے میں بھی ماہر ہیں۔ اس جامع طریقہ کار کا مقصد طلباء کو ان کی تعلیمی کوششوں اور اردو میں رپورٹ لکھنے کے حقیقی دنیا کے اطلاق میں کامیابی کے لیے تیار کرنا ہے۔

کیمبرج او لیول اردو بحیثیت ثانوی زبان (۳۲۴۸) میں رپورٹ لکھنا ایک اہم مہارت ہے۔ جس کا اندازہ طلباء کی اردو زبان کی مہارت میں معلومات کو مؤثر طریقے سے پہنچانے کی صلاحیت کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

رپورٹیں طالب علموں کے لیے ایک رسمی ڈھانچے کی پابندی کرتے ہوئے مناسب زبان کے کنونشنز کو استعمال کرتے ہوئے مختلف موضوعات پر تفصیلی معلومات پہنچانے کے لیے ایک ذریعہ کے طور پر کام کرتی ہیں۔ بلوم کی ٹیکسانومی کے تناظر میں رپورٹ لکھنے کے عمل میں کئی اہم اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے طالب علموں کو چاہیے کہ وہ مواد کو احتیاط سے ترتیب دیں۔ جس کا آغاز ایک تعارف سے ہو جو موضوع کے لیے مرحلہ طے کرے۔ اس کے بعد پس منظر کی معلومات فراہم کی جاتی ہے تاکہ موضوع کو سیاق وسباق کے مطابق بنایا جا سکے اور قارئین کی تفہیم کی بنیاد رکھی جائے۔ اس کے بعد طلباء اپنے نتائج یا مشاہدات پیش کرتے ہیں۔ جس میں تحقیق کرنا، مواد اکٹھا کرنا یا ذاتی تجربات پر غور کرنا شامل ہوتا ہے۔ پھر ان نتائج کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ جس سے طلباء کو پیش کردہ معلومات کا تنقیدی جائزہ لینے اور بامعنی نتائج اخذ کرنے کی اجازت ملتی ہے۔ نتیجہ اخذ کرنے کے علاوہ طالب علم اپنے تجزیے کی بنیاد پر سفارشات بھی پیش کر سکتے ہیں۔ رپورٹ کے دوران طلباء سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ مناسب اردو الفاظ، اصطلاحات اور جملے کی ساخت کا استعمال کریں۔ اپنی زبان کی مہارت اور پیچیدہ خیالات کو مؤثر طریقے سے بات چیت کرنے کی صلاحیت کا مظاہرہ کریں۔ مزید برآں ہم آہنگی کو برقرار رکھنا اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے کہ رپورٹ منطقی طور پر چلتی ہے اور یہ خیالات واضح اور ہموار طریقے سے جڑے ہوتے ہیں۔ مجموعی طور پر کیمبرج اولیول کے اردو امتحان میں رپورٹ لکھنے سے طلباء کی اردو میں معلومات جمع کرنے، ترکیب کرنے اور بات چیت کرنے کی صلاحیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

(i)۔ تقریری طریقہ کار(Lecture Method)

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان میں رپورٹ لکھنے کے موضوع کو تدریسی طریقہ کار میں لیکچر کا طریقہ ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ بلوم کے مطابق ماہرین تعلیم طلبہ کو اردو میں رپورٹ لکھنے کے اصولوں مقاصد اور اجزاء سے متعارف کراتے ہیں۔ لیکچرز مؤثر رپورٹس بنانے میں شامل ساخت، زبان اور ثقافتی تحفظات کی بنیادی تفہیم فراہم کرتے ہیں۔ لیکچر کے طریقہ کار کو رپورٹ لکھنے کی پیچیدگیوں کو توڑنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جس میں کلیدی عناصر جیسے تعارف، طریقہ کار، نتائج اور نتیجہ کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ اساتذہ اس نقطہ نظر کو منظم طریقے سے ہر ایک حصے کی وضاحت کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں اور ایک اچھی ساختی رپورٹ میں ضروری منطقی بہاؤ اور ہم آہنگی پر

زور دیتے ہیں۔ ملٹی میڈیا عناصر جیسے بصری امداد یا متعلقہ رپورٹس کے اقتباسات فہم اور مشغولیت کو بڑھانے کے لیے مربوط کیے جاتے ہیں۔

طالب علموں کو امتحان کے لیے تیار کرنے کے لیے اساتذہ رپورٹ لکھنے کے کاموں کی مخصوص ضروریات، سوالات کی اقسام اور کیمبرج اولیول کے اردو نصاب میں بیان کردہ تشخیصی معیارات پر بات کرنے کے لیے لیکچرز کا استعمال کرتے ہیں۔ ان سیشنز کے دوران اردو زبان کے مطابق موثر رپورٹ لکھنے کے لیے عملی تجاویز اور حکمت عملیوں کا اشتراک کیا جاتا ہے۔ اگرچہ لیکچر کا طریقہ مواد کی ترسیل کے بنیادی ذریعہ کے طور پر کام کرتا ہے اور اس کی تاثیر کو انٹرایکٹو عناصر کے ذریعے بڑھایا جاتا ہے۔ اساتذہ فعال مشغولیت کو یقینی بنانے اور افہام و تفہیم کو تقویت دینے کے لیے مباحثوں، سوال و جواب کے سیشنز یا عملی مشقوں کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔ کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان کے طور پر رپورٹ لکھنے کے لیے تدریسی انداز میں لیکچر کا طریقہ طالب علموں کو اردو میں ماہرانہ رپورٹس تیار کرنے میں ایک منظم اور جامع تفہیم فراہم کرتا ہے۔

(ii)۔ منطقی طریقہ کار (Logical Method)

کیمبرج اولیول اردو میں رپورٹ لکھنے میں بلوم ٹیکسانومی کے منطقی طریقے کا اطلاق طلباء کی منظم طریقے سے رہنمائی کرتا ہے۔ منطقی طریقہ ایک مرحلہ وار نقطہ نظر پر زور دیتا ہے جس سے طلباء کو اردو میں مربوط اور موثر رپورٹس کے لیے درکار ترتیب وار تنظیم کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ عملی مشقیں اور اسائنمنٹس کو منطقی پیش رفت کے ساتھ بنایا کیا گیا ہے ۔ یہ نقطہ نظر تنقیدی سوچ اور مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں کو فروغ دیتا ہے۔ کیونکہ طلباء تحقیق، تجزیہ اور تحریری عمل میں شامل ہوتے ہیں۔ جو رپورٹ کی تخلیق میں شامل ہوتے ہیں۔ اردو ادب یا عصری ذرائع سے تیار کردہ ماڈل رپورٹس کا تجزیہ منطقی طریقہ سے کیا جاتا ہے تاکہ تحریر کے موثر عناصر کو واضح کیا جاسکے۔ یہ منطقی خرابی طالب علموں کو یہ سمجھنے کے قابل بناتی ہے کہ مختلف حصے رپورٹ کی مجموعی ساخت اور مقصد میں کس طرح حصہ ڈالتے ہیں۔

منطقی طریقہ اردو کے ثقافتی اور لسانی فریم ورک کے اندر رپورٹ لکھنے کو سیاق و سباق کے مطابق بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ تدریسی عمل کے دوران ماہرین تعلیم رپورٹ لکھنے میں منطقی

تنظیم، ہم آہنگی، اور کنونشنز کی پابندی کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ منطقی طریقہ کار کی تکراری نوعیت طلباء کو اپنی رپورٹس پر نظر ثانی اور بہتر بنانے کی ترغیب دیتی ہے۔ مؤثر مواصلت کے لیے ضروری منطقی بہاؤ اور وضاحت کو تقویت دیتی ہے۔ امتحان کی تیاری میں طلباء کی رہنمائی کے لیے منطقی طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ کیمبرج اولیول کے نصاب میں بیان کردہ مختلف قسم کی رپورٹ لکھنے کے کاموں سے کیسے رجوع کیا جائے۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ طلباء نہ صرف رپورٹ لکھنے کے نظریاتی پہلوؤں کو سمجھتے ہیں بلکہ علمی اور حقیقی دنیا دونوں سیاق وسباق میں کامیابی کے لیے ضروری عملی مہارتیں بھی تیار کرتے ہیں۔

(iii)۔ مباحثی طریقہ کار (Discussion Method)

کیمبرج اولیول اردو میں رپورٹ لکھتے ہوئے مباحثی طریقہ موضوع کو بلوم ٹیکسانومی کے تناظر میں سیکھنے کے تجربات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ سہولت کے ساتھ گفتگو کے ذریعے ماہرین تعلیم طلباء کو اردو میں رپورٹ لکھنے میں شامل پیچیدگیوں، چیلنجوں اور ثقافتی تحفظات کے بارے میں گفتگو میں شامل کرتے ہیں۔

مباحثی طریقہ طلباء کو اپنے نقطہ نظر کا اشتراک کرنے، سوالات پوچھنے اور متحرک وشراکتی ماحول میں رپورٹ لکھنے کے مختلف پہلوؤں کو دریافت کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ انٹرایکٹو نقطہ نظر اردو میں تنقیدی سوچ اور موثر ابلاغ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے موضوع کے بارے میں طلباء کی سمجھ کو گہرا کرنے میں مدد کرتا ہے۔ بات چیت کے دوران، اساتذہ ثقافتی باریکیوں اور سیاق وسباق کے عوامل پر توجہ دیتے ہیں جو رپورٹوں کی تحریر اور تشریح کو متاثر کر سکتے ہیں۔

گروہی سرگرمیاں باہمی تعاون کے ساتھ سیکھنے کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔ مباحثی طریقہ کار طلباء کو اردو میں رپورٹ لکھنے کے بارے میں کسی بھی چیلنج یا سوالات کو حل کرنے اور اردو میں رپورٹ لکھنے کی پیچیدگیوں کے قابل بناتا ہے۔

(iv)۔ تفویضی طریقہ کار(Assignment Method)

کیمبرج او لیول اردو بطور ثانوی زبان کے طور پر رپورٹ لکھنے کے تدریسی نقطہ نظر میں تفویض کا طریقہ عملی مہارتوں کو فروغ دینے اور نظریاتی تصورات کو لاگو کرنے کے لیے ایک قابل قدر حکمت عملی ہے۔ جو نصاب کے مقاصد کے مطابق ہوتی ہیں۔ بلوم کے تجزیاتی اور تخلیقی درجات طلباء کو اردو میں موثر رپورٹ لکھنے کے لیے آزادانہ طور پر تحقیق تجزیہ اور معلومات کو مرتب کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اسائنمنٹس میں حقیقی منظرنامے شامل ہوتے ہیں جہاں طلباء کو مخصوص عنوانات پر رپورٹس بنانے کا کام سونپا جاتا ہے۔ کیمبرج اولیول کے اردو نصاب میں ثقافتی اور لسانی باریکیوں پر زور دیا گیا ہے۔ یہ طریقہ نہ صرف تحقیق اور تنقیدی سوچ کی مہارت کو بڑھاتا ہے بلکہ طلباء کو اچھی ساخت اور ثقافتی طور پر حساس رپورٹس تیار کرنے کا تجربہ بھی فراہم کرتا ہے۔

تفویض کا طریقہ تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دیتا ہے۔ جس سے طلباء کو رپورٹ لکھنے کے فریم ورک کے اندر متنوع مضامین کو تلاش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ جائزہ لینے کے سیشن اور اسائنمنٹس پر فیڈبیک باہمی تعاون کے ساتھ سیکھنے کا ماحول فراہم کرتے ہیں۔ جو طلباء کو ایک دوسرے کے نقطہ نظر سے سیکھنے کے قابل بناتے ہیں اور فہم کے ذریعے اپنی رپورٹ لکھنے کی مہارت کو بہتر بناتے ہیں۔ تفویض کا طریقہ امتحان کی عملی تیاری کے طور پر کام کرتا ہے کیونکہ یہ ان کاموں کی تقلید کرتا ہے جن کا طلباء کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اساتذہ کیمبرج اولیول کے نصاب میں متعین امتحانی فارمیٹ اور معیارات کی عکاسی کرنے کے لیے اسائنمنٹس تیار کرتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ طلباء تشخیص کے لیے اچھی طرح تیار ہوں۔ تفویض کے طریقہ کار کو تدریسی نقطہ نظر میں ضم کر کے اساتذہ ایک جامع سیکھنے کا تجربہ فراہم کرتے ہیں جو نظریاتی سمجھ سے بالاتر ہے۔ یہ طریقہ طالب علموں کو کیمبرج اولیول کے اردو نصاب کے اہداف کے مطابق موثر رپورٹ لکھنے کے لیے تیار کرتا ہے۔

5۔ تقریر نگاری میں موضوع کی پیش کش کا تدریسی طریقہ کار۔ بلوم ٹیکسانومی فریم ورک

کیمبرج او لیول اردو بطور ثانوی زبان میں تقریری تحریر کے موضوع کو ثانوی زبان کے طور پر پیش کرنے کے تدریسی طریقہ کار میں ماہرین تعلیم کثیر جہتی نقطہ نظر کا استعمال کرتے ہیں۔ تعارفی لیکچرز کے ذریعے طلبہ اثر انگیز تقاریر کے ضروری عناصر کی سمجھ حاصل کرتے ہیں۔ تقریر میں بلوم ٹیکسانومی فریم ورک کے طور پر منطقی طریقہ کا اطلاق تقاریر کی ساخت کو منظم طریقے سے کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ جس میں تعارف، نفس مضمون اور اختتام کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ لیکچرز میں ماڈل تقریروں اور عملی مثالوں کا تجزیہ شامل کرتے ہیں۔ مؤثر زبان کے استعمال اور ثقافتی باریکیوں کی سمجھ کو فروغ دیتے ہیں۔ مباحثی طریقہ اردو ثقافت کے اندر تقریری تحریر کو سیاق وسباق کے مطابق بناتا ہے۔ اور اس بات پر زور دیتا ہے کہ ثقافتی عناصر تقریر کے مواد کو کس طرح متاثر کرتے ہیں۔ بات چیت اور جائزے کے سیشن جیسے انٹرایکٹو عناصر فعال سیکھنے میں سہولت فراہم کرتے ہیں اور تدریسی نقطہ نظر طلباء کو کیمبرج او لیول کے نصاب میں بیان کردہ امتحانی طریقہ کار کے لیے تیار کرتا ہے۔ یہ تکراری طریقہ تعمیری آراء کے ساتھ مل کر اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ طلباء نہ صرف تقریری تحریر کے نظریاتی پہلوؤں کو سمجھیں بلکہ نصاب کے مقاصد کے مطابق اردو میں موثر ابلاغ کے لیے عملی مہارتیں بھی تیار کریں۔ لیکچر کے طریقے میں درج ذیل تقریری، منطقی، مباحثی اور تفویضی طریقہ کار میں بلوم ٹیکسانومی کو فریم ورک کے طور پر پیش نظر رکھا گیا ہے۔

(i)۔ تقریری طریقہ کار (Lecture Method)

کیمبرج او لیول اردو میں تقریری طریقے کو ثانوی زبان کے طور پر سکھانے کے تدریسی طریقہ کار میں لیکچر کا طریقہ بنیادی نقطہ نظر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ پرکشش لیکچرز کے ذریعے اساتذہ طلبہ کو اردو میں موثر تقریری تحریر کے اصول و مقاصد اور اجزاء سے متعارف کراتے ہیں۔ بلوم کا لیکچر کا طریقہ تقریر کی ساخت کی پیچیدگیوں کو توڑنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جس میں تعارف، نفس مضمون اور اختتام جیسے ضروری عناصر کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ اساتذہ تقریروں میں زبان کے موثر استعمال اور ثقافتی باریکیوں کو واضح کرنے کے لیے اردو ادب یا عصری سیاق وسباق سے لی گئی

حقیقی دنیا کی مثالیں شامل کرتے ہیں۔ ملٹی میڈیا عناصر جیسے بصری امداد یا متعلقہ تقاریر کے اقتباسات، فہم اور مشغولیت کو بڑھانے کے لیے مربوط کیے جا سکتے ہیں۔ لیکچر کا طریقہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ طالب علم منطقی بہاؤ قائل کرنے والی تکنیکوں اور اردو میں اثر انگیز تقاریر تیار کرنے میں شامل ثقافتی تحفظات کی واضح سمجھ پیدا کریں۔ یہ تدریسی نقطہ نظر طلباء کو تعلیمی تشخیص اور تقریری تحریر کے حقیقی دنیا کے اطلاق دونوں کے لیے تیار کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔

(ii)۔ منطقی طریقہ کار(Logical Method)

کیمبرج او لیول اردو میں تقریری تحریر کو ثانوی زبان کے طور پر پڑھانے کے تدریسی طریقہ کار میں منطقی طریقہ کو منظم طریقے سے طلباء کی زبردست تقاریر تخلیق کرنے کی پیچیدگیوں سے رہنمائی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکچرز تقاریر کے ساختی اجزاء کو توڑنے کے لیے مرحلہ وار نقطہ نظر کا استعمال کرتے ہیں اور مواد کی منطقی تنظیم پر زور دیتے ہیں۔ یہ طریقہ طالب علموں کو مؤثر تقاریر میں درکار سلسلہ وار بہاؤ کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔ جس میں توجہ حاصل کرنے والے تعارف، قائل کرنے والے جسم اور اثر انگیز نتائج کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ عملی مشقیں اور تفویض کو منطقی پیش رفت کے ساتھ بنایا جاتا ہے۔ جس سے طلباء کو نظریاتی تصورات کو منظم طریقے سے لاگو کرنے کی تقویت ملتی ہے۔ منطقی طریقہ تنقیدی سوچ اور مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ کیونکہ طلباء اردو میں ثقافتی طور پر حساس مواصلت کی پابندی کرنے والی تقاریر کے ساتھ مشغول ہوتے ہیں۔ منطقی استدلال کو یکجا کر کے ماہرین تعلیم اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ طلباء نہ صرف تقریری تحریر کے نظریاتی پہلوؤں کو سمجھیں بلکہ علمی اور حقیقی دنیا کے دونوں منظر ناموں میں کامیابی کے لیے ضروری عملی مہارتیں بھی تیار کریں۔

(iii)۔ مباحثی طریقہ کار(Discussion Method)

کیمبرج او لیول اردو میں تقریری تحریر کو ثانوی زبان کے طور پر سکھانے کے تدریسی طریقہ کار میں گفتگو کا طریقہ باہمی تعاون کے ساتھ سیکھنے کے تجربات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ آسان گفتگو کے ذریعے ماہرین تعلیم طلباء کو اردو میں تقریری تحریر میں شامل پیچیدگیوں، چیلنجوں اور ثقافتی تحفظات کے بارے میں بات چیت میں شامل کرتے ہیں۔ یہ طریقہ طالب علموں کو

متحرک اور شراکتی ماحول میں اپنے نقطہ نظر کا اشتراک کرنے، سوالات پوچھنے اور تقریری تحریر کے مختلف پہلوؤں کو دریافت کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ بات چیت کے دوران اساتذہ ثقافتی باریکیوں اور سیاق وسباق کے عوامل پر توجہ دیتے ہیں جو تقریروں کی تحریر اور ترسیل کو متاثر کرتے ہیں۔ اردو ادب یا عصری سیاق و سباق سے متعلقہ حقیقی دنیا کی مثالوں اور کیس اسٹڈیز کو تلاش کرنے سے طلباء کی عملی سمجھ میں اضافہ ہوتا ہے۔ ثقافتی عناصر تقریری تحریر کو متاثر کرتے ہیں۔ گروہی سر گرمیاں باہمی تعاون کے ساتھ سیکھنے کے مواقع فراہم کرتی ہیں ۔ جس سے طلباء کو بصیرت کا اشتراک کرنے، خیالات کا تبادلہ کرنے اور ماڈل تقریروں کا اجتماعی تجزیہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔ بات چیت کا طریقہ نہ صرف موثر تحریری عناصر کے بارے میں ان کی سمجھ کو تقویت دیتا ہے بلکہ ایک معاون سیکھنے والے معاشرے کی اصلاح کرتا ہے جو طلباء کو تعلیمی اور حقیقی دنیا کے سیاق وسباق کے اندر اردو تقریروں میں موثر ابلاغ کے لیے تیار کرتا ہے۔

(iv)۔ تفویضی طریقہ کار (Assignment Method)

کیمبرج اولیول اردو میں تقریری تحریر کو ثانوی زبان کے طور پر سکھانے کے تدریسی طریقہ کار میں تفویض کا طریقہ عملی مہارتوں کو فروغ دینے اور نظریاتی تصورات کو لاگو کرنے کے لیے ایک اہم حکمت عملی ہے۔ معلم / معلمہ تفویض بناتے ہیں جو نصاب کے مقاصد سے ہم آہنگ ہوتی ہیں۔ جس سے طلباء کو اردو میں آزادانہ طور پر تحقیق، تجزیہ اور تقاریر تحریر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان اسائنمنٹس میں تقریر کی مختلف اقسام کا احاطہ کیا جاسکتا ہے جیسے قائل کرنے والی تقریریں، معلوماتی تقریریں یا رسمی تقاریر، جو طلباء کو مختلف بیان بازی کی حکمت عملیوں کو تلاش کرنے کو مواقع فراہم کرتی ہیں۔

تفویض کا طریقہ نہ صرف تحقیقی اور تنقیدی سوچ کو بڑھاتا ہے بلکہ طلباء کو اچھی ساخت اور ثقافتی طور پر حساس تقاریر تیار کرنے کا تجربہ بھی فراہم کرتا ہے۔ اسائنمنٹس میں حقیقی دنیا کے منظر نامے شامل ہو سکتے ہیں۔ جو طلباء کو عصری مسائل کو حل کرنے یا مخصوص مواقع کے لیے تقریریں پیش کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ ہم مرتبہ جائزہ لینے کے مواقع اور اسائنمنٹس پر تاثرات ایک باہمی سیکھنے کا ماحول بناتے ہیں۔ جو طلباء کو ایک دوسرے کے نقطہ نظر سے سیکھنے کے قابل بناتے

ہیں اور فہم کے ذریعے اپنی تقریر لکھنے کی مہارت کو بہتر بناتے ہیں۔ یہ نقطہ نظر تکراری سیکھنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ طلباء کو تاثرات کی بنیاد پر اپنی تقاریر پر نظر ثانی کرنے اور بہتر بنانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

تفویض کا طریقہ امتحان کے لیے عملی تیاری کے طور پر کام آتا ہے۔ جس میں طلبہ کو ممکنہ طور پر ان کاموں کی اقسام کی تقلید کی جاتی ہے۔ معلمین کیمبرج اولیول کے نصاب میں متعین امتحانی طریقہ کار اور معیار کی عکس بندی کرنے کے لیے اسائنمنٹس تیار کر سکتے ہیں۔ اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ طلباء تشخیص کے لیے اچھی طرح سے تیار ہیں۔ تفویض کے طریقہ کار کو تدریسی نقطہ نظر میں ضم کر کے اساتذہ ایک جامع سیکھنے کا تجربہ فراہم کرتے ہیں جو نظریاتی سمجھ سے بالاتر ہے۔ یہ نقطہ نظر طلباء کو کیمبرج اولیول کے اردو نصاب کے اہداف کے مطابق تعلیمی اور حقیقی دنیا دونوں سیاق و سباق میں موثر تقریری تحریر کے لیے تیار کرتا ہے۔

6۔ ترجمہ نویسی میں موضوع کی پیش کش کا تدریسی طریقہ کار۔ بلوم ٹیکسانومی فریم ورک

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان میں ترجمہ لکھنے کے تدریسی طریقہ کار میں کثیر جہتی طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ تعارفی لیکچرز کے ذریعے طلبہ ترجمے کی تحریر کی اہمیت کو سمجھتے ہیں لسانی مہارت اور ثقافتی بیداری کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔ بلوم ٹیکسانومی کے تناظر میں منطقی طریقہ کا اطلاق لیکچرز میں ترجمہ کے ساختی اجزا کو منظم طریقے سے کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ جس میں ماخذ اور ہدف دونوں زبانوں میں زبان کی باریکیوں کے ڈھانچے شامل ہیں۔ ادب یا روزمرہ کی زندگی سے نمونے کے تراجم اور مثالوں کا لیکچرز میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔ جو زبان کے موثر استعمال اور معنی کی ترسیل کے بارے میں بصیرت فراہم کرتے ہیں۔

مباحثی طریقہ اردو ثقافت کے اندر ترجمے کی تحریر کو سیاق و سباق کے مطابق بناتا ہے اور اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ثقافتی عناصر ترجمے کے عمل کو کیسے متاثر کرتے ہیں۔ بات چیت اور تعاون پر مبنی پروجیکٹس کو یکجا کرتے ہوئے اساتذہ طلباء کے لیے ترجمے کی مہارتوں کو اجاگر کرنے کے لیے پرکشش ماحول فراہم کرتے ہیں۔ لیکچرز اور اسائنمنٹس طلباء کو کیمبرج اولیول کے نصاب میں بیان کردہ امتحانی فارمیٹ کے لیے تیار کرنے

کے لیے بنائے گیے ہیں۔ تدریسی طریقہ سیکھنے کی اہمیت پر زور دیتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ طلبہ اردو میں درست ترجمے طریقے سے ترجمہ کر سکیں۔

(i)۔ تقریری طریقہ کار (Lecture Method)

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان میں ترجمہ لکھنے کی تدریس کے تدریسی طریقہ میں، لیکچر کا طریقہ ایک بنیادی نقطہ نظر ہے۔ لیکچرز کے ذریعے اساتذہ طلباء کو ترجمہ لکھنے کے اصولوں، تکنیکوں اور چیلنجوں سے متعارف کراتے ہیں۔ لیکچر کا طریقہ ترجمہ کی پیچیدگیوں کو دور کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جس میں لسانی باریکیوں، محاوراتی تاثرات، ماخذ اور ہدف دونوں زبانوں میں ثقافتی تحفظات جیسے ضروری پہلوؤں کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ اردو ادب سے عملی زندگی کی مثالیں اور اقتباسات کو لیکچرز میں شامل کیا گیا ہے۔ تاکہ زبان کے موثر استعمال اور معنی کو درست طریقے سے پہنچانے کے فن کو واضح کیا جا سکے۔ ملٹی میڈیا عناصر: جیسے بصری امداد اور آڈیو ریکارڈنگ ترجمے کے عمل کی جامع تفہیم فراہم کرنے کے لیے لیکچرز کو بڑھا سکتے ہیں۔ لیکچر کا طریقہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ طالب علم ترجمے کی پیچیدگیوں کے بارے میں ایک نظریاتی بنیاد اور بصیرت حاصل کریں۔ انہیں کیمبرج اولیول اردو نصاب کے اندر اسائنمنٹس اور امتحانات میں عملی استعمال کے لیے تیار کریں۔

(ii)۔ منطقی طریقہ کار (Logical Method)

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان میں ترجمہ لکھنے کی تدریس کے تدریسی نقطہ نظر میں، منطقی طریقہ کو منظم طریقے سے ترجمے کی پیچیدگیوں کے ذریعے طلباء کی رہنمائی کے لیے لاگو کیا جاتا ہے۔ لیکچرز ایک مرحلہ وار نقطہ نظر کا استعمال کرتے ہیں۔ ترجمہ کے ساختی اجزاء کو توڑتے ہیں۔ بلوم کی ٹیکسانومی منطقی طریقہ ترجمے کے عمل کی ایک منظم اور مدلل تفہیم پر زور دیتا ہے۔ جس سے طلباء کو چیلنجز کو منطقی طور پر سمجھنے اور معنی پہنچانے میں درستی کو یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے۔

عملی مشقیں اور اسائنمنٹس کو منطقی پیشرفت کے ساتھ بنایا گیا ہے۔ جس سے طلباء کو نظریاتی تصورات کو منظم طریقے سے لاگو کرنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ نقطہ نظر تنقیدی سوچ اور مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں کو پروان چڑھاتا ہے۔ کیونکہ طلباء متن کا ترجمہ کرنے کی پیچیدگیوں میں

مشغول ہوتے ہیں۔ منطقی طریقہ کار کو یکجا کر کے اساتذہ اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ طلباء نہ صرف ترجمے کی تحریر کے نظریاتی پہلوؤں کو سمجھیں بلکہ اردو میں کامیاب اور ثقافتی طور پر حساس ترجمے کے لیے ضروری عملی مہارتیں بھی تیار کریں۔ جو کیمبرج اولیول کے نصاب کے اہداف سے ہم آہنگ ہوں۔

(iii)۔ مباحثی طریقہ کار(Discussion Method)

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان میں ترجمہ لکھنے کے تدریسی طریقہ کار میں گفتگو کا طریقہ باہمی تعاون کے ساتھ سیکھنے کے تجربات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ سہولت کے ساتھ بات چیت کے ذریعے، اساتذہ طلباء کو ترجمے میں شامل باریکیوں، چیلنجوں اور ثقافتی تحفظات کے بارے میں بات چیت میں شامل کرتے ہیں۔ یہ طریقہ طالب علموں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ بصیرت کا اشتراک کریں، سوالات پوچھیں، اور متحرک اور شراکتی ماحول میں ترجمہ تحریر کے مختلف پہلوؤں کو دریافت کریں۔ مباحثوں کا استعمال ثقافتی باریکیوں، لسانی پیچیدگیوں اور سیاق وسباق کے عوامل کو حل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ جو ترجمے کے عمل کو متاثر کرتے ہیں۔

بات چیت کا طریقہ طلباء کو باہمی تعاون کے ساتھ ترجمہ کا تجزیہ اور تنقید کرنے کا ایک پلیٹ فارم بھی فراہم کرتا ہے، جس سے زبان کے موثر استعمال اور معنی کو درست طریقے سے پہنچانے کے فن کی گہری سمجھ کو فروغ ملتا ہے۔

مباحثے اور گروہی سرگرمیاں ایک معاون سیکھنے کی کمیونٹی میں حصہ ڈالتی ہے، جس سے طلباء کو ایک دوسرے کے نقطہ نظر اور تجربات سے سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ متعامل عناصر جیسے کردار ادا کرنے والے ترجمے کے منظر نامے یا گفتگو کے دوران ترجمے کی مشقوں کا تجربہ فراہم کرتے ہیں اور نظریاتی تصورات کو تقویت دیتے ہیں۔ یہ نقطہ نظر نہ صرف طلباء کی ترجمے کے اصولوں پر گرفت مضبوط کرتا ہے بلکہ انہیں اردو میں ترجمہ کے میدان میں درپیش متحرک چیلنجوں کے لیے بھی تیار کرتا ہے۔

(iv)۔ تفویضی طریقہ کار(Assignment Method)

کیمبرج او لیول اردو بطور ثانوی زبان میں ترجمہ لکھنے کے تدریسی طریقہ کار میں تفویض کا طریقہ عملی مہارتوں کو فروغ دینےاور نظریاتی تصورات کو تقویت دینے کے لیے ایک ضروری حکمت عملی ہے۔اساتذہ اسائنمنٹس بناتے ہیں جو نصاب کے مقاصد سے ہم آہنگ ہوتی ہیں۔ جس سے طلباء کو ترجمے کے اصولوں کے بارے میں اپنے علم کو آزادانہ طور پر مشق کرنے اور لاگو کرنے کا موقع ملتا ہے۔

تفویض کا طریقہ نہ صرف طلباء کی تحقیقی اور تنقیدی سوچ کو بڑھاتا ہے بلکہ انہیں ترجمے کی پیچیدگیوں کو سمجھنے کا تجربہ بھی فراہم کرتا ہے۔اسائنمنٹس میں حقیقی دنیا کے منظر نامے شامل ہو سکتے ہیں۔جو طلباء کو اپنی صلاحیتوں کو ان سیاق وسباق میں لاگو کرنے کی ترغیب دیتے ہیں جن کا انہیں پیشہ ورانہ ترتیبات میں سامنا ہو سکتا ہے۔ سیشنز اور اسائنمنٹس پر فیڈ بیک باہمی تعاون کے ساتھ سیکھنے کا ماحول پیدا کرتے ہیں۔ بلوم ٹیکسانومی کے تناظر میں طلبا کو اپنے ساتھیوں سے فہم حاصل کرنے اور ان کی ترجمے کی مہارتوں کو بار بار بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔

یہ انٹرایکٹو نقطہ نظر سیکھنے والوں کی ایک معاون کمیونٹی کو فروغ دیتا ہے اور طلباء کو متنوع نقطہ نظر اور تجربات سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دیتا ہے۔ تفویض کا طریقہ امتحان کی عملی تیاری کے طور پر کام کرتا ہے۔اساتذہ امتحانی فارمیٹ اور معیار کے مطابق اسائنمنٹس تیار کر سکتے ہیں۔اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ طلباء تشخیص کے لیے اچھی طرح سے تیار ہیں۔ تفویض کے طریقہ کار کو تدریسی نقطہ نظر میں شامل کر کے اساتذہ ایک جامع سیکھنے کا تجربہ فراہم کرتے ہیں جو نظریاتی سمجھ سے بالاتر ہے۔ یہ نقطہ نظر طلباء کو کیمبرج او لیول کے اردو نصاب کے اہداف کے مطابق تعلیمی اور حقیقی دنیا دونوں سیاق وسباق میں موثر ترجمہ تحریر کے لیے تیار کرتا ہے۔

د۔ حوالہ جات

۱۔ محمد آفتاب احمد ثاقب، ڈاکٹر، اردو قواعد املا کے بنیادی اصول، پرنٹ لائن، راولپنڈی، جولائی ۲۰۱۳ء، ص ۴۶

۲۔ ڈاکٹر، پروفیسر، سید محمد عارف، رموزاو قاف (تحریر کا حسن)، ہائرایجو کیشن، اسلام آباد، ص ۳۸

۳۔ عطش درانی، ڈاکٹر، (مرتبہ) تدریس اُردو۔ جدید طریقے، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۳ء، ص ۹۴

۴۔ محمد اشرف کمال، ڈاکٹر، لسانیات کی تشکیل، ناصر شہزاد پرنٹر، لاہور، ۲۰۱۸ء

۵۔ صوبہ پنجاب میں اعلی تعلیم ثانوی سطح پر نصاب، درسی کتب اور امتحانی طریقہ کار کا تجزیاتی مطالعہ، اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی، ۲۰۱۶ء

۶۔ خالد محمود خان، فن ترجمہ نگاری اصطلاحات ترجمہ، فکشن ہاؤس لاہور، ۲۰۱۹ء، ص ۱۲۷

۷۔ سیدہ جعفر، ڈاکٹر، اردو مضمون کا ارتقا، طبع نیشنل فائن پرنٹنگ پریس، حیدر آباد، ۱۹۷۲ء، ص ۴

۸۔ ریاض احمد، ڈاکٹر، اُردو تدریس، جدید طریقے اور تقاضے، مکتبہ جامع نئی دہلی لیمیٹڈ، ۲۰۱۳ء، ص ۱۰۴

۹۔ ایضاً، ص ۱۰۱

۱۰۔ مجید بیدار، ڈاکٹر، ناول اور متعلقات ناول، نیشنل فائن پرنٹنگ پریس، حیدر آباد، طبع اول، ستمبر ۱۹۸۹ء، ص ۱۴۳

۱۱۔ سفینہ بیگم، ڈاکٹر، اردو ناول نظری و عملی تنقید، عرشیہ پبلی کیشنز، دہلی، ۲۰۲۲ء، ص ۷۴

۱۲۔ سلیم اختر، ڈاکٹر، اردو زبان کیا ہے؟، سنگ میل پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۲۱۹

۱۳۔ شازیہ آفتاب، اردو میں اصلاح املا کی کوشش، (تحقیقی و تنقیدی جائزہ)، ادارہ فروغ قومی زبان، پاکستان، ۲۰۱۲ء، ص ۷۸

باب سوم:

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان کے پرچہ دوم کا تدریسی طریقہ کار

ثانوی زبان کے پرچہ دوم میں کیمبرج اولیول اردو کے تدریسی طریقہ کار میں زبان کی جامع مہارت اور فہم کو فروغ دینے کے لیے کثیر جہتی نقطہ نظر شامل ہے۔ بات چیت اور تحریری رابطے کی مہارتوں کو بڑھانے کے لیے زبان کے انٹرایکٹو پریکٹس سیشنز کا انعقاد کیا جاتا ہے جبکہ ادبی تجزیہ طلبہ کو اردو ادب کی دولت سے روشناس کراتا ہے ۔

علامہ سید سلیمان ندوی اپنی کتاب ''نقوش سلیمانی'' میں لکھتے ہیں کہ :

''اردو زبان کا پیدا ہونا کسی ایک قوم یا قوت کا نہیں بلکہ مختلف قوموں اور زبانوں کے میل جول کا ایک ناگزیر اور لازمی نتیجہ ہے۔'' (۱)

اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ طلباء کی تحریری اور تخلیقی صلاحیتوں کو نکھارتی ہیں۔ تقریر اور پیشکش کی مہارتیں مواصلات کے اعتماد کو بڑھانے کے لیے تیار کی جاتی ہیں اور ٹیکنالوجی کو سیکھنے کے اضافی وسائل کے لیے مربوط کیا جاتا ہے۔امتحان کی تیاری کیمبرج اولیول کے اردو نصاب کے مطابق ہے جس میں پریکٹس امتحانات اور اسٹریٹجک رہنمائی شامل ہے۔ باقاعدہ تاثرات اور جائزے طلباء کی پیشرفت سے آگاہ کرتے ہیں سیکھنے کا ایک متحرک ماحول پیدا کرتے ہیں جو انہیں امتحانات اور اردو میں حقیقی زندگی میں مواصلات دونوں میں کامیابی کے لیے تیار کرتا ہے۔

الف۔ زبان کے استعمال کا تدریسی طریقہ (پرچہ دوم کے حوالے سے)

ثانوی زبان کے پرچے دوم کے طور پر کیمبرج اولیول اردو کا تدریسی طریقہ طلباء کی زبان کی مہارت اور مواصلات کی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ جو کمرہ جماعت میں مباحثے اور گروہی پروجیکٹس اور تحریری زبان کے عملی استعمال میں سہولت فراہم کرتی ہیں۔

ڈاکٹر رفیق احمد خاں کی رائے کے مطابق:

''اردو سائنس کی تعلیم کا اطمینان بخش ذریعہ بن سکتی ہے، اس سے خود استادوں کو لیکچر دینے میں سہولت ہو گی، میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ اکثر اپنے وقت اور قوت دماغی کا زیادہ تر حصہ، انگریزی کے فقروں کو زبانی یاد کرنے میں خرچ کرتے ہیں۔ اگر اردو کو ذریعہ تعلیم بنایا گیا تو وہی وقت اور دماغی قوت سائنس کے حقائق سے آگاہی حاصل کرنے میں صرف ہو گی۔'' (۲)

اردو زبان کی تدریس میں تحریری ورکشاپس مضمون لکھنے جیسے مخصوص کاموں پر توجہ مرکوز کرتی ہیں جبکہ گرائمر کی ہدایات اور ترجمے کی مشقیں درستی کو بڑھاتی ہیں۔

توفیق ڈاکٹر صاحب اپنے مضمون ''اردو کے قاعدے'' لسانیات کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''اردو میں جدید لسانیات اور صوتیات کی بازیابی کو ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزر، لیکن علوم کی بنا پر اردو اسم الخط اور درس و تدریس کے روایتی طریقوں کی تنقید میں جو غیر متوازن اور غیر دانشمندانہ رویہ اختیار کیا گیا ہے، اس سے اردو کی ابتدائی تعلیم میں نئ الجھنیں پیدا ہو گئی ہیں۔ بعض اہل لسانیات نے خیالات کے ذریعے اردو رسم الخط، حروف تہجی اور نظام املا وغیرہ کی بنیادیں اس طرح ہلا دی ہیں کہ ان کو سنبھالنا آسان نہیں۔'' (۳)

درج بالا اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ ٹیکنالوجی کا انضمام آن لائن وسائل کے ساتھ سیکھنے کی تکمیل کرتا ہے اور انفرادی تاثرات مہارت کو بہتر بنانے میں معاون ہیں۔ امتحان کی تیاری کی حکمت عملی امتحانات اور وقت کی پابندی کے مباحث اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ طلباء پرچہ دوم میں کامیابی کے لیے اچھی طرح سے تیار ہیں جس سے سیکھنے کا ایک جامع ماحول پیدا ہوتا ہے۔

ب۔ محاورات کا جملوں میں استعمال کا طریقہ کار

محاورات سے مراد ایسے الفاظ ہیں جن کو حقیقی معنی کے بجائے غیر حقیقی معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً کان بھرنا، کان کا کچا ہونا اور ناک میں دم بھرنا وغیرہ۔ یہ الفاظ ایسے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں جن کا ان کے اصل معنی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بطور مثال محاورات کے بارے میں اردو کا ایک مشہور شعر دیکھیے:

غزالاں تم تو واقف ہو کہو مجنوں کے مرنے کی

دوانہ مر گیا آخر کو ویرانے پہ کیا گزری

کیمبرج کے نصاب میں محاورات کو جملے میں مؤثر طریقے سے استعمال کرنے کے لیے ان کے معانی اور سیاق و سباق کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ اپنے سامعین اور اپنی زبان پر غور کریں۔ ایسے محاوروں کا استعمال کرتے ہوئے جو آپ کی تحریر یا تقریر کے لہجے اور انداز کے مطابق ہوں۔ محاورات کو دوسرے عناصر کے ساتھ ملا کر اپنی زبان کو تبدیل کریں لیکن ان کا زیادہ استعمال نہ کریں۔ ضرورت پڑنے پر سیاق و سباق یا وضاحت فراہم کرنا اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ آپ کے سامعین مطلوبہ معنی کو سمجھتے ہیں۔ اپنی تحریر میں محاوراتی اظہار کی مشق کرنا، وسیع پیمانے پر پڑھنا، اور یہ دیکھنا کہ تجربہ کار مصنفین محاورات کو کس طرح شامل کرتے ہیں آپ کی مہارت کو بڑھا سکتے ہیں۔ چاہے آپ رسمی یا نرم لہجے کا ارادہ کر رہے ہوں محاورات کا معقول استعمال آپ کی زبان میں مزاج اور اظہار کو بڑھاتا ہے جو آپ کی بات چیت کو مزید دلفریب اور یادگار بناتا ہے۔

ج۔ جملوں کی ساخت میں تبدیلی کا طریقہ کار

کیمبرج او لیول میں اردو قواعد کا استعمال اور جملوں کی ساخت میں تبدیلی نصاب کا اہم حصہ ہے۔ اس میں دیے گئے جملوں کو اس طرح تبدیل کیا جاتا ہے کہ ان کی ساخت اور معنی میں تبدیلی نہ آجائے۔ ذیل میں دو جملے بطور مثال تبدیل لیے گئے ہیں۔ جن میں جملوں کی ساخت میں اس طرح تبدیلی کی گئی ہے کہ ان کا مفہوم برقرار رہے۔

مثالیں:۔

- یہ حلوامیری امی نے بنایا ہے۔
- یہ حلوامیری کابنایاہوا ہے۔
- اکثر بچے آئس کریم شوق سے کھاتے ہیں۔
- آئس کریم اکثر بچے شوق سے کھاتے ہیں۔

درج بالا جملوں کی ساخت میں تبدیلی سے ہمیں یہ بات سمجھ آئی ہے کہ کوئی بھی جملہ بناتے ہوئے مفہوم میں تبدیلی ہوتی ہے، مفہوم میں تبدیلی نہ ہو۔

بقول ڈاکٹر گوپی چند نارنگ زبان سیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ :

> ''طالب علم نہ صرف اہل زبان کی بات چیت سمجھ سکے بلکہ زبان کی مخصوص آوازوں کو پیدا کرنے اور ان سے بننے والے الفاظ کو ترتیب دینے اور جملوں میں اس طرح پیش کرنے پر بھی قائل ہوں کہ اہل زبان اس کے مفہوم کو پوری طرح سے سمجھ لیں۔''
> (۴)

کیمبرج او لیول اردو بطور ثانوی زبان کے نصاب میں جملوں کی ساخت میں تبدیلی سے طلباء کو اپنی تحریری صلاحیت کو بڑھانے اور جملے کے ڈھانچے کو تبدیل کرنے اور الفاظ کو ترتیب سے لکھنا سکھایا جاتا ہے۔

(i)۔زمانے کے اعتبار سے

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان کے تناظر میں جملوں کی ساخت کو تبدیل کرنا زبان کے موثر اظہار کے لیے لازمی ہے۔ جملے کی ساخت کو تبدیل کرنے کا طریقہ کار طلباء کی لسانی استعداد کو فروغ دینے کے نصاب کے ہدف کے مطابق ہیں۔ متنوع جملے کی تعمیر کے ذریعے طلباء اپنی اردو تحریر میں نزاکت، وضاحت اور اسلوبیاتی تغیرات کو بیان کرتے ہیں۔ جملوں کی اقسام کو تبدیل کرنا، الفاظ کی ترتیب کو دوبارہ ترتیب دینا، جملے کی لمبائی میں ترمیم کرنا۔ اردو زبان میں ان کا اطلاق اظہار کی گہرائی کو فروغ دیتا ہے۔ اس طریقہ کار کو زبان کی ہدایات میں شامل کرکے اساتذہ ایسے جملے تیار کرنے میں طلباء

کی رہنمائی کر سکتے ہیں جو نہ صرف نصاب کے مقاصد سے ہم آہنگ ہوں بلکہ اردو نحو اور اسلوب کی اہمیت کی بھی عکاسی کریں۔

(ii)۔الفاظ متضاد، مذکر مونث اور واحد جمع کے اعتبار سے

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان کے تناظر میں ایک جامع ذخیرہ الفاظ اور زبان کی مہارت کو فروغ دینے کے لیے متضاد الفاظ، مذکر مونث، اور واحد جمع کی تبدیلی کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ جس طرح طلباء انگریزی میں متضاد الفاظ کی شناخت اور استعمال کرنا سیکھتے ہیں اسی طرح وہ اپنی زبان کی مہارت کو بڑھانے کے لیے اردو میں بھی وہی علمی مہارتیں استعمال کر سکتے ہیں۔ مذکر اور مونث کو سمجھنا اور گرائمر کی درستی موثر ابلاغ کے لیے ضروری ہے۔ اسی طرح واحد اور جمع کے تغیرات کو سمجھنا نصاب کے ہدف کے مطابق ہے جس میں طلباء کو تحریری اور تقریری اردو دونوں میں روانی سے اپنا اظہار کرنا سکھایا جاتا ہے۔ ان لسانی تصورات کو نصاب میں ضم کر کے ماہرین تعلیم طلباء کو اردو زبان کے ڈھانچے اور استعمال کی پیچیدگیوں کو تلاش کرنے کے لیے بااختیار بنا سکتے ہیں اور کیمبرج اولیول کے اردو نصاب کے مقاصد کے مطابق زبان کی ایک اچھی مہارت کو فروغ دے سکتے ہیں۔

د۔ نامکمل عبارات حل کرنے کا طریقہ

نامکمل جملوں کو حل کرنا ایک ایسا ہنر ہے جو کیمبرج اولیول اردو کے مقاصد کے مطابق ثانوی زبان کے طور پر زبان کی فہم اور اطلاق پر زور دیتا ہے۔ نصاب کے تناظر میں نامکمل جملوں کو حل کرنے میں گرائمر کی تفہیم اور سیاق وسباق کی تشریح کا امتزاج شامل ہے۔ طلباء کو جملے کو منطقی طور پر مکمل کرنے کے لیے اردو نحو، گرائمر کے قواعد اور الفاظ کے اپنے علم کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے۔ یہ کام نہ صرف لسانی مہارتوں کو تقویت دیتا ہے بلکہ ایک دیئے گیے سیاق وسباق میں مطلوبہ معنی کو سمجھنے کی ان کی صلاحیت کو بھی جانچتا ہے۔

اساتذہ کیمبرج اولیول کے اردو امتحانات میں پائے جانے والے فارمیٹ اور پیچیدگی کی عکاسی کرنے کے لیے طلباء کو تیار کرتے ہیں۔ نامکمل جملوں کے ساتھ مشق کرنے سے طلبہ اپنی زبان کی مہارت اور امتحان کے لیے تیاری کو بہتر بناتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ وہ اردو متن کی مؤثر طریقے سے ترجمانی کر

سکتے ہیں۔ نصاب میں نامکمل جملے کے کاموں کا یہ انضمام اردو کو ثانوی زبان کے طور پر حاصل کرنے والے طلباء میں زبان کی جامع مہارتوں کو فروغ دینے کے وسیع تر مقصد سے ہم آہنگ ہے۔

ہ۔ تلخیص نگاری میں زبان کا استعمال

خلاصہ کرنے کی مہارت کیمبرج اولیول اردو کے سیاق و سباق میں بطور ثانوی زبان ایک اہم جز ہے جو جامع زبان کی مہارت پر نصاب کے زور کے مطابق ہے۔ بلوم کے نظریے کی تحت خلاصہ کرنے میں اہم نکات کو برقرار رکھتے ہوئے معلومات کو کم کرنا، خیالات کو سمجھنے اور اختصار کے ساتھ اظہار کرنے کی طلباء کی صلاحیت کی جانچ کرنا شامل ہے۔ کیمبرج اولیول کے اردو امتحانات میں طلباء کو ایسے کاموں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن کے لیے انہیں اقتباسات کا خلاصہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جس سے اردو زبان کے الفاظ اور سیاق و سباق کی باریکیوں کے بارے میں ان کی سمجھ کو تقویت ملتی ہے۔

تلخیص نگاری کی یہ مشق طلباء کی لسانی صلاحیتوں کو نکھارتی ہے۔ اساتذہ خلاصہ کے کاموں کو نصاب میں ضم کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ طلباء اردو زبان کی پیچیدگیوں کو سمجھتے ہوئے درکار مہارتوں سے منسلک ہوں۔ کیمبرج اولیول کے اردو امتحانات کے فارمیٹ کی عکاسی کرنے والی مشقوں کے ذریعے طلباء اردو کو ثانوی زبان کے طور پر زبان کی مہارت اور مواصلات کی مہارت کو فروغ دینے کے نصاب کے مقاصد کو پورا کرتے ہوئے مؤثر طریقے سے معلومات کو نکالنا اور پہنچانا سیکھتے ہیں۔

i۔ املا

ثانوی زبان کے طور پر کیمبرج اولیول اردو کے تناظر میں ہجے اور تحریر میں مہارت کاموں کے درست اور مؤثر طریقے سے انجام دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جب طلباء کو اردو میں اقتباسات کا خلاصہ کرنے کا کام سونپا جاتا ہے تو الفاظ کی صحیح نمائندگی کو یقینی بنانے کے لیے املا پر توجہ دینا ضروری ہے۔ لکھنے کی مہارت طلباء کو خلاصے کو مظبوط انداز میں بیان کرنے کی صلاحیت دیتی ہے اور اصل متن تک پہنچنے میں مدد کر کرتی ہے۔

طلبہ کو کیمبرج اولیول کے اردو امتحانات میں خلاصہ کے کاموں میں سبقت حاصل کرنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ جامع نقطہ نظر اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ طلباء نہ صرف مواد کو سمجھتے ہیں بلکہ اپنے خلاصوں میں اس کا درست اور روانی سے اظہار بھی کر سکتے ہیں۔

ii۔ جملوں کی بناوٹ

جملوں کی ساخت اور زبان کا ایک بنیادی پہلو یہ ہے کہ معنی کو مؤثر طریقے سے بیان کرنے کے لیے الفاظ فقروں اور شقوں کی ترتیب کا خیال رکھا جاتا ہے۔ کیمبرج اولیول اردو میں ثانوی زبان کے طور پر طلباء کے لیے جملے کے ڈھانچے کو سمجھنا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے آپ کو مربوط اور گرائمر انداز میں بیان کریں۔ بنیادی عناصر جیسے مضامین، فعل، اعلانیہ، سوالیہ، اور فجائیہ وغیرہ جملے مختلف اقسام ہیں۔ جملے کی لمبائی، نحو اور الفاظ کی ترتیب تحریری اور بولی جانے والی مواصلات کی مجموعی روانی اور اثر میں معاون ہے۔

iii۔ رموزاوقاف

رموز، رمز کی جمع ہے جس کا مطلب علامت یا اشارہ کرنا ہے۔ اوقاف، وقف کی جمع ہے جس کے معنی ٹھہرنے یا رکنے کے ہیں۔ رموزاقاف یا علامات وقف اُن اشاروں یا علامتوں کو کہتے ہیں جو کسی عبارت کے ایک حصے کو باقی حصوں سے علیحدہ کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

مطلوبہ مفہوم کو پہنچانے اور مربوط مواصلت کو یقینی بنانے کے لیے مناسب اوقاف بہت اہم ہیں۔ اگرچہ یہ عناصر مختلف کام سرانجام دیتے ہیں۔ تخلیقی تحریر میں، جیسے کہ شاعری یا گیت کی کمپوزیشن، شاعر اکثر نظموں کی تکمیل کے لیے اوقاف کو حکمت عملی سے استعمال کرتے ہیں۔ جس سے ایک ہم آہنگ اور اثر انگیز لسانی تجربہ ہوتا ہے۔ زبان کی تعلیم میں طلباء موثر اور اظہار خیال کے لیے نظموں اور اوقاف کے باہمی تعامل کی تعریف کرنا سیکھتے ہیں۔

و۔ تفہیم کے سوالات میں زبان کا استعمال

تفہیم کے سوالات میں زبان کا استعمال تشخیصات کا ایک اہم پہلو ہے۔ جسے کیمبرج اولیول اردو میں ثانوی زبان کے امتحان کے طور پر پایا جاتا ہے۔ یہ سوالات مختلف زبان کی مہارتوں میں طالب علم کی مہارت کا

اندازہ لگانے کے لیے احتیاط سے تیار کیے گیے ہیں۔ طلبا کو ان بنیادی خیالات کو سمجھنے، مخصوص تفصیلات حاصل کرنے، معنی نکالنے اور دیے گیے اقتباسات کے اندر معلومات کی تشریح کرنے کی صلاحیت پر جانچا جاتا ہے۔ان سوالات میں استعمال کی جانے والی زبان کا مقصد سیاق وسباق میں الفاظ کے فہم کا اندازہ لگانا اور متن میں خیالات کی ترتیب اور تنظیم کو سمجھنے کے لیے طالب علم کی صلاحیت کا جائزہ لینا ہے۔ سوالات مصنف کے مقصد، لہجے، یا رویے کی شناخت کا پتہ لگا سکتے ہیں جو طلباء کو معلومات کا مؤثر طریقے سے تجزیہ اور ترکیب کرنے پر اکساتے ہیں۔ فہمی سوالات کے ساتھ مشق کرنے سے نہ صرف طلباء کی زبان کی سمجھ میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ ہدف زبان کی تعلیم کے مقاصد اور امتحانی معیارات کے مطابق تجزیاتی اور تنقیدی سوچ کی مہارت بھی پیدا ہوتی ہے۔

i۔ املا

تفہیم کے سوالات میں زبان کے استعمال کے تناظر میں ہجے کی تحریر طالب علم کی مجموعی زبان کی مہارت کا اندازہ لگانے اور جانچنے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ تفہیم کے سوالات اکثر طلباء سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ نہ صرف کسی حوالے کے معنی کو سمجھیں بلکہ اپنے جوابات کو تحریری شکل میں بھی بیان کریں۔ ہجے کی درستی اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے کہ طلبہ متن کو مؤثر طریقے سے سمجھ سکیں۔ درست ہجے نہ صرف واضح اور درست مواصلت کا ایک بنیادی پہلو ہے بلکہ تحریری جوابات کی مجموعی ہم آہنگی اور پیشہ ورانہ مہارت میں بھی معاون ہے۔

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان کے امتحان میں زبان کی مہارت کا جامع جائزہ لیا جاتا ہے۔ ہجے کی تحریر کو فہم کے سوالات کے ساتھ جوڑا جاتا ہے تاکہ طلباء کی تحریری شکل میں درست اور مؤثر طریقے سے اپنی تشریحات کا اظہار کرنے کی صلاحیت کا اندازہ لگایا جاسکے۔

(ii)۔ جملوں کی بناوٹ

جملوں کی ساخت سے مراد الفاظ، فقرے اور شقوں کی تنظیم ہے جو ایک مکمل سوچ کو بیان کرتی ہے۔ زبان اور مواصلات میں جملے کی ساخت خیالات کو واضح اور مؤثر طریقے سے ظاہر کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ایک بنیادی جملہ عام طور پر ایک مضمون، فعل اور شے پر مشتمل ہوتا ہے۔ جملے کی مختلف اقسام؛ جیسا کہ اعلانیہ، تفتیشی، اور فجائیہ الگ الگ بات چیت کے مقاصد کو پورا

کرتی ہیں۔ جملے کی لمبائی، نحو اور الفاظ کی ترتیب تحریری اور بولی جانے والی زبان کے مجموعی بہاؤ اور اثر میں معاون ہے۔

کیمبرج او لیول اردو بطور ثانوی زبان سیکھنے اور تشخیص میں جملے کی ساخت کو سمجھنا اور اس پر عبور حاصل کرنا ضروری اجزاء ہیں۔ طلباء سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ جملے بناتے ہوئے گرائمر اور رموز او قاف کا خاص خیال رکھیں۔ جملے کی ساخت کو مناسب طریقے سے استعمال کرنے کی صلاحیت طلباء کی مہارت اور زبان کی اہلیت کو بڑھاتی ہے۔

iii۔ رموز او قاف

رموز او قاف براہ راست تفہیم کے سوالات سے متعلق ہیں۔ تفہیم کے سوالات اکثر مصنف کے ارادے، لہجے اور اقتباس کی مجموعی ساخت کو سمجھنے کے لیے طالب علم کی صلاحیت کا اندازہ لگاتے ہیں۔ ان باریکیوں کو درست طریقے سے پہنچانے کے لیے مناسب او قاف بہت ضروری ہیں۔ سوالات مخصوص او قاف کے نشانات، مصنف کے توقف یا زور کے استعمال یا متن کے مجموعی بہاؤ کے بارے میں پوچھ سکتے ہیں۔

اس طرح زبان کے استعمال کو متن کی تفہیم اور تشریح سے جوڑتا ہے۔ یہ مربوط نقطہ نظر اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ طلباء نہ صرف اقتباس کے معنی کو سمجھتے ہیں بلکہ مصنف کے ذریعہ کیے گیے فنی اور لسانی انتخاب کی بھی تعریف کرتے ہیں۔

عرشی صاحب نے دیوان غالب کے مقدمے میں لکھا ہے:

> ''یوں تو اس نسخے میں وقف کی کئی علامتیں استعمال کی ہیں، مگر ان میں سے قامے کو حد افراط تک برتا گیا ہے۔ چونکہ غالب جیسے تعقید پسند استاد کے کلام کا مطلب سمجھنے اور سمجھانے کے لیے ایسا کرنا ناگزیر تھا، اس لیے امید ہے کہ دیدہ ور نقاد اس سے در گزر فرمائیں گے۔'' (۵)

کیمبرج او لیول اردو بطور ثانوی زبان میں طلباء کو ایسے فقروں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے جن میں رموز او قاف اور شاعری مجموعی طور پر فہم میں معاون ہوتے ہیں۔ ان عناصر سے متعلق سوالات

طالب علموں کو یہ تجزیہ کرنے پر آمادہ کر سکتے ہیں کہ اوقاف معنی کو کس طرح متاثر کرتے ہیں یا نظمیں ادبی اسلوب میں کس طرح حصہ ڈالتی ہیں۔

ز۔ موضوع کی پیش کش کا طریقہ کار (پرچہ دوم کے حوالے سے)

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان میں پرچہ دوم کے لیے مضمون کی پیشکش کے طریقہ کار میں علم یا خیالات کو پہنچانے کے لیے حکمت عملی کا طریقہ کار شامل ہے۔ جو ایک واضح تعارف کے ساتھ شروع ہوتے ہوئے مرکزی تھیم اور مقاصد کا خاکہ پیش کرتا ہے۔ بلوم کی تجزیاتی درجہ بندی جس میں وضاحتی پریزنٹیشن اور دلچسپی کو بڑھانے کے لیے عنوانات اور بصری مہارتوں کے استعمال کے ساتھ مواد کی ایک منظم تنظیم شامل ہے۔ زبان میں مہارت پر زور دیا گیا ہے۔ درست اور واضح اظہار کو یقینی بنایا گیا ہے جو زبان پر مرکوز امتحانات میں خاص طور پر اہم ہے۔ سامعین کے تعامل اور شرکت کی حوصلہ افزائی ایک متحرک سیکھنے کے ماحول میں مدد کرتی ہے اور فہم کو برقرار رکھنے کو فروغ دیتی ہے۔ اختتام کلیدی میں نکات کا خلاصہ کیا گیا ہے جو مرکزی پیغام کو تقویت دیتا ہے۔ اور موثر ٹائم مینجمنٹ مختص وقت کے اندر جامع کوریج کو یقینی بنایا گیا ہے۔ یہ جامع اور منظم نقطہ نظر امتحان کے مقاصد کے مطابق ہے، جس سے نہ صرف تفہیم کی گہرائی بلکہ موضوع کے تناظر میں معلومات کو مؤثر طریقے سے پیش کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ درج ذیل موضوعات میں بلوم ٹیکسانومی کے درجات کو فریم ورک کے طور پر شامل کیا جائے گا۔

1۔ محاورات میں موضوع کی پیش کش کا تدریسی طریقہ کار۔ بلوم ٹیکسانومی فریم ورک

محاورات میں موضوع کی پیشکش کے تدریسی طریقہ کار میں موثر سیکھنے کی سہولت کے لیے ایک جامع نقطہ نظر شامل ہے۔ تعارف اور سیاق وسباق کے ساتھ شروع کرتے ہوئے اساتذہ محاوروں کے ثقافتی یا تاریخی پس منظر کو واضح کرتے ہیں۔ معنی اور استعمال کا واضح بیان، بصری امداد اور متنوع مثالوں کی مدد سے تفہیم کو بڑھاتا ہے۔ انٹرایکٹو سرگرمیاں جیسا کہ کردار ادا کرنا اور مباحثے طالب علموں کو محاورات کے اطلاق میں عملی فہم کو فروغ دینے میں فعال طور پر مشغول کرتے ہیں۔ لفظی فقروں کے ساتھ موازنہ محاوراتی اظہار کی منفرد نوعیت کو اجاگر کرتا ہے۔

سجاد مرزا بیگ دہلوی تسہیل البلاغت میں لکھتے ہیں:

> ''محاورے کی تعریف یہ ہے کہ جب کلام دو یا دو سے زیادہ الفاظ سے مرکب ہو اور وہ الفاظ اپنے لغوی معنی (موضوع لہ) میں استعمال نہ ہوتے ہوں تو وہ کلام محاورہ کہلاتا ہے ۔روزمرہ بول چال اور اسلوب بیان کو کہتے ہیں جو خاص اہل زبان استعمال کرتے ہیں اس میں قیاس کو دخل نہیں بلکہ سماعت پر دارومدار ہے۔'' (۶)

اوپر دیے گیے اقتباس میں محاورات کے معنی و مفہوم کو واضح کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ محاورات کے اطلاق کی حوصلہ افزائی کرنا متنوع سیاق و سباق میں ان کے استعمال کو مستحکم کرتا ہے۔ جائزے، کوئزز اور پریزنٹیشنز فہم اور اطلاق دونوں میں طلباء کی مہارت کو بہتر کرتے ہیں۔اس جامع اور متعامل تدریسی طریقہ کار کا مقصد محاوروں کی تعلیم کو دل چسپ اور زبان کے استعمال میں قابل اطلاق بنانا ہے اور زبان کی تدریس کے موثر طریقوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنا ہے۔

i۔ تقریری طریقہ کار (Lecture Method)

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) نصاب میں لیکچر کا طریقہ محاوروں کو پیش کرنے کے لیے ایک منظم تدریسی نقطہ نظر کے طور پر کام کرتا ہے۔ جس میں استاد محاورات کے معانی، استعمال اور ثقافتی سیاق وسباق کی تفصیل کے ساتھ منظم پیشکشیں پیش کرتے ہیں۔

ڈاکٹر اقتدار حسین لکھتے ہیں:

> ''تقریباہر زبان میں تحریر اور تقریر میں تھوڑا سا فرق ہوتا ہے۔بعض الفاظ کو لکھتے ایک طرح سے ہیں اور اس کو بولتے دوسرے طریقے سے ہیں۔ یعنی بہت سے حروف ایسے ہیں جو کسی لفظ میں تحریر میں تو آتے ہیں لیکن تلفظ میں نہیں آتے۔مثلا اردو میں ''بالغرض ''یا'' فی الحال'' ایسے الفاظ ہیں جن میں الف اور ی کا استعمال تلفظ میں نہیں ہے۔'' (۷)

بصری امداد اور انٹرایکٹو عناصر مشغولیت کو بڑھاتے ہیں اور گہرائی سے فہم کو آسان بناتے ہیں۔ جبکہ مشق اور اطلاق کے مواقع سیکھنے کو تقویت دیتے ہیں۔ ثقافتی تناظر پر زور طلباء میں ثقافتی بیداری کو فروغ دیتا ہے۔تاثرات اور تشخیص کا طریقہ کار محاوراتی تاثرات کو سمجھنے اور استعمال کرنے

میں طلباء کی مہارت کو یقینی بناتا ہے۔ لیکچر کا طریقہ کار اردو زبان کے سیاق و سباق میں محاورات پر عبور حاصل کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

ii۔ منطقی طریقہ کار (Logical Method)

کیمبرج او لیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) کے نصاب میں محاورات کی تدریسی پیش کش میں منطقی طریقہ فہم کو بڑھانے کے لیے محاوراتی تاثرات کا ایک منظم توڑ اور تجزیہ کرتا ہے۔ اساتذہ محاورات کی تعریف کرتے ہوئے اور ان کی ساخت کا تجزیہ کرتے ہوئے لغوی کو علامتی معنی سے ممتاز کرتے ہوئے شروع کرتے ہیں۔ اس کے بعد محاورات کو موضوعاتی مماثلتوں، لسانی خصوصیات یا سیاق و سباق کی بنیاد پر درجہ بندی کی جاتی ہے۔ تقابلی تجزیہ محاوراتی زبان کی گہری سمجھ کو فروغ دیتا ہے جبکہ اطلاق کی مشقیں اور مسئلہ حل کرنے کے کام طلباء کو محاورات کو تخلیقی اور حکمت عملی سے لاگو کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

iii۔ مباحثی طریقہ کار (Discussion Method)

کیمبرج او لیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) نصاب کے اندر محاورات کی تدریسی پیشکش میں بحث کا طریقہ ایک باہمی اور باہمی تعاون فراہم کرتا ہے۔ بلوم کے مطابق اساتذہ محاوراتی تاثرات پر بات چیت کا آغاز کرتے ہیں اور طلباء کو اپنی تشریحات، تجربات اور محاوروں کی مثالیں بتا کر فعال طور پر حصہ لینے کی ترغیب دیتے ہیں۔ سوالات اور اشاروں کے ذریعے طلباء محاورات کے معانی، استعمال اور ثقافتی سیاق و سباق کو سمجھتے ہیں۔ مباحثوں میں مستند متن یا ملٹی میڈیا وسائل کے اندر محاوراتی تاثرات کا تجزیہ کرنا، تنقیدی سوچ اور زبان کو سمجھنے کی مہارت کو فروغ دینا شامل ہے۔ بات چیت سے طلباء کو ایک دوسرے کے نقطہ نظر اور تجربات سے سیکھنے میں مدد ملتی ہے۔ جس سے ان کی محاوراتی زبان کی سمجھ میں اضافہ ہوتا ہے۔ بحث کا طریقہ مصروفیت، تنقیدی استفسار اور فعال سیکھنے کو فروغ دیتا ہے۔ طلباء کو کیمبرج او لیول کے نصاب میں اردو زبان کے سیاق و سباق میں محاوراتی تاثرات کو سمجھنے اور مؤثر طریقے سے استعمال کرنے میں مہارت پیدا کرنے کے لیے بااختیار بناتا ہے۔

iv۔ تفویضی طریقہ کار (Assignment Method)

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) نصاب میں محاورات کی تدریسی پیشکش میں تفویض کا طریقہ ایک منظم طریقہ پیش کرتا ہے۔اساتذہ اسائنمنٹس تیار کرتے ہیں جن کے لیے طلبا کو مختلف سیاق وسباق میں محاوراتی تاثرات دریافت اور تجزیہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسائنمنٹس میں متن میں محاوروں کی شناخت کرنا،ان کے معانی اور استعمال کا تجزیہ کرنااور محاوراتی زبان کو شامل کرتے ہوئے اصل جملے یا کمپوزیشن بنانا شامل ہے۔ طلباء کو ثقافتی ماخذ اور مخصوص محاوروں کی اہمیت پر تحقیق کرنے کا کام کہا جاتا ہے۔سیاق وسباق کے استعمال کی گہری سمجھ کو فروغ دینااور تفویض کا طریقہ تنقیدی سوچ کی مہارتوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

2۔ تلخیص نگاری میں موضوع کی پیش کش کا تدریسی طریقہ کار۔ بلوم ٹیکسانومی فریم ورک

کیمبرج اولیول کو اردو بطور ثانوی زبان کے طور پر پیش کرنے کا طریقہ طلباء کی معلومات کو مؤثر طریقے سے تلخیص نگاری کی مہارت سے آگاہی دیتا ہے۔ ماہرین تعلیم کلیدی نکات کی نشاندہی کرتے ہوئے ،خلاصہ کی اہمیت کے تعارف کے ساتھ شروع کرتے ہیں۔اس سلسلے میں بلوم کے تفہیم اور تخلیقی درجات معلومات کو بیان کرنے اور ترکیب کرنے کے فن میں مہارت حاصل کرنے میں طلباء کی رہنمائی کرتے ہیں۔ توفیق ڈاکٹر صاحب اپنے مضمون" اردو کے قاعدے" لسانیات کے بارے میں لکھتے ہیں کہ :

> "اردو میں جدید لسانیات اور صوتیات کی باریابی کو ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا، لیکن ان علوم کی بنا پر اردو رسم الخط اور درس وتدریس کے روایتی طریقوں کی تنقید میں جو غیر متوازن اور غیر دانشمندانہ رویہ اختیار کیا گیا ہے،اس سے اردو کی ابتدائی تعلیم میں نئ الجھنیں پیدا ہو گئی ہیں۔ بعض اہل لسانیات نے اپنے خیالات کے زریعے اور اردو رسم الخط ، حروف تہجی ،اور نظام املا وغیرہ کی بنیادیں اس طرح ہلادی ہیں کہ ان کو سنبھالنا آسان نہیں۔" (۸)

اوپر بیان کیے گیے متن کی مدد سے خلاصہ نگاری کا عمل واضح اور جامع ہے۔اور کیمبرج اولیول کے اردو نصاب کی مہارت کے اہداف کے مطابق ہے۔جماعت میں عملی سرگرمیوں کے ذریعے طلباء اپنی خلاصہ کاری کی مہارتوں کو بہتر بناتے ہیں اور انہیں مختلف سیاق وسباق کے مطابق ڈھالتے ہیں۔ ٹیکنالوجی کا استعمال روایتی تدریسی طریقوں کی تکمیل کرتا ہے۔ خلاصہ نگاری کا طریقہ طلباء میں تنقیدی سوچ، فہم اور موثر ابلاغ کو بھی

بڑھاتا ہے جو کامیابی سے زبان سیکھنے کے اہم اجزاء ہیں۔ زیر بحث موضوعات میں بلوم ٹیکسانومی کو مد نظر رکھا جائے گا۔

i۔ تقریری طریقہ کار(Lecture Method)

کیمبرج او لیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) نصاب میں لیکچر کا طریقہ ایک تدریسی طریقہ ہے جسے خلاصہ میں موضوعات کو پیش کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اساتذہ طلباء کو خلاصہ کے تصور، زبان کے فہم اور مواصلات میں اس کی اہمیت سے متعارف کرانے کے لیے منظم لیکچرز کا استعمال کرتے ہیں۔ لیکچر عام طور پر خلاصہ کرنے کے مقصد اور فوائد کی وضاحت کے ساتھ شروع ہوتا ہے اس کے بعد مؤثر خلاصہ کے لیے اہم حکمت عملیوں اور تکنیکوں پر بحث ہوتی ہے۔ مرحلہ وار عمل میں طلباء کی رہنمائی کی جاتی ہے اور بصری امداد جیسے سلائیڈز یا ڈایاگرام کا استعمال تفہیم اور مشغولیت کو بڑھانے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اساتذہ فعال شرکت کو فروغ دینے اور سیکھنے کو تقویت دینے کے لیے انٹرایکٹو عناصر جیسے سوالات یا کلاس ڈسکشنز کو شامل کرتے ہیں۔ لیکچر کے دوران طلباء کو خلاصہ کرنے کے بارے میں رہنمائی حاصل ہوتی ہے اور ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ ساختی مشقوں کے ذریعے خلاصہ نگاری کی مہارتوں پر عمل کریں۔ تاثرات اور تشخیص کا طریقہ کار کیمبرج اولیول کے نصاب میں اردو زبان میں طالب علموں کی فہم اور خلاصہ کی تکنیک میں مہارت کو یقینی بناتا ہے۔

ii۔ منطقی طریقہ کار(Logical Method)

کیمبرج او لیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) نصاب میں منطقی طریقہ خلاصہ میں موضوعات کو پیش کرنے کے لیے ایک جامع اور منظم تدریسی نقطہ نظر کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ طریقہ خلاصہ کے تصور اور مقصد کی گہرائی سے تحقیق کے ساتھ شروع ہوتا ہے فہم، مواصلات اور تنقیدی سوچ کی مہارتوں کو آسان بنانے میں اس کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ اساتذہ منظم طریقے سے منطقی مراحل میں خلاصہ کرنے کے عمل کو مکمل کرتے ہیں جس کا آغاز مرکزی خیالات، اہم نکات، اور متن میں معاون تفصیلات کی شناخت سے ہوتا ہے۔ ہدایات کے ذریعے طلباء معلومات کا تنقیدی تجزیہ کرنا سیکھتے ہیں۔ اساتذہ طلباء کو ان کے خلاصوں میں ہم آہنگی اور وضاحت کو برقرار رکھتے ہوئے

مؤثر طریقے سے معلومات کو منظم اور کم کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ منطقی طریقہ میں مختلف تکنیکوں کو بھی شامل کیا گیا ہے جیسے کہ خلاصہ کے عمل میں پیرافراسنگ، سنتھیسائزنگ اور غیر متعلقہ تفصیلات سے گریز کیا جاتا ہے۔ طلباء مختلف قسم کی پریکٹس سرگرمیوں اور اسائنمنٹس میں مشغول ہوتے ہیں جو خلاصہ کاری کی مہارتوں کے استعمال کے مواقع فراہم کرتے ہیں جس سے وہ اپنی صلاحیتوں کو بتدریج نکھارتے ہیں۔ اساتذہ سیکھنے کے پورے عمل میں تعمیری آراء اور تعاون پیش کرتے ہیں جو طلبہ کو اردو زبان کے تناظر میں موضوعات کا خلاصہ کرنے میں مہارت حاصل کرنے کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ منطقی استدلال اور تجزیاتی سوچ پر زور دے کر منطقی طریقہ طالب علموں کو کیمبرج اولیول کے نصاب کے مقاصد کے ساتھ ہم آہنگ اور خلاصہ نگار بننے میں مدد کرتا ہے۔

iii۔ مباحثی طریقہ کار(Discussion Method)

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) نصاب میں بحث کا طریقہ مختصراً موضوعات کو پیش کرنے کے لیے ایک تدریسی نقطہ نظر کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ طریقہ طالب علم کی مصروفیت اور تنقیدی سوچ کو فروغ دیتا ہے۔ اساتذہ زبان کی فہم اور کمیونیکیشن میں خلاصہ کرنے کے مقصد اور اہمیت کا ایک جائزہ فراہم کرتے ہوئے گفتگو کا آغاز کرتے ہیں۔ متن سے کلیدی معلومات کو نکالنے میں اس کے کردار پر زور دیتے ہیں۔ اساتذہ سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے طلباء اپنی بصیرت، تجربات اور خلاصہ کی تکنیکوں اور ان کے اطلاق کے بارے میں نقطہ نظر کا اشتراک کر کے بحث میں فعال طور پر حصہ لیتے ہیں۔ باہمی تعاون کے ذریعے طلباء اجتماعی طور پر اہم خیالات، اہم نکات اور متن میں معاون تفصیلات کی شناخت اور تجزیہ کرتے ہیں۔ سیشن کے دوران زیر بحث مختلف خلاصہ کی حکمت عملیوں کو استعمال کرتے ہیں۔ اساتذہ وضاحت اور تاثرات پیش ہیں تاکہ طلباء کی سمجھ اور خلاصہ کے تصورات میں مہارت کو یقینی بنایا جاسکے۔ مباحثی طریقہ گہری مصروفیت، تنقیدی استفسار اور باہمی تعاون کے ساتھ سیکھنے کو فروغ دیتا ہے۔ طلباء کو اردو زبان کے سیاق وسباق میں موضوعات کا خلاصہ کرنے میں مہارت پیدا کرنے کے لیے کیمبرج اولیول کا نصاب میں بیان کردہ مقاصد کے مطابق ہے۔

iv۔ تفویضی طریقہ کار(Assignment Method)

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) نصاب میں تفویض کا طریقہ ایک مضبوط تعلیمی حکمت عملی ہے۔ جس کا استعمال طلباء خلاصہ کی مشق میں گہرائی سے کرتے ہیں۔اسائنمنٹس کو احتیاط سے تیار کیا گیا ہے تاکہ طلباء کو ان کی خلاصہ نگاری کی مہارتوں کو تیار کرنے اور ان کو بہتر بنانے کے لیے منظم مواقع فراہم کیے جائیں۔بلوم کے مطابق ان اسائنمنٹس میں مختلف قسم کے کام شامل ہیں جن کا مقصد اصل متن کے بنیادی جوہر کو برقرار رکھتے ہوئے پیچیدہ معلومات کو جامع اور مربوط خلاصوں میں اخذ کرنے کے لیے طلباء کی صلاحیتوں کو بڑھانا ہے۔ مثال کے طور پر طالب علموں کو اقتباسات، مضامین یا ادبی متن کا خلاصہ کرنے کا کام دیا جاتا ہے۔ جس میں ان سے اہم خیالات، اہم نکات اور معاون تفصیلات کی نشاندہی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور پھر اس معلومات کو ایک مختصر شکل میں ترتیب دیا جاتا ہے۔ طلباء کو لمبی تحریروں کو مختصر شکلوں، جیسے خلاصہ یا ایگزیکٹو خلاصے میں سمیٹنے کا کام دیا جاتا ہے۔اسائنمنٹس میں اکثر تنقیدی تجزیہ کے عناصر شامل ہوتے ہیں جو طلباء کو خلاصہ کی جانے والی معلومات کی مطابقت اور اہمیت کا جائزہ لینے کی ترغیب دیتے ہیں۔اساتذہ ہر اسائنمنٹ کے لیے واضح ہدایات اور تفصیلی رہنما مواد فراہم کرتے ہیں۔اساتذہ طلباء کو کامیابی کے لیے مخصوص معیارات اور تیار کردہ خلاصوں کے معیار کے لیے توقعات کا خاکہ پیش کرتے ہیں۔ جب طلباء ان اسائنمنٹس پر کام کرتے ہیں تو انہیں اساتذہ کی طرف سے مسلسل تعاون حاصل ہوتا ہے۔ جو ان کی خلاصہ کاری کی مہارتوں کو مزید ترقی دینے کے مواقع کے بارے میں رہنمائی پیش کرتے ہیں۔احتیاط سے تیار کی گئی ان اسائنمنٹس میں شامل ہونے کے ذریعے طلباء نہ صرف خلاصہ نگاری میں اپنی مہارت کو بڑھاتے ہیں بلکہ کیمبرج اولیول کے نصاب کے مقاصد کے مطابق اردو زبان کے سیاق و سباق کے بارے میں اپنی سمجھ کو بھی مزید نکھارتے ہیں۔

3۔ تفہیم کے سوالات میں موضوع کی پیش کش کا تدریسی طریقہ کار ۔ بلوم ٹیکسانومی فریم ورک

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان میں طلباء کے لیے تفہیم کے سوالات پیش کرنے کا تدریسی طریقہ کار بلوم ٹیکسانومی کی درجہ بندی کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے۔اس میں سبق تعارفی پیرا گراف کے ساتھ شروع کرتے ہوئے جو مختلف سیاق وسباق میں فہم کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔اساتذہ متن کے ڈھانچے کا تجزیہ کرنے، اہم خیالات کی نشاندہی کرنے اور مصنف کے مقصد کو سمجھنے میں طلباء کی رہنمائی کرتے ہیں۔ذخیرہ الفاظ کی تعمیر،فعال پڑھنے کی حکمت عملی اور بات چیت مشغولیت اور تفہیم کی گہرائی کو فروغ دیتی ہے۔

مختلف سوالات کی اقسام پر زور فہم کے چیلنجوں سے نمٹنے میں استعداد پیدا کرتا ہے۔تنقیدی سوچ کی مہارتوں سیاق وسباق کی تفہیم اور مستند پڑھنے کے مواد کو یکجا کرنا طلباء کو کیمبرج اولیول کے اردو امتحان میں فہمی سوالات کی نفیس اور متنوع نوعیت کے لیے تیار کرتا ہے۔

i۔ تقریری طریقہ کار(Lecture Method)

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) نصاب میں لیکچر کا طریقہ تفہیم کے سوالات میں موضوعات کو پیش کرنے کے لیے بلوم کے تفہیمی درجے کو استعمال کیا جاتا ہے۔ساختی لیکچرز کے ذریعے اساتذہ طلبہ کو امتحان میں درپیش مختلف قسم کے فہمی سوالات سے متعارف کراتے ہیں۔لیکچر عام طور پر زبان کی مہارت اور تعلیمی کامیابی میں فہم کی مہارت کی اہمیت کی وضاحت کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔اس کے بعد اساتذہ منظم طریقے سے مختلف قسم کے فہم سوالات پیش کرتے ہیں جیسے لغوی، قیاسی، تشخیصی سوالات اور مخصوص خصوصیات اور حکمت عملیوں کی وضاحت کرتے ہوئے جو ہر قسم سے مؤثر طریقے سے نمٹنے کے لیے درکار ہیں۔مستند مثالوں کو استعمال کرتے ہوئے انسٹرکٹرز یہ ظاہر کرتے ہیں کہ کس طرح اہم معلومات کی شناخت کی جائے، تخمینہ لگایا جائے اور متنی شواہد کا تجزیہ کیا جائے تاکہ فہمی سوالات کا درست جواب دیا جاسکے۔ بصری امداد جیسے کہ سلائیڈز یا خاکے تفہیم اور مشغولیت کو بڑھانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اساتذہ فعال شرکت کی حوصلہ افزائی اور سیکھنے کو تقویت دینے کے لیے انٹرایکٹو عناصر جیسے سوالات اور کلاس ڈسکشنز کو بھی شامل کرتے ہیں۔ پورے لیکچر کے دوران، طلباء کو فہم کی حکمت عملیوں پر رہنمائی ملتی ہے اور انہیں منظم مشقوں کے ذریعے ان حکمت عملیوں کو لاگو کرنے کی مشق کرنے کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔تاثرات اور

تشخیص کا طریقہ کار کیمبرج اولیول کے نصاب کے مقاصد کے مطابق اردو زبان کے سیاق وسباق میں طلبہ کے فہم اور تفہیمی سوالات میں مہارت کو یقینی بناتا ہے۔

ii۔ منطقی طریقہ کار (Logical Method)

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) نصاب میں منطقی طریقہ فہمی سوالات میں موضوعات کو پیش کرنے کے لیے بلوم کا نظریہ ایک منظم تدریسی طریقہ کار کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس طریقہ کے ذریعے اساتذہ امتحان میں درپیش فہم سوالات کی ساخت اور اقسام کو سمجھنے میں طلباء کی رہنمائی کرتے ہیں۔ منطقی طریقہ زبان کی مہارت اور تعلیمی کامیابی میں فہم کی مہارت کے مقصد اور اہمیت کی وضاحت کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ تفہیم کے سوالات میں طلباء کو نمونے کے اقتباسات، عبارتوں کا تجزیہ کرنا، کلیدی معلومات کی شناخت کرنا، قیاس آرائیاں کرنا اور فہمی سوالات کے مؤثر طریقے سے جواب دینے کے لیے نتیجہ اخذ کرنا سکھایا جاتا ہے۔ اساتذہ سکھانے کے عمل میں طلباء کو رائے اور رہنمائی مہیا کرتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ طلباء اردو زبان کے سیاق وسباق میں تفہیم کے سوالات میں مہارت حاصل کر سکیں۔

iii۔ مباحثی طریقہ کار (Discussion Method)

کیمبرج او لیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) نصاب میں مباحثی طریقہ تفہیم کے سوالات میں موضوعات کو پیش کرنے کے لیے ایک تعاملی تدریسی نقطہ نظر کے طور پر کام کرتا ہے۔ آسان گفتگو کے ذریعے اساتذہ طلبہ کو امتحان میں پیش آنے والے فہمی سوالات سے متعلق ساخت و اقسام اور حکمت عملیوں کی کھوج میں مشغول کرتے ہیں۔ بحث کا آغاز زبان سیکھنے اور تعلیمی کامیابی میں فہم کی مہارت کی اہمیت کے تعارف سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد اساتذہ نمونہ کے اقتباسات یا عبارتوں کا مشترکہ طور پر تجزیہ کرنے میں طلباء کی رہنمائی کرتے ہیں۔ انہیں کلیدی معلومات کی شناخت کرنے، قیاس آرائیاں کرنے اور مختلف قسم کے فہمی سوالات کے جوابات تیار کرنے کے لیے کہتے ہیں۔ اس طرح کی سرگرمیاں تنقیدی سوچ کو فروغ دیتی ہیں کیونکہ طلباء ایک دوسرے کے نقطہ نظر اور استدلال کے عمل سے سیکھتے ہیں۔ اساتذہ ضرورت کے مطابق رہنمائی اور وضاحت فراہم کرتے ہیں۔ اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ طلباء فہم کی حکمت عملیوں اور تکنیکوں کو جامع طور

پر سمجھیں۔انٹرایکٹو مکالمے اور باہمی تعاون کے ساتھ مسائل کے حل کے ذریعے طلباءاردو زبان کے تناظر میں فہمی سوالات کی اقسام کی گہری سمجھ پیدا کرتے ہیں جو کیمبرج اولیول کے نصاب کے مقاصد سے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔

iv۔ تفویضی طریقہ کار(Assignment Method)

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) نصاب میں تفویض کا طریقہ فہمی سوالات میں موضوعات کو پیش کرنے کے لیے بلوم کا نظریہ ایک منظم تدریسی طریقہ کار ہے۔اساتذہ طلباء کو اسائنمنٹس تیار کرنے کی ترغیب دیتے ہیں جس سے طلباء کو پڑھنے اور تجزیاتی مہارتوں کی کو پیش کرنے کا موقع ملتا ہے۔اسائنمنٹس میں عام طور پر طلباء کو اقتباسات یا متن فراہم کرنا شامل ہوتا ہے جس کے ساتھ فہم سوالات کے سیٹ ہوتے ہیں جو پیچیدگی اور توجہ میں مختلف ہوتے ہیں۔ طلباء کو اقتباسات کو غور سے پڑھنے،اہم معلومات کی شناخت کرنے، قیاس آرائیاں کرنے،اور متن کی بنیادپر سوالات کے جوابات مرتب کرنے کا کام سونپا جاتا ہے۔ ان اسائنمنٹس کے ذریعے، طلباء متعلقہ معلومات کو مؤثر طریقے سے نکالنے کے لیے فہمی حکمت عملی جیسے کہ سکیمنگ،اسکیننگ کی مشق کرتے ہیں۔ اسائنمنٹس میں وہ کام شامل ہوتے ہیں جن کے لیے طالب علموں کو مصنف کے مقصد کا تجزیہ کرنے، دلائل کا جائزہ لینے یا متن سے نتیجہ اخذ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اساتذہ اسائنمنٹس کو مکمل کرنے کے لیے واضح ہدایات فراہم کرتے ہیں اوراپنے خیالات کااظہار کیا جاتاہے۔ جس سے طلباء کوان کی فہم کی مہارتوں میں بہتری اور مزید ترقی کے شعبوں کے بارے میں رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) نصاب میں تفہیم سوالات میں موضوعات کو پیش کرنے کے لیے مختلف تدریسی طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔لیکچر کے طریقہ کار میں سٹرکچرڈ پریزنٹیشنز شامل ہیں جو سوالات کی اقسام اور حکمت عملیوں کو متعارف کراتے ہیں۔آخر میں تفویض کا طریقہ طالب علموں کو فہم کی مہارتوں کو آزادانہ طور پر مشق کرنے کے لیے ساختی کام پیش کرتا ہے اور بہتری کے لیے فیڈ بیک حاصل کرنا ہوتا ہے۔یہ طریقے نصاب کے مقاصد کے مطابق اردو زبان کے تناظر میں متن کو مؤثر طریقے سے سمجھنے اور تجزیہ کرنے کی طالب علموں کی صلاحیت کو اجتماعی طور پر بڑھاتے ہیں۔

ح۔ حوالہ جات

۱۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، تدریس اردو، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۲۱ء

۲۔ **ایضاً**، ص ۱۲۴

۳۔ گوپی چند نارنگ، اردو زبان و لسانیات، رام پور رضا لائبریری، ۲۰۰۶ء، ص، ۱۴۳

۴۔ ہارون ایوب، ڈاکٹر، درس و تدریس کے مسائل، بھوپال بک ہاؤس، بدھوارہ بھوپال، ۱۹۸۳، ص ۲۶

۵۔ اعجاز راہی، سفارشات املا ور موز اوقاف، المعارف گنج بخش، لاہور، جون ۱۹۸۶ء، ص ۸

۶۔ رشید حسن خاں، اردو املا، نیشنل اکادمی، انصاری مارکیٹ، دریا گنج، دہلی، ص ۵۴۶

۷۔ سید عبداللہ، ڈاکٹر، تحریک نفاذ اردو، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۵، ص ۴۱۵

۸۔ محمد اشرف کمال، ڈاکٹر، لسانیات کی تشکیل، ناصر شہزاد پرنٹر، لاہور، ۲۰۱۸ ء، ص ۲۲۷

باب چہارم:

ماحصل

الف۔ مجموعی جائزہ

ہماری قومی زبان اردو اگرچہ ابھی تک ہمارے لسانی و گروہی تعصبات کے باعث صحیح معنوں میں سرکاری زبان کے درجے پر فائز نہیں ہو سکی لیکن یہ بات محققانہ طور پر ثابت ہے کہ اس وقت دنیا کی دوسری بڑی بولی جانے والی زبان ہے۔ ہر بڑی زبان کی طرح اس زبان میں بے شمار کتب حوالہ تیار ہو چکی ہیں اور اس کے علمی، تخلیقی اور تنقیدی و تحقیقی سرمائے کا بڑا حصہ بڑے اعتماد کے ساتھ عالمی ادب کے دوش بدوش رکھا جا سکتا ہے۔ ایسی زبان اس امر کی متقاضی ہے کہ اسے صحیح طور پر لکھا اور بولا جا سکے۔ کیونکہ کسی بھی زبان کی بنیادی اکائی اس کے اصول و قواعد ہیں۔ زبان پہلے وضع ہوتی ہے اور قواعد بعد میں لیکن زبان سے پوری واقفیت حاصل کرنے کے لیے قواعد زبان سے آگاہی ضروری ہے۔ اہل زبان نے قواعد کی ضرورت کبھی محسوس نہیں کی اس لیے انہوں نے قواعد مرتب نہیں کیے۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں ہے کہ اردو بولنے یا لکھنے والے پاکستانیوں کی بہت بڑی تعداد اپنی قومی زبان کی صحت کی طرف سے سخت غفلت برت رہی ہے۔ سکولوں اور کالجوں کے لیے گرائمر کی متعدد کتابیں شائع ہوئیں ہیں جو کاروباری مقاصد کو سامنے رکھ کر تیار کی گئیں ہیں۔ جن میں گرائمر برائے نام اور انشاپردازی کے لیے اِدھر اُدھر سے مواد اکٹھا کر کے ضخیم بنا دیا گیا ہے۔ جن میں کسی ترتیب کا خیال نہیں رکھا گیا۔ صرف اور نحو کو باہم گڈمڈ کر دیا گیا ہے۔ روزمرہ، محاورہ، ضرب المثل اور مقولہ میں تمیز کے بغیر انہیں شامل کتاب کر دیا گیا ہے۔ ان کتابوں میں صرف امتحانی ضروریات کا خیال رکھا گیا ہے لیکن ان سے لسانی تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ اسی لیے اخبارات و رسائل میں جو مضامین شائع ہوتے ہیں ان میں بہت زیادہ غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ زبان کے اصول و قواعد کا مطالعہ اور تحقیق قوموں کی حیات کے لیے اتنی ہی ضروری ہے جتنا زندگی گزارنے کے لیے نظم و ضبط اور ضابطۂ حیات لازم ہے۔ اردو کی بقا و ترقی کے لیے اس کے اصول و ضوابط اور معیارات پر تحقیق کر کے اس کی اصلاح وقت کی ضرورت ہے۔

کیمبرج او لیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) نصاب کو مخصوص سیاق و سباق تک محدود کیا ہے۔ ثانوی زبان علمی دائرے کے اندر پیرا گراف میں بتدریج ایک ممکنہ تحقیقی مطالعہ کی تہوں سے پردہ اٹھاتی ہے۔

جس کا آغاز خلاصہ سے ہوتا ہے۔ جو کیمبرج اولیول کے خصوصی دائرہ کار کے اندر اردو تدریسی مہارتوں کی تحقیقات کا ایک مختصر لیکن بصیرت انگیز جائزہ پیش کرتا ہے۔ خلاصہ سے منتقلی پس منظر ابھرتا ہے، جو ان محرکات پر روشنی ڈالتا ہے اور جو اس مخصوص تحقیقی موضوع کے انتخاب کی بنیاد رکھتا ہے۔ یہ اردو زبان کی تدریس کی مہارت کو سمجھنے اور بڑھانے کی بنیادی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ خاص طور پر کیمبرج اولیول کے امتحان سے درپیش مخصوص چیلنجوں کی روشنی میں ادب کا جائزہ جو اردو زبان کی تدریس سے متعلق موجودہ تحقیق کا باریک بینی سے جائزہ لیا گیا ہے۔ علمی ذرائع سے متعلقہ بصیرت کو یکجا کر کے مطالعہ کے لیے ایک ٹھوس بنیاد کی کوشش کی گئی ہے۔

نصاب کا جائزہ اس کے اجزاء، مقاصد اور مجموعی ڈھانچے کا تفصیلی تجزیہ کیا گیا ہے۔ نصاب کا یہ جائزہ تدریس کے طریقہ کار پر بعد میں ہونے والی بات چیت کو سیاق وسباق کے مطابق بنانے کا کام کرتا ہے۔ یہ سمجھنے کے لیے ایک روڈ میپ فراہم کرتا ہے کہ تدریسی نقطہ نظر اس نصاب کے مخصوص تقاضوں کے ساتھ کس طرح ہم آہنگ ہوتے ہیں۔

کیمبرج او لیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) نصاب ایک جامع تعلیمی فریم ورک ہے جو بلوم ٹیکسانومی کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ جو علمی مہارتوں کو چھ درجات، یاد رکھنا، سمجھنا، لاگو کرنا، تجزیہ کرنا، تشخیص کرنا اور تخلیق کرنا پر محیط ہے۔۔ نصاب نہ صرف بنیادی زبان کی مہارتوں کو فروغ دیتا ہے، بلکہ الفاظ ، فہم، عملی اطلاق، تنقیدی تجزیہ، اور تشخیصی فیصلے کے ذریعے طلباء کی علمی صلاحیتوں میں بھی اضافہ کرتا ہے۔ نصاب طلباء میں تحریر اور ملٹی میڈیا پروجیکٹس کے ذریعے تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھاتا ہے۔

جیسا کہ جائزے میں نظر آیا ہے کہ یہ پیچیدہ ابواب بندی متوقع تحقیقی مطالعہ کے ساختی فریم ورک کو باریک بینی سے سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ ہر باب کو سوچ سمجھ کر تیار کیا گیا ہے جو اردو زبان کی تدریس کی مہارتوں کی ایک منظم اور مربوط تحقیق میں معاون ہے۔ یہ تجزیہ مختلف جہتوں پر محیط ہے بشمول ایک تعارف اور بنیادی بات چیت، کیمبرج اولیول کے نصاب کا ایک جائزہ، زبان کے حصول پر نظریاتی نقطہ نظر اور مخصوص تدریسی طریقہ کار اور نظریاتی سے عملی کی طرف منتقلی، اس کے بعد کے حصے تدریسی طریقہ کار کے اطلاق میں شامل ہیں۔ یہ مباحث محاورات، خلاصہ اور فہمی سوالات کے طریقوں کو حل کرتے ہیں۔ جو نہ صرف نظریاتی بصیرت پیش کرتے ہیں بلکہ زبان کے اساتذہ کے لیے عملی حکمت عملی بھی پیش کرتے ہیں۔ اس کا مقصد صرف علم

فراہم کرنا نہیں ہے بلکہ ان طریقوں کو کیمبرج اولیول کے اردو امتحان کے مخصوص تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا ہے۔ تحقیق قابل اطلاق تدریسی حکمت عملیوں کے ساتھ نظریاتی نقطہ نظر کو احتیاط کے ساتھ ترقی دیتی ہے اور اساتذہ کے لیے ایک جامع گائیڈ فراہم کرتی ہے۔

کیمبرج اولیول کے اردو امتحان میں طلباء کو کامیابی کے لیے تیار کرنے میں ان تدریسی طریقوں کے اہم کردار پر زور دیا جاتا ہے۔ جامع جائزہ اردو زبان کی تدریس کی مہارتوں کو بڑھانے میں تحقیق کی شراکت کو تسلیم کرتا ہے اور اسے ماہرین تعلیم، محققین اور طلباء کے لیے کیمبرج اولیول کے مخصوص انداز میں زبان سیکھنے اور تشخیص کے پیچیدہ منظر نامے پر ایک قابل قدر وسیلہ کے طور پر کام کرتا ہے۔

ب۔ نتائج

اس تحقیق کے مجموعی نتائج کیمبرج اولیول کے مخصوص فریم ورک کے اندر اردو زبان کی تدریسی مہارتوں کی جامع تفہیم کے بارے میں آگاہی فراہم کرتے ہیں۔ تھیوری اور پریکٹس کا انضمام، نصاب کی تفصیلی تحقیق اور باریک بینی کے ساتھ اس مطالعہ کو زبان کی تدریس کی پیچیدگیوں کو سمجھنے کے لیے اساتذہ کے لیے ایک جامع رہنما کے طور پر رکھتا ہے۔

یہ نصاب سیکنڈ لینگوئج پڑھنے والے طلبہ کی ذہنی سطح اور معیار کو مد نظر رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے۔اس نصاب میں زبان کا استعمال اور موضوع کی پیشکش کا طریقہ کار طلبہ کی تفہیمی اور تخلیقی سطح کے عین مطابق ہے۔ ثانوی زبان کا تدریسی طریقہ کار برطانوی نظام تعلیم کے تدریسی معیارات سے ہم آہنگ ہے۔ پاکستانی روایتی نظام تعلیم سے منفرد اور برطانوی نظام تعلیم کے قریب ہے۔اس نصاب میں رٹا بازی کی روایت کو فروغ دینے کی بجائے زبان کی ساخت، اس کی باریکیوں اور استعمال کے متعلق طلبہ کو مکمل رہنمائی فراہم کرنے کے انتظام کو اولین ترجیح دی گئی ہے تاکہ وہ متعلقہ زبان کا درست استعمال موقع محل کے مطابق کر سکیں۔ کیمبرج اولیول اردو نصاب کے معیار اور تدریسی طریقہ کار کا جائزہ لینے کے بعد یہ واضح ہو جاتا ہے کہ نصاب میں جس وسیع پیمانے پر موضوعات ترتیب دیے گیے ہیں وہ طلبہ کی تخلیقی و ذہنی صلاحیتوں کی نشو نما میں بھرپور معاون ثابت ہو رہے ہیں۔اس نصاب میں تفہیم نگاری، تلخیص، مضمون، رپورٹ، خط، مکالمہ، تقریر اور انگیریزی سے اردو

ترجمہ کرتے ہوئے موضوعات کی فرہنگ، طریقہ کار اور اشارات طلبہ کی ذاتی معلومات اور ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرتے ہیں۔ جس سے طلبہ کی تفہیمی اور تخلیقی صلاحتیں پروان چڑھتی ہیں۔

ج۔ سفارشات

کسی بھی ملک کی قومی زبان اُس کی پہچان ہوتی ہے اور اُس کی ترقی کے لئے بہت ضرور ہوتی ہے۔ ہر ملک کی قومی زبان اُس ملک کے معاشرتی تہذیبی اور ثقافتی اقتدار کے بارے میں بتاتی ہے اور یہ قومی زبان ہی ہے جو ملک کے تمام لوگوں کو آپس میں جوڑے رکھتی ہے۔ پاکستان کی قومی زبان اُردو ہے اس کو لشکری زبان بھی بولا جاتا ہے۔ جب مسلمان ہجرت کر کے ہندوستان آئے تو اُن کی زبان عربی اور فارسی تھی، لہٰذا وہ بات چیت میں زیادہ تر اپنی زبان ہی کا استعمال کرتے تھے، کیونکہ وہ پوری طرح مقامی زبان سے واقف نہیں تھے، اِس لئے اظہارِ مقصد کے لئے مختلف زبانوں کے الفاظ استعمال کرتے اور اِسی طرح اُردو زبان کا آغاز ہوا۔ اُردو زبان درحقیقت مختلف زبانوں کا مجموعہ ہے اور یہی وجہ بھی ہے کہ اس میں اکثر اوقات عربی اور فارسی کے لفظ بھی پائے جاتے ہیں۔ یوں تو پاکستان کے مختلف صوبوں میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں، جیسے کہ پنجابی، سندھی، پشتو، لیکن پاکستان میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان اُردو ہے۔ کسی بھی ملک کی ترقی کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ اس ملک میں اُس کی قومی زبان کو اہمیت دی جائے، جتنے بھی ترقی یافتہ ممالک ہیں انہوں نے ہمیشہ اپنی زبان میں ہی ترقی کی ہے۔

کیمبرج اولیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) نصاب کے تناظر میں پاکستان میں اردو کی تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اردو کے اساتذہ کے لیے جامع تدریسی تربیت کو ترجیح دی جائے۔ جس میں جدید طریقہ کار اور ٹیکنالوجی کے انضمام کو شامل کیا جائے اور مستند اور ثقافتی طور پر متعلقہ سیکھنے کے مواد کو تیار کیا جائے۔ نصابی غیر نصابی سرگرمیوں اور کمیونٹی کی مصروفیت کے ذریعے اردو زبان اور ثقافت کے لیے زیادہ سے زیادہ تعریف کے ساتھ ساتھ تعمیری تاثرات فراہم کرنے کے لیے تشخیص کے باقاعدہ طریقوں کو نافذ کیا جانا چاہیے۔ پیشہ ورانہ ترقی کے جاری مواقع کی پیشکش، کیمبرج اسیسمنٹ کے ساتھ تعاون کو فروغ دینا اور تعلیم میں کثیر لسانی کی حمایت پاکستان کے اندر اردو زبان کی تدریس کے معیار کو بڑھانے اور لسانی تنوع کو فروغ دینے کے لیے ضروری اقدامات ہیں۔

کیمبرج او لیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) نصاب کے تناظر میں پاکستان میں اردو کی تعلیم کو تقویت دینے کے لیے نصاب میں دین اسلام اور پاکستانی ثقافت کے پہلوؤں کو شامل کرنا بہت ضروری ہے۔اس میں اسلامی اقدار، تعلیمات اور ثقافتی حوالوں کو شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ پاکستانی معاشرے کے تناظر میں اردو کی گہری سمجھ اور تعریف کو فروغ دینا،اسلامی ادب، شاعری اور تاریخ کے موضوعات پر زور دینے سے طلباء میں اخلاقی اقدار، ثقافتی فخر اور شناخت کا احساس پیدا ہو سکتا ہے۔اردو ادب کو فروغ دینا جو پاکستان کے متنوع ثقافتی ورثے کی عکاسی کرتا ہے بشمول شاعری، لوک کہانیاں، اور روایتی موسیقی، طلباء کا اپنی ثقافتی جڑوں سے تعلق کو گہرا کر سکتا ہے اور وسیع تر اسلامی اور پاکستانی کمیونٹی کے اندر تعلق کے احساس کو فروغ دے سکتا ہے۔ کیمبرج او لیول اردو بطور ثانوی زبان (۳۲۴۸) نصاب کے تناظر میں پاکستان میں اردو کی تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اردو کے اساتذہ کے لیے جامع تدریسی تربیت کو ترجیح دی جائے۔ جس میں جدید طریقہ کار اور ٹیکنالوجی کے انضمام کو شامل کیا جائے۔ اس نصاب کی تدریس کے لیے جو طریقہ کار اپنائے جاتے ہیں ان کے مثبت نتائج دیکھتے ہوئے یہ سفارش کی جاتی ہے کہ ان طریقہ کار کو ہمارے پاکستانی نظام تعلیم کا حصہ بنایا جائے تاکہ طلباء کی تفہیمی اور تخلیقی صلاحیتیں نکھر سکیں اور وہ دور حاضر کے تعلیمی تقاضوں سے ہم آہنگ ہو سکیں۔

کتابیات

بنیادی مآخذ

بتول علی، کیمبرج اولیول سیکنڈ لینگوئج،اوکسفرڈیونیورسٹی پریس، کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی، دوسری اشاعت،۲۰۱۹ء

ثانوی مآخذات

اخلاق دہلوی، علامہ، مضمون نگاری، کتب خانہ،انجمن ترقی اردو،اردو بازار جامع مسجد، دہلی،۱۹۶۸ء

اعجاز راہی(مرتب)،روداد سیمینار املاور موزاوقاف کے مسائل ، مقتدرہ قومی زبان،اسلام آباد،۱۹۸۵ء

امیر حسن نورانی،اردوانشاءپردازی،نول کشور بک ڈپو، لکھنو،۱۹۸۶ء

انٹربورڈ کمیٹی آف چیئرمین، آبوئٹ آئی بی سی،۱۵مارچ،۲۰۲۲ء

انٹائر ٹیسٹ، کیمبرج اولیولز فار سٹوڈینٹس ان پاکستان اینڈ ابراڈ،۱۸مارچ،۲۰۲۲ء

انٹرنیشنل دی نیوز،یوآر گلٹی انلیس پروون انوسینٹ،۱۵مارچ،۲۰۲۲ء

ایوب صابر، پروفیسر، پاکستان میں اردو کے ترقیاتی ادارے، مقتدرہ قومی زبان،اسلام آباد،۱۹۵۶ء

برٹش کونسل پاکستان، آبوئٹ اس،۱۴مارچ،۲۰۲۲ء

اردو قواعد وانشاء برائے جماعت، نہم، دہم، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور، مارچ،۲۰۱۰ء

رشید حسین خان،اُردواملا، مجلس ترقی،ادب لاہور، اشاعت اول، مئی۲۰۰۷ء

رؤف پارکھ، صحت زباں،ادارہ فروغ قومی زبان،۲۰۲۱ء

رؤف پارکھ ودیگر(مرتبین)ازسفارشات اُردواملا۲۰۲۲ءادارہ فروغ قومی زبان،اسلام آباد،۲۰۲۲ء

رائڈن کالج،ڈفرینس بٹوین اے لیول اینڈانٹرمیڈیٹ،۱۸مارچ،۲۰۲۲ء

ریاض احمد،ڈاکٹر،اُردوتدریس،جدید طریقے اور تقاضے، مکتبہ جامع نئی دہلی لیمیٹڈ،۲۰۱۳ء، ص۱۰۴

ایضاً، ص۱۰۱

ڈاکٹر محمد رشید، پروفیسر ،تدریسی حکمت عملیاں، نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد،۲۰۰۱ء

ڈاکٹر، سید محمد عارف، پروفیسر ، رموزاو قاف (تحریر کا حسن)، ہائر ایجوکیشن، اسلام آباد، ص ۳۸

سلیمان اطہر، ڈاکٹر، ثانوی زبان کی حیثیت سے اردو کی تدریس، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۱۲ء

سفینہ بیگم، ڈاکٹر، اردو ناول نظری و عملی تنقید، عرشیہ پبلی کیشنز، دہلی، ۲۰۲۲ء، ص ۴۷

سید روح الامین، اردو بطور ذریعہ تعلیم تذافی مارکیٹ، اردو بازار لاہور ۲۰۰۶ء

سید عبداللہ، ڈاکٹر، تحریک نفاذ اردو، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۵ء

سیدہ نگہت یاسمین شاہ، اُردو اولیول مکمل متن، ۲۰۱۶ء

سلیم اختر، ڈاکٹر، اردو زبان کیا ہے ؟، سنگ میل پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۴ء

شازیہ آفتاب، اردو میں اصلاح املا کی کوشش، (تحقیقی و تنقیدی جائزہ)، ادارہ فروغ قومی زبان، پاکستان، ۲۰۱۲ء

صوفی غلام مصطفیٰ تبسم، اُردو اور تدریس اُردو، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۴ء

صوبہ پنجاب میں اعلی تعلیم ثانوی سطح پر نصاب، درسی کتب اور امتحانی طریقہ کار کا تجزیاتی مطالعہ، اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی، ۲۰۱۶ء

عطش درانی، ڈاکٹر، (مرتبہ) تدریس اُردو۔ جدید طریقے، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۳ء

عبداللہ قریشی، پروفیسر، اردو انشاء پردازی، قومی کتب خانہ، ریلوے روڈ، لاہور، ۱۹۴۱ء

عزیزاللہ شیرانی، ڈاکٹر، اردو درس و تدریس، ریٹائر پرنسپل سینئر سیکنڈری ایجوکیشن، ٹونک راجستھان، ۲۰۱۴ء

عنبرین اشفاق، اے سڈی آف دی ریپڈ گروتھ آف او اینڈ اے لیولز آف ایجوکیشن، کنٹمپوررری اشوز ان ایجوکیشن رسرچ والیم ۲، فرسٹ کوارٹر ۲۰۰۹، ص ۷۵

غضنفر، جدید طریقہ تدریس، ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس، دہلی۔ ۶

فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، تدریس اردو، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۶ء

فیض الدین احمد، ڈاکٹر، کیمبرج اولیول فرسٹ لینگو یج، او کسفرڈ یونیورسٹی پریس، کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی، ۲۰۲۰ء

کیمبرج اسیسمنٹ انٹر نیشنل ایجوکیشن، وٹ وی ڈو، ۱۳مارچ، ۲۰۲۲ء

کیمبرج اسیسمنٹ انٹر نیشنل ایجوکیشن، آور ہسٹری، ۱۳مارچ، ۲۰۲۲ء

کیمبرج اسیسمنٹ انٹر نیشنل ایجوکیشن، آبوئٹ اس، ۱۳مارچ، ۲۰۲۲ء

کیمبرج اسیسمنٹ انٹر نیشنل ایجوکیشن، ایڈمنسٹر ٹیوزون، ۱۵مارچ، ۲۰۲۲ء

کیمبرج اسیسمنٹ انٹر نیشنل ایجوکیشن، آئی ایس او ۹۰۰۱ سرٹیفیکیٹ، ۱۸مارچ، ۲۰۲۲ء

گوپی چند نارنگ (مرتب)، املانامہ، سفارشات املا کمیٹی، ترقی اُردو بورڈ، ترقی اُردو بیورو، نئی دہلی، دوسرا ایڈیشن ۱۹۹۰ء

فیض الدین احمد، ڈاکٹر، کیمرج اولیول فرسٹ لینگو یج اردو، اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، ۲۰۲۰ء

ماریہ سلیم، اُردو بطور ثانوی زبان، ۲۰۲۰ء

مجیب الرحمٰن، اُردو اولیول سیلیبس (پی) سابق صدر شعبہ اُردو، ایچیسن کالج، لاہور

محمد اشرف کمال، ڈاکٹر، لسانیات کی تشکیل، ناصر شہزاد پرنٹر، لاہور، ۲۰۱۸ء

محمد اسلام صدیق، ڈاکٹر، پاکستانی اساتذہ کے لیے رول ماڈل، کتاب سرائے الحمد مارکیٹ اردو بازار، لاہور، ۲۰۱۵

معین الدین، اُردو زبان کی تدریس، قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان نئی دہلی، ۲۰۰۹ء

معین الدین، اُردو کیسے پڑھائیں، مکتبہ جامعہ نئی دہلی لیمیٹڈ، ۱۹۸۶ء

مولوی عبدالحق، ڈاکٹر، قواعد اردو، سیوتنھ سکائی پبلی کیشنز، اردو بازار، لاہور ۲۰۱۲ء

ویب سائیٹس

www.oup.com.pk

Bloom's Taxonomy - Wikipedia

https://en.wikipedia.org/wiki/University of Cambridge/

https://www.cambridgeinternational.org/about-us/what-we-do

.https://www.cambridgeinternational.org/about-us/our-history

https://www.cambridgeinternational.org/about-us/our-history

https://www.britishcouncil.pk/about

https://www.ibcc.edu.pk/about/

https:/on wikipedia.org wiki GCE Ordinary Level Pakistan/

Impollwww.cambridgternational.org cam-admin

https://www.thenews.com.pk/print120430-you-are-guilty-unless-proven-innocent/

nal.org/privacy-and-legal iso- https://www.cambridgeinternatio /9001-certificate

/https://www.cntiretest.com/cambridge-o-levels-in-pakistan

http://www.raydencollege.com/difference-between-a-levelsintermediate/

ضمیمہ جات

کیمبرج اولیول اُردو نصاب ۳۲۴۸ (سیکنڈ لینگویج) کی تدریس دینے والے اسلام آباد کے منتخب اداروں اور اساتذہ کی فہرست

نمبر شمار	سکول/ادارے کا نام	معلم/معلمہ کا نام
۱	بیکن ہاؤس سکول سسٹم	فرح مشتاق
۲	روٹس انٹر نیشل سکول	تنویر زاہرہ
۳	آرمی پبلک سکول	شوقیہ
۴	فضایہ سکول سسٹم	اسمہ
۵	ہیڈ سٹارٹ سکول	فخر النساء
۶	اساس انٹر نیشل سکول	شہزاد منیر